بٹ کوائن، ایک ڈیجیٹل کرنسی جسے آپ خود بھی بنا سکتے ہیں
اُردو زبان میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا واحد مستند جریدہ
ماہنامہ
کمپیوٹنگ
کراچی
MC-1264
قیمت 65 روپے
ستمبر
2013
1 بٹ کوائن کی مالیت
اس وقت 144 امریکی
ڈالر کے برابر ہے
اسمارٹ فونز کے لئے
10 بہترین بیوٹی میک
اوور اپلی کیشنز
موبائل فون کے ذریعے
کمپیوٹر شٹ ڈاؤن کریں
گوگل کلاؤڈ پرنٹ
فیس بک ٹائم لائن ٹپس
ناکامی کو کامیابی میں بدلنے
والے لوگ،
جو زیرو سے ہیرو بنے
ڈاؤن لوڈز
ویب باکس
پی سی ڈاکٹر

فہرست

مستقل سلسلے

سر پرستِ اعلیٰ

گوہر رحمن

چیف ایڈیٹر

امانت علی گوہر

ایڈیٹر

علمدار حسین

اسسٹنٹ ایڈیٹر

رانا محمد امین اکبر

مشاورت

شبیر حسین قریشی، محبوب الٰہی مخمور

قیمت شمارہ: 65 روپے

سالانہ خریداری برائے پاکستان

800 روپے

سالانہ خریداری برائے بیرونِ ممالک

50 امریکی ڈالرز

خط و کتابت کا پتا

پی او باکس نمبر 736، کراچی 74200

ٹیلی فون نمبرز

021-36990987

0342-2507857

0313-6090662

ویب سائٹ

www.computingpk.com

ای میل ایڈریس

editors@computingpk.com

آئی ایس ایس این نمبر

1993-2952

پوسٹل رجسٹریشن نمبر

MC-1264

پبلشر گلزار گوہر نے دھوم پرنٹنگ پریس، آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی سے چھپوا کر شائع کیا۔

سال بھر حاصل کرنا بے حد آسان......!!

آئی ٹی کی دنیا کا منفرد اور آپ کا پسندیدہ میگزین "کمپیوٹنگ" پاکستان بھر میں دستیاب ہے۔ لیکن آپ سالانہ خریدار بن کر حاصل کرسکتے ہیں زبردست فائدہ

بنیے سالانہ خریدار صرف 800 روپے میں......!!

یعنی کمپیوٹنگ کے تمام شمارے حاصل کرسکتے ہیں گھر بیٹھے بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک۔

ساتھ ہی حاصل کرسکتے ہیں ایک درجن سے زائد پرانے شماروں کی سافٹ کاپیز بالکل مفت

سالانہ خریداری حاصل کرنے کا طریقہ

سالانہ خریداری حاصل کرنا بے حد آسان ہے۔ آپ ماہنامہ کمپیوٹنگ کے پتے پر مبلغ آٹھ سو روپے کا منی آرڈر ارسال فرمادیں۔ اگر آپ منی آرڈر بھیجنے کی زحمت سے بچنا چاہتے ہیں تو اپنا پتا ہمیں بذریعہ ای میل، ایس ایم ایس یا ہماری ویب سائٹ پر موجود فارم کے ذریعے بھیج دیں اور ہم آپ کو ماہنامہ کمپیوٹنگ کا تازہ ترین دستیاب شمارہ بذریعہ وی پی پی ارسال کردیں گے۔ اس طرح پہلا شمارہ آپ کے حوالے کرتے ہوئے پوسٹ مین آپ سے سالانہ خریداری کی رقم وصول کرلے گا۔ اس کے علاوہ آپ براہ راست ہمارے بینک اکاؤنٹ میں بھی رقم جمع کرواسکتے ہیں۔

منی آرڈر ارسال کرنے کا پتا

"ماہنامہ کمپیوٹنگ"
57 پریس چیمبرز،
آئی آئی چند ریگر روڈ، کراچی

وی پی پی اور دیگر معلومات کے لئے
0342-2507857
http://www.computingpk.com

نوٹ: منی آرڈر پر اپنا نام و پتا ضرور تحریر کریں

بینک اکاؤنٹ کی تفصیل

بینک: ایچ بی ایل
برانچ: مسلم ٹاؤن برانچ، کراچی
اکاؤنٹ ٹائٹل: **MONTHLY COMPUTING**
اکاؤنٹ نمبر: **04007901559103**

نوٹ: رقم جمع کرانے کی بینک آپ سے کوئی فیس طلب نہیں کرے گا۔ رقم جمع کروانے کے بعد اپنی معلومات سے ہمیں بذریعہ فون یا ای میل ضرور مطلع فرمائیں

اداریہ

تھری جی لائسنس کی نیلامی کے حوالے سے سپریم کورٹ کا حکم بھی آ ہی گیا۔ فیصلہ یقیناً خوش آئند ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوکر آنے والے نمائندے اس قسم کے فیصلے کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ تھری جی ٹیکنالوجی جو اس دنیا بھر کے 170 سے زائد ممالک میں گزشتہ کئی سالوں سے زیر استعمال ہے اور اب ترقی یافتہ ممالک اس ٹیکنالوجی سے بھی زیادہ جدید ٹیکنالوجیز اپنا چکے ہیں، ہم اب تک یہی فیصلہ نہیں کر پائے کہ اس ٹیکنالوجی کا لائسنس کسے اور کتنے میں دیا جائے!! ہمیں اس بات پر مصر کی ایک مثال یاد آتی ہے کہ وہاں ویکیوم ٹیوبس تیار کرنے والا کارخانہ اس وقت لگایا گیا تھا جب ترقی یافتہ ممالک میں ٹرانسسٹرز عام ہو چکے تھے۔ ہماری حالت بھی اس وقت کچھ ایسی ہی ہے۔ اربابِ اختیار شاید یہی چاہتے ہیں کہ پاکستانی تھری جی ٹیکنالوجی سے اس وقت مستفید ہوں جب باقی دنیا 4G سے بھی جدید ٹیکنالوجی پر منتقل ہو چکی ہو۔

اس وقت اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ پاکستان میں تقریباً بارہ کروڑ موبائل فونز سمز زیر استعمال ہیں جبکہ براڈ بینڈ انٹرنیٹ استعمال کرنے والے صارفین کی تعداد بھی 2 کروڑ کے ہدف کو پہنچ چکی ہے اور اس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ یوں پاکستان کی صرف گیارہ فیصد آبادی براڈ بینڈ انٹرنیٹ استعمال کرسکتی ہے لیکن 66.6 فی صد آبادی موبائل انٹرنیٹ استعمال کرنے کے قابل ہے! یعنی اگر صرف موبائل انٹرنیٹ کو بہتر اور تیز رفتار کر دیا جائے تو پاکستان کی 66 فی صد آبادی تک جدید ویب کے ثمرات پہنچائے جاسکتے ہیں۔

اس وقت ہمارے زیر استعمال 2G ٹیکنالوجی میں ڈیٹا کی ترسیل خاصی سست رفتار ہے جو جدید ویب کے تقاضے سے ہم آہنگ نہیں۔ دوسری جانب اسمارٹ فونز جو صرف تھری جی ہی نہیں بلکہ اکثر 4G ٹیکنالوجی پر بھی کام کرنے کے قابل ہوتے ہیں، رکھنے والے پاکستانیوں کی تعداد بھی کروڑوں میں ہے۔ یہ وہ تمام حقائق ہیں جو تھری جی ٹیکنالوجی کی ضرورت اور اہمیت کے بارے میں بتاتے ہیں۔

سپریم کورٹ کے تاریخی فیصلے بعد اب قوی امید ہے کہ تھری جی لائسنس کی نیلامی اگلے دو ماہ میں مکمل ہوجائے گی یا کم از کم یہ عمل شروع ضرور ہوجائے گا۔ دوسری جانب ٹیلی کام آپریٹرز پہلے ہی اس ٹیکنالوجی کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ اس لئے اب یہ بات خاصے وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ وہ دن دور نہیں جب پاکستان کے ہر خاص و عام شہر سے تھری جی ٹیکنالوجی کے ذریعے پاکستانی انٹرنیٹ سے جڑے ہونگے!

آپ کا دوست

امانت علی گوہر

سپریم کورٹ آف پاکستان کا تھری جی لائسنس کی نیلامی کا حکم

تھری جی لائسنس کی نیلامی کے حوالے سے ایک اہم پیشرفت ہوئی ہے اور سپریم کورٹ آف پاکستان نے وفاقی حکومت کو ہدایات جاری کی ہیں کہ پندرہ روز کے اندر پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی کے چیئرمین کا تقرر کر کے عدالت کو اگلی سماعت جو کہ 16 ستمبر 2013ء کو ہونی ہے، پر رپورٹ کیا جائے۔ اس کے علاوہ معزز جج صاحبان نے تھری جی لائسنس کی نیلامی جو گزشتہ کئی سالوں سے التواء کا شکار ہے، 60 دن میں نمٹانے کا حکم جاری کیا ہے۔

یہ احکامات تھری جی لائسنس کے التواء کے حوالے سے دائر ایک پٹیشن کی سماعت کے دوران چیف جسٹس آف پاکستان افتخار محمد چوہدری کی سربراہی میں قائم تین رکنی بنچ نے جاری کئے۔ سماعت کے دوران درخواست گزار کے وکیل علی رضا نے عدالت کو بتایا کہ اسلام آباد ہائی کورٹ، پی ٹی اے کے چیئرمین کی تقرری کی ہدایات پہلے ہی جاری کر چکی ہے اور اس سلسلے میں اسلام آباد ہائی کورٹ نے اس عہدے پر تقرری کے لئے تازہ درخواستوں کی ہدایات بھی کی تھی۔ تاہم کورٹ نے آبزرویشن دی کہ 14 جون کی درخواستیں منسوخ نہیں کی گئیں اور درخواستیں دینے کا عمل اب بھی جاری ہے۔

> ”چیف جسٹس آف پاکستان افتخار محمد چوہدری کی سربراہی میں قائم تین رکنی بنچ نے چیئرمین پی ٹی اے کے عہدہ پر جو کہ گزشتہ آٹھ ماہ سے خالی ہے، پندرہ دن کے اندر موزوں شخص کے تقرر اور ساٹھ دن میں 3G لائسنس کی نیلامی کا حکم صادر کیا ہے“

وفاقی ڈپٹی اٹارنی جنرل نے عدالت کو مطلع کیا کہ اس ضمن میں 165 درخواستیں موصول ہوئی ہیں جو منظوری کیلئے وزیرِ اعظم کو بھجوا دی گئی ہیں کیونکہ انہوں نے اس پر ایک کمیٹی تشکیل دے رکھی ہے۔ عدالت نے جب اس عمل میں درکار وقت کے بارے میں دریافت کیا تو ڈپٹی اٹارنی جنرل کا جواب تھا کہ اس میں دو ہفتے سے زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ اس موقع پر چیف جسٹس چوہدری افتخار محمد چوہدری نے کہا کہ تعیناتوں میں تاخیر سے پی ٹی اے کو شدید مالی نقصان ہو رہا ہے۔ عدالت نے توقع ظاہر کی ہے کہ وزیرِ اعظم کی جانب سے قائم کردہ کمیٹی چیئرمین کا تقرر کرنے میں ایک ہفتے سے زیادہ وقت نہیں لے گی۔

چیف جسٹس نے یہ مزید کہا کہ تھری جی لائسنس کی نیلامی نہ ہونے کی وجہ سے اربوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔ اس لئے لائسنس کی نیلامی جلد کی جائے تاکہ ملک میں معاملات آگے بڑھیں اور ملک میں پیسہ آئے۔ وقفے کے بعد سیکریٹری کیبنٹ نے عدالت کو بتایا کہ حکومت نے 14 جون کا وہ اشتہار منسوخ کر دیا ہے جس میں تعیناتی کی درخواست دی گئی تھی۔ اس پر بنچ نے حکم دیا کہ پی ٹی اے کے چیئرمین کا تقرر دس دن میں کیا جائے اور تھری جی لائسنس کی نیلامی کا عمل ساٹھ دن میں انجام دیا جائے۔ اس کیس کی مزید سماعت 16 ستمبر تک ملتوی کر دی گئی ہے۔

پاکستان میں تھری جی لائسنس کی نیلامی سے حکومت کو اربوں ڈالر کی آمدنی کی توقع ہے۔ ملک کی مالیاتی مشکلات کے باوجود گزشتہ کئی سالوں سے یہ نیلامی التواء کا شکار ہے۔ الیکشن کے بعد امید کی جا رہی تھی کہ نئی حکومت اس بارے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کرے گی تاہم ایسا نہ ہو سکا۔ لیکن عدالتی حکم آنے کے بعد اب حکومت کے لئے اس کام کو اگلے 60 دن کے اندر انجام دینا ضروری ہو گیا ہے۔ بدقسمتی سے پچھلے کچھ سالوں کے دوران یہ روایت عام ہو گئی ہے کہ مفادِ عامہ کے ہر کام کے لئے پہل عوامی حکومت کے بجائے عدالتیں کر رہی ہیں۔

مائیکروسافٹ کا نوکیا موبائل کو خرید نے کا اعلان

دنیا کی سب سے بڑی سافٹ ویئر کمپنی مائیکروسافٹ نے موبائل فون بنانے کے لئے شہرت یافتہ کمپنی نوکیا موبائل کو خریدنے کا اعلان کیا ہے۔ اس اعلان جو کہ دونوں کمپنیوں نے مشترکہ طور پر جاری کیا ہے، کے مطابق مائیکروسافٹ، نوکیا کا موبائل فونز بنانے والا یونٹ 7.2 ارب ڈالر میں خریدے گا اور یہ خریداری 2014ء کی پہلی سہ ماہی میں مکمل کرلی جائے گی۔ خریداری کی اس کل رقم میں سے 5 ارب ڈالر نوکیا کے ڈیوائسز اینڈ سروسز یونٹ جبکہ 2.2 ارب ڈالر نوکیا کی ملکیت پیٹنٹس کی خریداری کے لئے ہیں۔ ان یونٹس میں کام کرنے والے تمام ملازمین بھی مائیکروسافٹ کی چھتری تلے آجائیں گے۔

نوکیا اور مائیکروسافٹ دونوں ہی گزشتہ چند سالوں سے شدید دباؤ میں ہیں اور دونوں ہی مارکیٹس میں اپنی مضبوط پوزیشن سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ مائیکروسافٹ، اسمارٹ فونز اور ٹیبلٹس کے عام ہوجانے کی وجہ سے شدید مشکلات کا شکار ہے اور اس کا اسمارٹ فونز کے لئے مخصوص آپریٹنگ سسٹم ونڈوز فون، گوگل اینڈرائیڈ اور آئی او ایس کی موجودگی میں مارکیٹ کا بڑا حصہ حاصل کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اس کی ایک وجہ مائیکروسافٹ کا تاخیر سے اس مارکیٹ میں داخل ہونا ہے۔ مائیکروسافٹ سرفس جسے انتہائی تاخیر کے ساتھ ریلیز کیا گیا، بھی مائیکروسافٹ کو کوئی خاص پہچان دینے میں ناکام رہا ہے۔ حتیٰ کہ مائیکروسافٹ نے سرفس کی قیمت میں بھی خاصی کم کردی ہے تاہم اس کا بھی کوئی خاص نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ دوسری جانب سام سنگ اور ایپل نے اپنے جدید اور منفرد اسمارٹ فونز کے ذریعے نوکیا کی ناک میں دم کررکھا ہے۔ نوکیا جو کبھی موبائل فونز کی مارکیٹ میں 80 فی صد حصے کا مالک تھا، اب بامشکل تمام 20 فی صد حصے کا ہی حقدار ہے۔ یہ حصہ بھی وہ اپنی نوکیا لومیا سیریز کی کامیابی سے برقرار رکھ پایا ہے۔

> ”2007ء میں دنیا بھر میں موبائل فونز کی فروخت سے ہونے والے منافع میں نوکیا کا حصہ پچاس فی صد تھا۔ یہ منافع نوکیا نے اپنے کلاسیکل موبائل فونز اور ان کے نئے ماڈلز سے کمایا نہ کہ اسمارٹ فونز کے ذریعے“

نوکیا کی ناکامی کی وجوہ بیان کرتے ہوئے ماہرین کہتے ہیں کہ یہ کمپنی سافٹ ویئر اور اسمارٹ فونز کی بڑھتی ہوئی اہمیت کو پہچاننے میں ناکام رہی۔ 2007ء میں دنیا بھر میں موبائل فونز کی فروخت سے ہونے والے منافع میں نوکیا کا حصہ پچاس فی صد تھا۔ یہ منافع نوکیا نے اپنے کلاسیکل موبائل فونز اور ان کے نئے ماڈلز سے کمایا نہ کہ اسمارٹ فونز کے ذریعے۔ اس وقت اسمارٹ فونز مارکیٹ میں اپنے جگہ بنانے کے لئے پر تول رہے تھے لیکن نوکیا اپنے ہارڈ ویئر ڈیزائن کو حرف آخر تصور کرتا رہا۔ یہی ضرورت سے زیادہ خوداعتمادی نوکیا کو لے ڈوبی۔ نوکیا کا خیال تھا کہ اس کی برانڈ اس قدر مقبول ہے کہ وہ اگر تاخیر سے بھی اسمارٹ فونز کی مارکیٹ میں داخل ہوگا تب بھی اسے مارکیٹ کا بڑا حصہ حاصل کرنے میں مشکل نہیں ہوگی۔ تاہم اس کے بالکل برعکس ہوا۔ 2010ء میں نوکیا کی جانب سے جو موبائل فونز متعارف کروائے گئے، انہوں نے صارفین کو انتہائی مایوس کیا۔ کچھ لوگ نوکیا کا مائیکروسافٹ ونڈوز فون کے استعمال کو بھی اس کی ناکامی کی وجہ قرار دیتے ہیں۔ تاہم نوکیا کا اپنا بنایا ہوا آپریٹنگ سسٹم وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں تھا اور اپنی انا کی خاطر نوکیا نے اینڈرائیڈ پر مبنی فونز مارکیٹ میں متعارف نہیں کروائے۔ کچھ ایسی ہی صورت حال بلیک بیری کے ساتھ بھی رہی ہے جو ”منفرد“ نظر آنے کی کوشش میں اینڈرائیڈ پر منتقل نہیں ہوا۔

مائیکروسافٹ کو امید ہے کہ نوکیا کے موبائل فون بنانے والے یونٹ کی خریداری سے مائیکروسافٹ کی موبائل فون مارکیٹ میں ساکھ اور حصہ بہتر ہوگا اور اس کی ترجیحات کی سمت بھی متعین ہوسکے گی۔ مائیکروسافٹ کی تاریخ میں یہ مالیت کے اعتبار سے دوسری بڑی خریداری ہے۔ اس سے پہلے مائیکروسافٹ نے مئی 2011ء میں اسکائپ کو 9.3 ارب ڈالر میں خریدا تھا۔

نوکیا کے ساتھ یہ ڈیل مائیکروسافٹ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر اسٹیو بالمر جنہوں نے گزشتہ ماہ ہی اعلان کیا تھا کہ وہ اگلے 12 ماہ کے دوران ریٹائر ہوجائیں گے، کی چند اہم ترین ڈیلز میں سے ایک ہے۔

پہلا دماغ تا دماغ کمیونی کیشن انٹرفیس جو ہزاروں میل کے فاصلے سے کام کرسکتا ہے
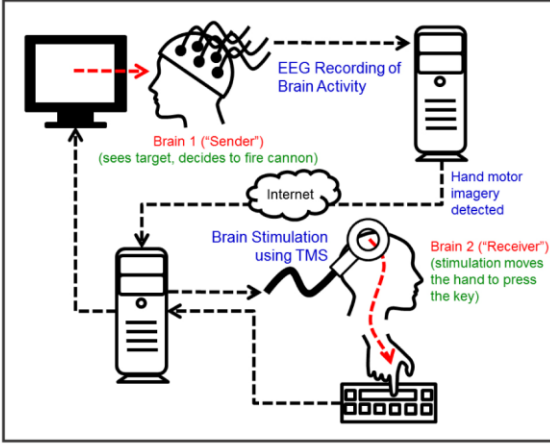
واشنگٹن یونی ورسٹی کے محققین کی ٹیم جس کی سربراہی راجیش راؤ اور اینڈریا اسٹوکو کررہے تھے، نے پہلے دماغ تا دماغ کمیونی کیشن انٹرفیس کا عملی مظاہرہ پیش کیا ہے۔ ریسرچرز کے بنائے ہوئے اس سسٹم میں ایک شخص کے ہاتھوں کی حرکت دوسرا شخص کنٹرول کرسکتا ہے۔ اس تحقیق میں سب سے اہم یہ ہے کہ کسی شخص کے جسم کے اندر کوئی الیکٹرانک آلہ نصب کرنے کی ضرورت نہیں پیش آتی اور یہ سارا سسٹم بیرونی آلات کے ذریعے کام کرتا ہے۔ یہ سسٹم انٹرنیٹ پر بھی کام کرسکتا ہے یعنی دونوں اشخاص کے درمیان ہزاروں میل کا فاصلہ بھی ہو تب بھی یہ سسٹم بخوبی کام کرتا ہے۔

انسانی دماغ انتہائی پیچیدہ طریقے سے کام کرتا ہے اور سائنسدان اب تک اس کی پیچیدگیوں کو مکمل طور پر سمجھنے سے قاصر ہیں۔لیکن اس کے باوجود واشنگٹن یونی ورسٹی میں تیار کردہ ٹیلی پیتھی جیسا یہ نظام انتہائی سادہ اصولوں اور طریقے پر کام کرتا ہے۔ اس میں وہی آلات استعمال کئے گئے ہیں جو میڈیسن اور برین - کمپیوٹر انٹرفیس (BCI) کی فیلڈ میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس نظام میں پہلے شخص کا دماغ Electroencephalography یا EEG پر مبنی برین کمپیوٹر انٹرفیس کے ذریعے کمپیوٹر سے جڑا ہوتا ہے۔ یہ برقی آلات کسی ہیلمٹ کی طرح سر پر پہنے جاتے ہیں اور یہ دماغ میں پیدا ہونے والے ہر برقی سگنل کو پکڑ کر کمپیوٹر تک پہنچاتے ہیں۔ جبکہ دوسرے شخص کا دماغ TMS یا Magstim transcranial magnetic stimulation مشین کے ذریعے کمپیوٹر کے ساتھ جڑا ہوتا ہے۔ ٹی ایم ایس طاقتور مقناطیسی میدان کے ذریعے دماغ کے بنیادی جز ''نیورونز'' کو حرکت دینے کے لئے طبی میدان میں باکثرت استعمال کی جاتی ہے۔ اس کا استعمال ڈپریشن اور دیگر دماغی امراض کے علاج کے لئے بھی کیا جاتا ہے۔

> ''مستقبل میں کچھ بعید نہیں کہ یہ سب وائرلیس ہوجائے اور کوئی شخص کسی دوسرے کی اجازت کے بغیر ہی اس کے دماغ کو قابو کرنے میں کامیاب ہوجائے۔ قصے کہانیوں میں ٹیلی پیتھی کے حوالے سے جو حیرت انگیز دعوے کئے جاتے تھے، وہ برین ٹو برین انٹرفیس کے ذریعے حقیقت کا روپ دھار سکتے ہیں''

اس نظام کی آزمائش کے لئے ایک ویڈیو گیم بنایا گیا۔ جس میں پہلا شخص (sender) توپ چلا کر ہدف کو نشانہ بنانے کے بارے میں ''سوچتا'' ہے۔ اس شخص کے سر پر نصب EEG یہ سگنلز پکڑ کر بذریعہ انٹرنیٹ دوسری جگہ موجود شخص (receiver) کے کمپیوٹر تک پہنچاتے ہیں جو TMS کے ذریعے اس کے ہاتھوں کو کنٹرول کرنے والے دماغی حصے کو متحرک کرتا ہے۔ اس طرح اس شخص کی انگلی خود بخود حرکت کرتی ہے اور توپ فائر ہوجاتی ہے۔ یہ تمام عمل پلک جھپکتے ہوجاتا ہے۔

محققین کے تیار کردہ اس نظام میں جو تکنیک استعمال کی گئی ہے وہ پہلے سے معلوم ہے اور اس پر پہلے ہی خاصا کام کیا جارہا ہے۔ دو ماہ پہلے ہی ہارورڈ یونی ورسٹی میں ریسرچرز نے ایک پروجیکٹ تشکیل دیا تھا جس میں انسان اور چوہے کے درمیان دماغ تا دماغ انٹرفیس تشکیل دیا گیا تھا۔ اس پروجیکٹ میں انسان صرف دم ہلانے کا خیال اپنے ذہن میں لاکر چوہے کی دم ہلا سکتا تھا۔ اس سسٹم اور واشنگٹن یونی ورسٹی میں تیار کردہ سسٹم کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہارورڈ یونی ورسٹی کے پروجیکٹ میں فوکسڈ الٹرا ساؤنڈ (FUS) کو استعمال کیا گیا جبکہ واشنگٹن یونی ورسٹی کے پروجیکٹ میں TMS کا استعمال کیا گیا ہے۔

ان پروجیکٹس نے جہاں دماغ تا دماغ انٹرفیس کے میدان میں نئی راہیں کھولی ہیں، وہیں کئی اخلاقی اعتبار سے سوالات بھی کھڑے کردیئے ہیں۔ اگر مستقبل میں ایک انسان دوسرے انسان کے دماغ کو قابو کرنے کے قابل ہوجاتا ہے تو اس سے کئی اخلاقی اور قانونی مسائل جنم لیں گے اور معاشرے میں زبردست بگاڑ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ فی الحال یہ نظام دونوں اشخاص (پیغام بھیجنے والا اور وصول کرنے والا) کی باہمی رضامندی سے ہی کام کرتا ہے اور انہیں مخصوص آلات پہننے پڑتے ہیں۔ لیکن مستقبل میں کچھ بعید نہیں کہ یہ سب وائرلیس ہوجائے اور کوئی شخص کسی دوسرے کی اجازت کے بغیر ہی اس کے دماغ کو قابو کرنے میں کامیاب ہوجائے۔ قصے کہانیوں میں ٹیلی پیتھی کے حوالے سے جو حیرت انگیز دعوے کئے جاتے تھے، وہ برین ٹو برین انٹرفیس کے ذریعے حقیقت کا روپ دھار سکتے ہیں۔

بلیک بیری کمپنی برائے فروخت

بلیک بیری 10 آپریٹنگ سسٹم کو شدید ناکامی کا سامنا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بلیک بیری کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ کمپنی کے مستقبل کے تعین کیلئے اسٹریٹجک متبادل تلاش کرے گی جس میں کمپنی کی فروخت یا کسی دوسری کمپنی کے ساتھ شراکت داری بھی شامل ہے۔

یہ خبر کمپنی کے اس اعلان کے بعد سامنے آئی ہے جس میں کمپنی نے بتایا کہ گزشتہ تین ماہ کے دوران صرف 68 لاکھ اسمارٹ فون شپ کئے گئے اور کمپنی کو ان تین ماہ میں مجموعی طور پر 8 کروڑ چالیس لاکھ ڈالر کا نقصان ہوا۔ کمپنی کی جانب سے شپ کئے گئے فونز میں صرف 27 لاکھ اسمارٹ فون ایسے تھے جن میں بلیک بیری 10 آپریٹنگ سسٹم انسٹال تھا۔ ان اعداد و شمار نے نہ صرف بلیک بیری کی پتلی حالت کے بارے میں بتایا بلکہ کمپنی کے مستقبل پر بھی سوالیہ نشان لگا دیئے ہیں۔

بلیک بیری 10 آپریٹنگ سسٹم کے اجرائ؀ سے پہلے ہی بلیک بیری جو اس وقت RIM کے نام سے جانی جاتی تھی، مالی مشکلات کا شکار تھی۔ RIM کو امید تھی کہ بلیک بیری 10 ان کی مشکلات کو دور کردے گا لیکن بدقسمتی سے یہ آپریٹنگ سسٹم بری طرح سے ناکام ثابت ہوا ہے۔ گزشتہ سال کی دوسری سہ ماہی میں بلیک بیری کا دنیا بھر کے اسمارٹ فونز میں حصہ 4.9 فی صد تھا جو اس سال مزید کم ہو کر 2.9 فی صد رہ گیا ہے۔

اگرچہ بلیک بیری کی حالت انتہائی خستہ ہے لیکن اس کے پاس موجود پیٹنٹس اور ٹیکنالوجی کئی خریداروں کو متوجہ کرسکتی ہے۔ ان میں مائیکروسافٹ، فیس بک، سام سنگ اور امیزون جیسی کمپنیاں بھی شامل ہیں۔

گوگل کی جانب سے FindMyiPhone کا اینڈرائیڈ متبادل
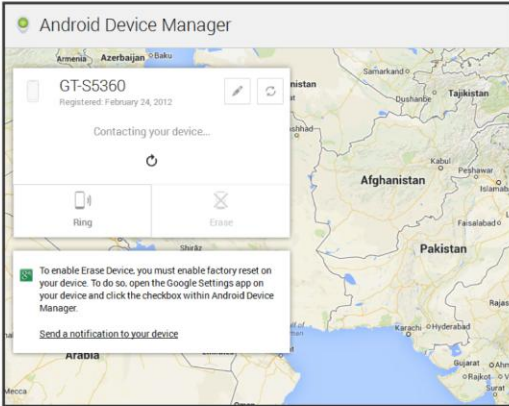
گوگل نے ایپل کی مقبول ایپلی کیشن Find My iPhone کا اینڈرائیڈ فونز کے لئے متبادل اینڈرائیڈ ڈیوائس منیجر پیش کردیا ہے۔ یہ ویب ایپلی کیشن تمام صارفین کیلئے اب دستیاب ہے۔ اس کے ذریعے صارفین اپنے کھوئے ہوئے یا چوری شدہ فونز کو تلاش کرسکیں گے۔

اپنا موبائل فون گھر میں کھو دینا ایک عام بات ہے۔ اگر فون کسی تکیہ کے نیچے ہو یا صوفے کے نیچے، اس تلاش کرنے کے لئے خاصے پاپڑ بیلنے پڑ سکتے ہیں۔ لیکن اینڈرائیڈ ڈیوائس منیجر کی مدد سے کھوئے ہوئے ایسے موبائل فونز کے تلاش کرنے کے لئے ان کی رنگ ٹون فل والیوم پر چلائی جاسکتی ہے۔ چاہئے فون سائلنٹ موڈ پر ہی کیوں نہ رکھا ہو۔ اگر فون چوری ہوگیا ہو تو اینڈرائیڈ ڈیوائس منیجر ریئل ٹائم میں آن لائن نقشوں کے ذریعے بیس میٹر کی درستگی تک اس کی لوکیشن بتا سکتا ہے۔ اگر فون کسی بھی طرح تلاش نہ ہو پا رہا ہو تو اس ویب ایپلی کیشن کے ذریعے منٹوں میں اس میں موجود ڈیٹا صاف کیا جاسکتا ہے تاکہ وہ غلط ہاتھوں میں نہ جا پائے۔ اس ویب ایپلی کیشن کو استعمال کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اسمارٹ فون پر اینڈرائیڈ کا ورژن 2.2 یا اس سے نیا ورژن انسٹال ہو۔ نیز اس صارف کا گوگل اکاؤنٹ پر لاگ ان ہونا بھی ضروری ہے۔

یاد رہے کہ ایپل فائنڈ مائی آئی فون کے ذریعے یہ سہولت گزشتہ کئی سالوں سے اپنے صارفین کو مہیا کررہا ہے۔

https://www.google.com/android/devicemanager

فیس بک کی Internet.org الائنس...... چار ارب لوگوں کو انٹرنیٹ سے جوڑنے کی کوشش

فیس بک کی جانب سے سام سنگ، نوکیا، ایریکس، اوپرا، کوالکوم سمیت دیگر بڑی ٹیکنالوجی کمپنیز کے ساتھ مل کر ایک گروپ یا الائنس تشکیل دیا ہے جو موبائل انٹرنیٹ ایکسس کی قیمت کو موجودہ قیمت کے صرف 1 فی صد تک لانے کی کوشش کرے گا تا کہ ان چار ارب لوگوں کو بھی انٹرنیٹ تک رسائی حاصل ہو سکے جو اس وقت ترقی پذیر یا انتہائی پسماندہ ممالک میں رہتے ہیں۔

بظاہر رفائی نظر آنے والے اس کام کے پیچھے بھی ایک کاروباری دماغ کارفرما ہے۔ فیس بک اور اس الائنس میں شامل دیگر کمپنیوں کے کاروبار کا بڑا انحصار انٹرنیٹ پر ہے۔ لہٰذا جتنے زیادہ لوگ انٹرنیٹ استعمال کریں گے، ان کمپنیز کے کاروبار میں اتنا ہی اضافہ ہوگا۔ ترقی یافتہ ممالک میں فیس بک اور گوگل جیسی انٹرنیٹ پر منحصر کمپنیوں کو ایک نئی مشکل کا سامنا ہے۔ ان ممالک کی تقریباً تمام ہی آبادی انٹرنیٹ سے جڑی ہے اور یہ تمام ہی فیس بک اور گوگل کی سروسز سے مستفید ہوتے ہیں۔ اس لئے ان ممالک میں مزید صارفین کا حصول اب ممکن نہیں رہا۔ لہٰذا اب ان کمپنیوں کے لئے ضروری ہو گیا ہے کہ وہ ان لوگوں پر بھی دھیان دیں جو کہ انٹرنیٹ سے اب تک محروم ہیں۔ اس وقت دنیا کی آبادی تقریباً 7 ارب ہے جس میں سے 2.4 ارب لوگ انٹرنیٹ استعمال کر سکتے ہیں۔ فیس بک کے صارفین کی تعداد تقریباً 1.15 ارب ہے جن میں سے 699 ملین لوگ فیس بک روزانہ استعمال کرتے ہیں۔ اگرچہ فیس بک کہ یہ اعداد و شمار بہترین ہیں لیکن اب نئے صارفین کی تعداد بڑھنے کی رفتار انتہائی سست ہوگئی ہے۔ اس رفتار میں وقت کے ساتھ ساتھ مزید کمی ہو سکتی ہے اگر انٹرنیٹ سے جڑے لوگوں کی تعداد نہ بڑھائی گئی۔ خود فیس بک کیلئے یہ پریشانی کی بات نہیں، لیکن چونکہ اب فیس بک اسٹاک ایکسچینج میں لسٹڈ کمپنی ہے، اس لئے اس کے حصص خریدنے والے توقع رکھتے ہیں کہ یہ کمپنی بڑھتی ہی رہے۔ کچھ ایسے ہی مسائل کا سامنا گوگل اور امیزون کو بھی ہے۔

اس مسئلے سے نمٹنے کے لئے مارک زکربرگ کے پاس فی الحال یہی ایک حل ہے کہ دنیا کی باقی آبادی کو بھی انٹرنیٹ سے جوڑنے کا بندوبست کیا جائے۔ یہ فیس بک کی بڑی کامیابی ہے کہ اس نے Internet.org الائنس کے لئے نوکیا، سام سنگ، کوالکوم جیسی بڑی ٹیکنالوجی کمپنیز کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ اس الائنس کے تحت یہ کمپنیاں موبائل نیٹ ورکس کے ذریعے انٹرنیٹ سے محروم لوگوں کو انٹرنیٹ تک انتہائی سستی رسائی فراہم کرنا چاہتی ہیں۔ وائرلیس انٹرنیٹ کے پیچھے بھی ایک واضح وجہ موجود ہے۔ اس وقت دنیا بھر میں تقریباً سات ارب موبائل فونز استعمال کئے جا رہے ہیں۔ یعنی زمین پر رہنے والے ہر شخص کے لئے ایک موبائل فون۔ لیکن یہ تمام انٹرنیٹ سے کنکٹ نہیں ہیں۔ اگر انہیں بھی کسی طرح انٹرنیٹ سے جوڑنے کا بندوبست کر لیا جائے تو انٹرنیٹ صارفین کی تعداد میں کئی ارب کا اضافہ ہو سکتا ہے۔

> ” اس وقت دنیا کی آبادی تقریباً 7 ارب ہے جس میں سے 2.4 ارب لوگ انٹرنیٹ استعمال کر سکتے ہیں۔ فیس بک کے صارفین کی تعداد تقریباً 1.15 ارب ہے جن میں سے 699 ملین لوگ فیس بک روزانہ استعمال کرتے ہیں “

اس الائنس کا پہلا مقصد اگلے پانچ تا دس سال میں پسماندہ اور ترقی پذیر ممالک میں موبائل انٹرنیٹ ایکسس کی قیمت میں زبردست کمی کر کے اسے موجودہ قیمت کے صرف 1 فی صد پر لانا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انٹرنیٹ استعمال کرنے کے قابل موبائل فونز کی قیمت میں کمی کرنا بھی اس کے مقاصد میں شامل ہے۔ یہ الائنس مختلف موبائل فون آپریٹرز کے ساتھ مل کر فیس بک، گوگل، ٹوئٹر جیسی سروسز تک مفت رسائی کا بندوبست بھی کرے گا۔ ان سروسز تک مفت رسائی انٹرنیٹ صارفین کی تعداد بڑھانے میں انتہائی معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ اس سلسلے میں فلپائن کی گلوب ٹیلی کوم کمپنی کی مثال دی جا سکتی ہے جس نے کچھ آن لائن سروسز تک رسائی مفت کر دی جس کے نتیجے میں صرف دو سال کے اندر اس کے موبائل انٹرنیٹ استعمال کرنے والے صارفین کی تعداد 0 فی صد سے بڑھ کر 20 فی صد تک پہنچ گئی۔

ان کمپنیوں کے کاروباری مفادات اپنی جگہ، لیکن انٹرنیٹ سے محروم لوگوں کو انٹرنیٹ سے جوڑنے کی ان کی یہ کوشش قابل تحسین ہے۔ گوگل بھی اس سلسلے میں گوگل غباروں کے ذریعے کوشش کر رہا ہے۔

انٹرنیٹ سینسر شپ کے خلاف...... پائریٹ بے کا اپنا ویب براؤزر

جس تیزی سے دنیا بھر میں انٹرنیٹ صارفین کی تعداد بڑھتی جارہی ہے، اسی تیزی سے کئی ممالک اپنے شہریوں پر انٹرنیٹ کا دائرہ تنگ کرتے جارہے ہیں۔ انٹرنیٹ سینسر شپ اب ایک عام بات ہے اور کئی ممالک نے اپنے شہریوں کی انٹرنیٹ تک رسائی انتہائی محدود کررکھی ہے۔ مثال کے طور پر پاکستان میں یوٹیوب پر پابندی ہے جبکہ چین گریٹ فائر وال آف چائنا کی مدد سے اپنے کروڑوں انٹرنیٹ استعمال کرنے والے شہریوں کی نگرانی اور ان کی رسائی کنٹرول کرتا ہے۔ ایران، نارتھ کوریا، فن لینڈ، ڈنمارک، اٹلی، برطانیہ، آئرلینڈ سمیت کئی ممالک میں بھی ایسی ہی صورت حال ہے۔

اسی سینسر شپ کا مقابلے کرنے کے لئے ٹورینٹس کے حوالے سے مشہور پائریٹ بے (Pirate Bay) نے اپنا ایک براؤزر پیکج Pirate Browser پیش کیا ہے جس کے ذریعے انٹرنیٹ کے ان حصوں تک بھی رسائی حاصل کی جاسکتی ہے جن تک رسائی پر حکومتوں نے قدغن لگا رکھی ہے۔

پائریٹ براؤزر دراصل کئی سافٹ ویئر کا مجموعہ ہے۔ اس میں فائر فاکس کا ایک کسٹمائزڈ ورژن جو کہ پورٹ ایبل بھی ہے، ٹور (Tor) کلائنٹ اور فوکسی پروکسی نامی فائر فاکس کا ایک ایڈ اون شامل ہیں۔ ٹور کلائنٹ کی موجودگی سے یہ تاثر ملتا ہے کہ شاید یہ براؤزر بھی ٹور براؤزر کی طرح اپنی شناخت چھپا کر انٹرنیٹ استعمال کرنے کے لئے ہے۔ تاہم ایسا نہیں ہے۔ پائریٹ براؤزر کا بنیادی مقصد انٹرنیٹ سینسر شپ سے آزادی ہے اور اس میں صارف کی شناخت چھپانے کے لئے کوئی خاص انتظام نہیں کیا جاتا۔

ٹور پروجیکٹ، جس پر پائریٹ براؤزر کا انحصار ہے، میں استعمال کنندہ کی شناخت کو پوشیدہ رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے اور صارف کی اصل آئی پی ایڈریس ظاہر نہیں کیا جاتا۔ ٹور نیٹ ورک سے گزرنے والے ٹریفک کئی relay کلائنٹس سے گزر کر اپنی منزل مقصود تک پہنچاتا ہے، اس لئے اس کو ٹریس کرنا اگرچہ نظریاتی طور پر ناممکن تو نہیں، لیکن بے حد مشکل ضرور ہے۔ اس لئے ٹور براؤزر ان لوگوں کی اولین پسند ہے جو انٹرنیٹ پر اپنی شناخت ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ دوسری جانب پائریٹ براؤزر میں صارف کی اصل آئی پی پوشیدہ نہیں ہوتی لیکن وہ اس کے باوجود پراکسی سرورز کی مدد سے ان ویب سائٹس تک رسائی حاصل کرلیتا ہے جن پر اس کے ملک میں پابندی ہے۔ اگرچہ پائریٹ بے کی جانب سے پیش کیا جانے والا یہ اینٹی سینسر شپ براؤزر، ٹور پروجیکٹ کا مکمل چربہ ہے تاہم اس سے پائریٹ بے کے انٹرنیٹ سینسر شپ کے حوالے سے مقاصد واضح ہوتے ہیں۔

ماضی میں پائریٹ بے پر کئی بار پابندی لگائی گئی ہے اور یہ گزشتہ کئی سال سے قانونی پیچیدگیوں سے نمٹ رہا ہے۔ اس پر سب سے اہم الزام آن لائن پائریسی اور کاپی رائٹ قوانین کی خلاف ورزی کا ہے۔ اس کی ویب سائٹ اب بھی کئی ممالک میں ناقابل رسائی ہے۔ تاہم مختلف ڈومین نیمز اور تکنیکس کے ذریعے اس تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس کے مالکان پر کاپی رائٹس کی خلاف ورزی پر سویڈن میں باقاعدہ مقدمہ بھی چلایا گیا جس میں انہیں ایک سال کی قید اور تیس ملین سویڈش کرونا کا جرمانہ کیا گیا۔ اس سزا اور جرمانے کے حوالے سے کیس سویڈن کی سپریم کورٹ تک گیا تاہم سپریم کورٹ نے بھی مالکان کو کسی قسم کا ریلیف دینے سے انکار کردیا۔ ستمبر 2012ء کو پائریٹ بے کے شریک بانی گوٹ فرڈ کو کمبوڈیا میں انٹرنیشنل وارنٹ کی بنیاد پر باقاعدہ طور پر گرفتار کرلیا گیا تھا۔ یہ وارنٹ انہیں کاپی رائٹ کے مقدمے میں دی گئی ایک سال کی سزا کاٹنے کے پیش نہ ہونے پر جاری کیا گیا تھا۔

پائریٹ بے صرف حکومتی غضب کا شکار نہیں، بلکہ کئی دیگر کمپنیوں نے بھی پائریٹ بے پر مختلف طرح کی پابندیاں لگا رکھی ہیں۔ فیس بک پر ایسے پیغامات شیئر نہیں کئے جاسکتے جن میں پائریٹ بے کا کوئی ربط موجود ہو۔ تاہم دیگر ٹورینٹس ویب سائٹس کے ربط اب بھی فیس بک پر شیئر کئے جاسکتے ہیں۔

فی الحال پائریٹ بے براؤزر کا صرف ونڈوز کے لئے ورژن دستیاب ہے اور اسے بنانے والی ٹیم کے مطابق لینکس اور میک کے لئے بھی جلد ہی ورژن جاری کیا جائے گا۔ تاہم کوئی حتمی تاریخ نہیں دی گئی۔

http://piratebrowser.com

پروسیسر کو ٹھنڈہ کرنے کے لئے موم کا استعمال

یونی ورسٹی مشی گن کے محققین نے موم کے استعمال سے پروسیسر کو اس کی اہلیت سے زیادہ پاور پر چلانے کا کامیاب مظاہرہ کیا ہے۔ موم کے بارے میں ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ حرارت جذب کرنے کے لئے بہترین مادہ ہے کیونکہ یہ حرارت کی موجودگی اور اس کی مقدار کے مطابق اپنی حالت تبدیل کر لیتا ہے۔ محققین کی ٹیم نے انٹل کور آئی سیون مائیکرو پروسیسر جو کہ عموماً 10 واٹ پر کام کرتا ہے، کو 50 واٹ پر چلانے کا مظاہرہ کیا۔ ان ریسرچرز کو یقین ہے کہ یہ اسے کچھ وقت کے لئے ہی سہی، لیکن 100 واٹ تک چلا سکتے ہیں!

مائیکرو پروسیسرز وقت کے ساتھ ساتھ انتہائی طاقتور ہوتے جا رہے ہیں اور ان میں ٹرانسسٹرز کی تعداد اب اربوں تک پہنچ چکی ہے لیکن ٹرانسسٹرز کا طبعی سائز وہی ہے۔ لہٰذا اب ٹرانسسٹر بہت چھوٹی جگہ پر انتہائی زیادہ پاور استعمال کرنے لگے ہیں۔ جیسے جیسے ٹرانسسٹرز کا سائز مزید کم ہوگا، یہ مسئلہ مزید بڑھنا شروع ہو جائے گا۔

موم کو بطور حرارت کے جاذب استعمال کرنے کا آئیڈیا نیا نہیں ہے۔ چند اپولو مشنز میں موم کے ذریعے بیٹریز ٹھنڈی کی جاتی تھیں۔

الوداع......اسٹیو بالمر

مائیکروسافٹ کے چیف ایگزیکیٹو آفیسر اسٹیو بالمر گزشتہ تیس سالوں سے اس کمپنی سے وابستہ رہے ہیں اور اس دوران انہوں نے کئی عروج و زوال دیکھیں ہیں۔ اب لیکن انہوں نے آرام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مائیکروسافٹ نے اپنے ایک اعلان میں کہا ہے کہ اسٹیو بالمر جو کہ 2000ء سے کمپنی کے سی ای او ہیں، آئندہ بارہ ماہ کے دوران، کمپنی کے لئے مناسب سی ای او کی تلاش ختم ہوتے ہی، ریٹائر ہو جائیں گے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس خبر کے ساتھ ہی مائیکروسافٹ کی شیئرز کی قیمت میں 7 فی صد تک اضافہ ہوا۔
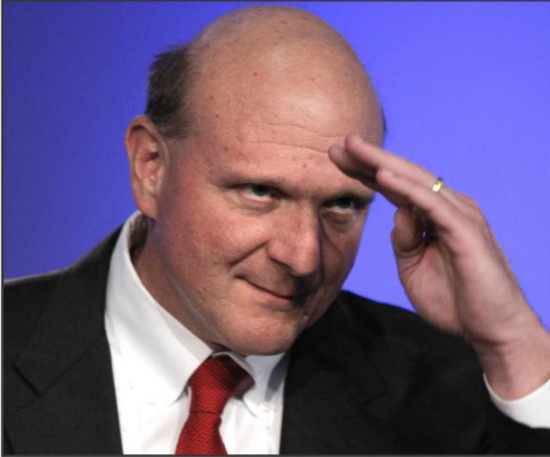
اسٹیو بالمر کو تنقید کا ہمیشہ ہی سامنا رہا ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ ان میں بل گیٹس جیسی سمجھ بوجھ نہیں اور بعض لوگ انہیں جدید امریکہ کا سب سے خراب سی ای او قرار دیتے ہیں۔ لیکن اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ جب اسٹیو بالمر نے مائیکروسافٹ کی باگ دوڑ سنبھالی اس وقت کمپنی کی کل آمدن 25 ارب ڈالر کے لگ بھگ تھی۔ تاہم اسٹیو بالمر کی قیادت میں مائیکروسافٹ کی آمدن میں ہر گزرتے سال کے ساتھ اضافہ ہی ہوا ہے اور سال 2013ء تک یہ آمدن 77 ارب ڈالر سالانہ تک پہنچ چکی ہے۔

اسٹیو بالمر کے دور میں مائیکروسافٹ نے کئی بہترین اور کامیاب مصنوعات کے ساتھ ساتھ کچھ انتہائی ناکام پراڈکٹس بھی بنائیں۔ ان میں ونڈوز وستا اور مائیکروسافٹ Zune سرفہرست ہیں۔ مائیکروسافٹ ونڈوز 8 کی بھی غیر متاثر کن کارکردگی اسٹیو بالمر کی ناکامیوں میں شمار کی جاتی ہے۔ لیکن ونڈوز ایکس پی، ونڈوز سیون اور ایکس باکس کی کامیابی کے سامنے یہ ناکامیاں پھیکی نظر آتی ہیں۔

سافٹ ویئر مارکیٹ کے ماہرین نے اسٹیو بالمر کی جانب سے رضا کارانہ طور پر اپنے عہدے سے الگ ہونے کے فیصلے کو بے حد سراہا ہے اور اسے مائیکروسافٹ کے لئے ایک اچھا شگون قرار دیا ہے۔ مائیکروسافٹ کی گزشتہ ایک سال کے دوران مسلسل ناکامیوں سے بیزار سرمایہ کار بھی اسٹیو بالمر کے اس فیصلے سے خوش ہیں اور انہیں امید ہے کہ اگلا سی ای او مائیکروسافٹ کو پھر کامیابی کی راہ پر گامزن کر دے گا۔

اوبنٹو ایج کا منصوبہ ناکام؟

یوبنٹو لینکس کے حوالے سے مشہور کمپنی Canonical نے ڈیسک ٹاپ کمپیوٹر جیسی صلاحیتیں رکھنے والے اسمارٹ فون کی تیاری کا اعلان کیا تھا اور اس کے لئے کراؤڈ فنڈنگ کا طریقہ کار استعمال کیا۔ لیکن حیرت انگیز طور پر کونیکل کمپنی 32 ملین ڈالر کے فنڈز حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ فنڈنگ کے اختتام تک کمپنی کو 13 ملین ڈالر تک حاصل ہوگئے۔ لیکن چونکہ فنڈز کا ہدف پورا نہیں ہوا، اس لئے 13 ملین ڈالر فنڈ دینے والے افراد کو ان کے پیسے واپس کردیئے جائیں گے۔

اوبنٹو ایج کے بارے میں کونیکل کا کہنا تھا کہ یہ ڈیسک ٹاپ جیسی خصوصیات والا اسمارٹ فون ہوگا جس پر اوبنٹو انسٹال ہوگی۔ لیکن فنڈنگ کی ناکامی کے بعد اب اوبنٹو ایج کا منصوبہ کھٹائی میں پڑ گیا ہے۔ دوسری جانب کونیکل کے بانی مارک شٹل ورتھ کا کہنا ہے کہ 13 ملین ڈالر کی فنڈنگ ایک ریکارڈ ہے اور کئی کمپنیاں اب بھی مڈ رینج اوبنٹو ٹیبلٹ میں دلچسپی رکھتی ہیں۔

اوبنٹو ایج کی ناکامی سے اوبنٹو پر مبنی اسمارٹ فونز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا کیونکہ اس پر کافی پہلے سے کام جاری ہے اور امید ہے کہ اگلے سال تک اوبنٹو پر مبنی اسمارٹ فونز بھی مارکیٹ میں فروخت کے لئے پیش کردیئے جائیں گے۔

HDMI 2.0 کا اجراء

IFA کنزیومر الیکٹرانکس شو کے موقعے پر HDMI فورم نے ایچ ڈی ایم آئی کے نئے ورژن کے معیارات کا اعلان کیا ہے۔ اس نئے ورژن میں 4K یعنی 2160p ریزولوشن اور 50 سے 60 فریمز فی سیکنڈ کی سپورٹ شامل ہے۔ ساتھ ہی یہ 4K ریزولوشن پر 3D ویڈیوز کی سپورٹ کے ساتھ 32 آڈیو چینلز کی سپورٹ بھی رکھتا ہے۔ کچھ نئے فیچرز جیسے dynamic auto lip-sync اور ایک ہی اسکرین پر دو مختلف صارفین کے لئے dual ویڈیوز، HDMI کے اس نئے ورژن میں متعارف کروائے گئے ہیں۔

ایچ ڈی ایم آئی 2.0 میں زیادہ سے زیادہ ٹرانسفر ریٹ 18 گیگا بٹس فی سیکنڈ ہوگا۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے ورژن میں یہ ٹرانسفر ریٹ 10 گیگا بٹس فی سیکنڈ ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس وقت زیر استعمال ایچ ڈی ایم آئی کیبلز، ایچ ڈی ایم آئی کے نئے ورژن کے ساتھ بھی کام کریں گی۔

ایچ ڈی ایم آئی 2.0، ورژن 1.4 جسے 2009ء میں جاری کیا گیا تھا، کے بعد سب سے اہم اپ ڈیٹ ہے۔ ورژن 1.4a اور 1.4b بالترتیب 2010 اور 2011 میں متعارف کروائے گئے تھے لیکن ان میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں کی گئی تھی اور ان کا زیادہ تر مقصد تھری ڈی ویڈیوز کی سپورٹ بہتر بنانا تھا۔ تاہم اب نئے ورژن کے ساتھ ہی HDMI اپنے پرانے مقصد یعنی تیز رفتار ڈیٹا ٹرانسفر کی جانب لوٹ آیا ہے اور اس میں فی چینل بینڈ وڈتھ بھی 3.4 گیگا بٹس فی سیکنڈ سے بڑھا کر 6 گیگا بٹس فی سیکنڈ کردی گئی ہے۔

ایچ ڈی ایم آئی 2.0 وہی کنکٹر استعمال کرے گا جو کہ اس وقت ایچ ڈی ایم آئی کے ورژن 1.4 میں استعمال ہو رہا ہے۔

دس بہترین بیوٹی میک اوور ایپلی کیشنز

خوبصورت نظر آیئے
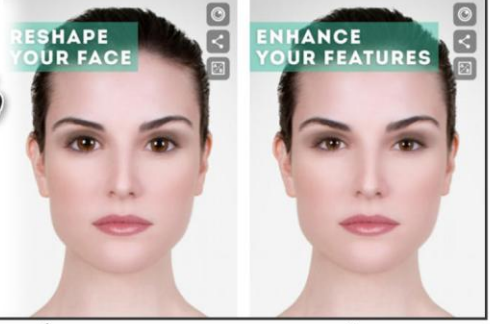
موبائل فون کے کیمرے سے تصویریں بنانا سبھی کو پسند ہے۔ لیکن کیا ہی اچھا ہو کہ تصویروں میں بہتری لانے کے لیے فوٹو شاپ کا سہارا نہ لینا پڑے۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ ہم سب اپنی پروفائل کے لیے خوبصورت تصویر بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر چہرے پر کہیں دانے ہوں، جلد خشک دکھائی دے رہی ہو، کچھ بال اِدھر اُدھر ہو جائیں، آنکھوں کی پتلیاں لال دکھائی دے رہی ہوں یا تصویر میں روشنی کم ہو تو ایسی تصویر کو ہم شیئر کرنا پسند نہیں کرتے۔

فوٹو شاپ کے لیے بے شمار فوٹو فلٹرز دستیاب ہیں، جنھیں استعمال کرتے ہوئے تصویروں کو بہترین بنایا جاسکتا ہے لیکن ہر کوئی فوٹو شاپ کا ماہر نہیں۔ اور ویسے بھی اسمارٹ فونز کے دور میں کس کے پاس اتنی فرصت کے تصاویر کو پہلے کمپیوٹرز پر منتقل کرے اور ان پر فوٹو شاپ کے ذریعے کام کرے۔ آیئے آپ کو ایسی دس مفت دستیاب اسمارٹ فون ایپلی کیشنز کے بارے میں بتاتے ہیں جن سے آپ با آسانی تصویر پر میک اوور کر کے ان میں مزید خوبصورتی لا سکتے ہیں۔

1۔ فیس ٹیون

چہرے پر دانے ہو جانا ہمارے ایک عام بات ہے۔ اگر ان دنوں آپ بھی اس صورت حال سے دو چار ہیں تو Facetune ایپلی کیشن آپ کی بہترین دوست ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کی مدد سے چہرے پر موجود دانے اور جھریاں غائب کی جاسکتی ہیں۔ آنکھوں کی پتلیاں اگر سرخ دکھائی دے رہی ہیں تو نہ صرف انھیں درست کیا جاسکتا ہے بلکہ آنکھوں کا رنگ بدلا بھی جاسکتا ہے۔ اس ایپلی کیشن میں تصویر کو درستگی کے بعد براہِ راست فیس بک، انسٹا گرام، ٹمبلر، ٹوئٹر، فلکر یا ای میل پر شیئر بھی کیا جاسکتا ہے۔

یہ زبردست ایپلی کیشن فی الحال صرف iOS صارفین کے لیے دستیاب ہے۔

مزید تفصیل اور ڈاؤن لوڈنگ کے لیے اس کی ویب سائٹ ملاحظہ کیجیے:

www.facetuneapp.com

2۔ پکسٹر

Pixtr آپ کی تصویر کو جو جو ٹچنگ ضرورت ہو خود بخود فراہم کر دیتی ہے یعنی یہ ایپلی کیشن استعمال کرتے ہوئے آپ کو کسی قسم کی محنت کی ضرورت نہیں پڑتی۔ پکسٹر آپ کی جلد کو تمام داغ دھبوں سے صاف کر دیتی ہے اور لال پتلیوں کو درست کر دیتی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ یہ ایپلی کیشن گروپ فوٹوز پر بھی یہ کام کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔
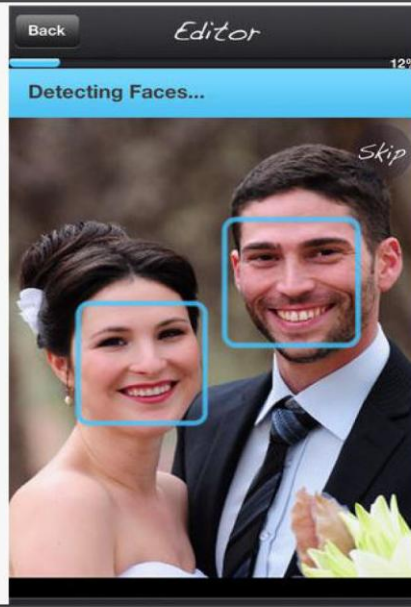
پکسٹر کی مدد تصویر میں نکھار پیدا کرنے کے بعد اسے یہیں سے براہِ راست اپنی فیس بک پروفائل پکچر بنایا جاسکا ہے۔ اس کے علاوہ تصاویر فیس بک، ٹوئٹر اور ای میل کے ذریعے شیئر کرنے کا فیچر بھی موجود ہے۔ یہ ایپلی کیشن فی الحال صرف iOS صارفین کے لیے دستیاب ہے جب کہ اینڈرائیڈ کے لیے بھی جلد تیار کرنے کا وعدہ موجود ہے۔

لنک: http://goo.gl/hhAJPp

3۔ پرفیکٹ 365

Perfect365 ایپلی کیشن میں موجود فیس ڈٹیکشن کے فیچر کی بدولت آپ باآسانی اپنی تصاویر میں آنکھوں کے گرد موجود گہرے حلقے دُور کر سکتے ہیں۔ چہرے پر موجود چھائیاں بھی غائب کی جا سکتی ہیں، حتیٰ کے چہرے کو کسٹمائز کرنے کا آپشن بھی موجود ہے مثلاً گالوں یا ناک وغیرہ میں ہلکی پھلکی تبدیلی کرنا۔

اس ایپلی کیشن میں پہلے سے میک اَپ ٹیمپلیٹس موجود ہیں۔ یعنی اگر تصویروں کو میک اپ دینے کی ضرورت ہو تو آپ کا ٹائم ضائع نہ ہو۔ بلکہ اپنی پسند کا میک اَپ منتخب کر کے اسے تصویر پر اپلائی کیا جاسکتا ہے۔ اس ایپلی کیشن کی مدد سے تصاویر براہِ راست فیس بک، ٹوئٹر اور فلکر پر شیئر کی جا سکتی ہیں۔

Perfect365 ایپلی کیشن آئی او ایس، اینڈرائیڈ اور ونڈوز تینوں پلیٹ فارمز کے لیے دستیاب ہے۔

4۔ فوٹو میک اوور

کیا آپ اپنے چہرے پر مزید کنٹرول حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ Photo makeover ایپلی کیشن استعمال کریں۔ یقین جانیں کہ یہ ایپلی کیشن آپ کے سادہ چہرے پر مسکراہٹ یا جو ایکسپریشن آپ چاہیں وہ لے آئے گی۔ اس ایپلی کیشن کی مدد سے آنکھوں کی چوڑائی بھی بڑھائی جاسکتی ہے۔
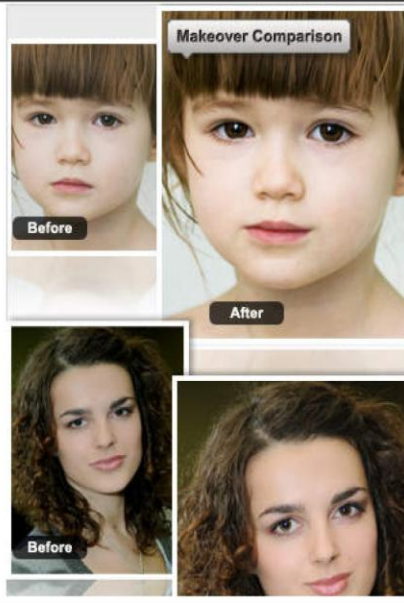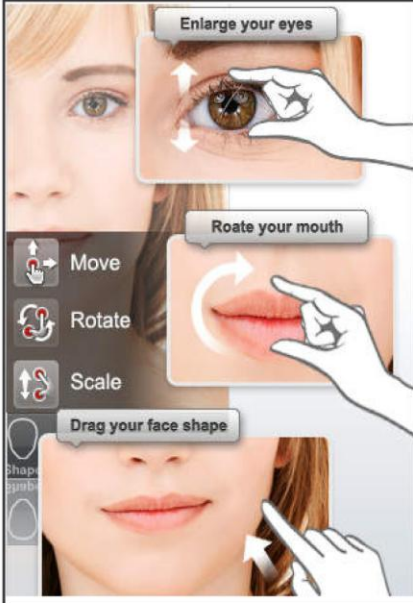
فوٹو میک اوور کی مدد سے جلد کا رنگ بھی بہتر کیا جاسکتا ہے اور کم روشنی میں بنائی گئی تصاویر بھی درست کی جا سکتی ہیں۔ اس ایپلی کیشن میں سہولت کے لیے ایک میجک شیک آپشن بھی موجود ہے، جس کی مدد سے فوراً ہی تصویر کو بہتر کیا جاسکتا ہے۔ صرف آئی او ایس صارفین کے لیے دستیاب اس ایپلی کیشن سے تصاویر کو صرف فیس بک پر شیئر کرنے کا فیچر موجود ہے۔

لنک: http://goo.gl/zcyDpa

5۔ موڈی فیس فوٹو ایڈیٹر

ModiFace پر ایپلی کیشنز کی ایک وسیع تعداد موجود ہے۔ لیکن جس ایپلی کیشن کا ہم ذکر کر رہے ہیں یہ آپ کی تصویر کو بالکل بدل دیتی ہے۔ تصویر کو ایک مکمل میک اوور دینے کے لیے یہ ایپلی کیشن آزمائیں۔ اس کی مدد سے آنکھوں کا رنگ اور سائز بدلا جاسکتا ہے، دانت سفید کیے جاسکتے ہیں اور چہرے پر موجود داغ اور دھبے غائب کیے جاسکتے ہیں۔ اس ایپلی کیشن میں کئی ایفیکٹس موجود ہیں جن میں سے اپنی پسند کا ایفیکٹ تصاویر پر اپلائی کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ فیس بک پر شیئر کرنے سے پہلے فلٹرز، فریمز اور ٹیکسٹ بھی تصویر پر لگایا جاسکتا ہے۔ اسمارٹ فون پر استعمال کرنے سے پہلے موڈی فیس کی ویب سائٹ پر بھی اسے آزمایا جاسکتا ہے:
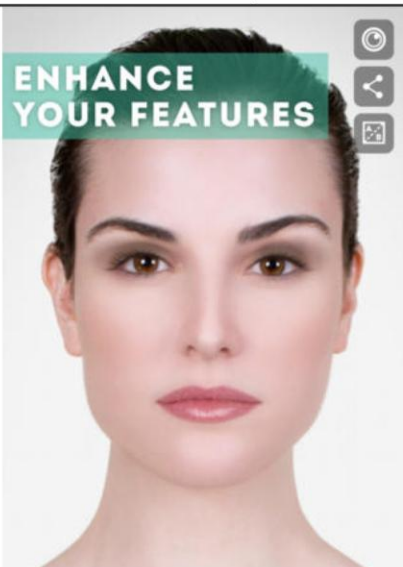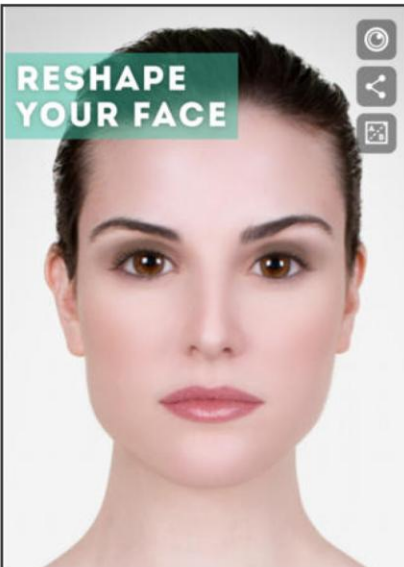
http://modiface.com/makeover.php

یہ ایپلی کیشن صرف آئی او ایس صارفین کے لیے دستیاب ہے۔

لنک: http://goo.gl/ZbCa5m

6۔ بیوٹی بوتھ پرو

یہ ایپلی کیشن صرف جلد کی خامیوں کو دُور کرنے اور آنکھوں پر ایفیکٹس ڈالنے کی سہولت دیتی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ اسٹیمپ، فوٹو بارڈرز اور بیوٹی فلٹرز بھی موجود ہے۔ Beauty Booth Pro میں تصاویر فیس بک، ٹوئٹر اور انسٹاگرام پر شیئر کرنے کا آپشن بھی موجود ہے۔

یہ ایپلی کیشن آئی او ایس اور اینڈرائیڈ دونوں کے لیے دستیاب ہے۔

اینڈرائیڈ: http://goo.gl/Rstk6m

آئی او ایس: http://goo.gl/rjg4H0

7۔ وزایج لیب

اس ایپلی کیشن کے کام کرنے کا طریقہ کار تقریباً خودکار ہے جس میں یہ خراب دکھائی دینے والی جلد اور آنکھوں پر میک اَپ اپلائی کر دیتی ہے۔ تصویر میں کہیں کوئی چمک دکھائی دے رہی ہو تو اسے درست کر دیتی ہے، چہرے کی جھریاں غائب کرتی ہے اور دانتوں کو سفید کر دیتی ہے۔ یہ سارے کام Visage Lab ایک ہی مرحلے میں مکمل کر لیتی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی طرف سے کی جانے والی تبدیلیوں پر آپ کو کوئی اختیار نہیں ہوتا کہ انھیں اپنی پسند سے انجام دیا جا سکے۔

البتہ اس ایپلی کیشن کا شیئرنگ آپشن اچھا ہے جس کے ذریعے تصاویر فیس بک، انسٹاگرام، ٹوئٹر، پی انٹرسٹ، ای میل کے ذریعے شیئر کرنے کے علاوہ ڈاؤن لوڈ بھی کی جاسکتی ہیں۔ وزایج ایپلی کیشن اینڈرائیڈ اور آئی او ایس دونوں صارفین کے لیے دستیاب ہے۔

اینڈرائیڈ: http://goo.gl/Ke7jRt

آئی او ایس: http://goo.gl/9kj1nl

8۔ بیوٹی کیمرہ

یہ اپلی کیشن نہ صرف تصویریں بنانے کے دوران کم روشنی کا مسئلہ حل کرتی ہے بلکہ تصویروں کا رزلٹ مزید بہتر بنا دیتی ہے۔ جلد کو بہترین دکھانے اور داغ دھبے وغیرہ غائب کرنے کے لیے اس اپلی کیشن سے براہ راست تصویر بنائی جا سکتی ہے اور پہلے سے موجود تصویروں پر بھی یہ کام کیا جا سکتا ہے۔ تصویروں کو بذریعہ ای میل، فیس بک اور ٹوئٹر شیئر کرنے کا آپشن بھی موجود ہے۔
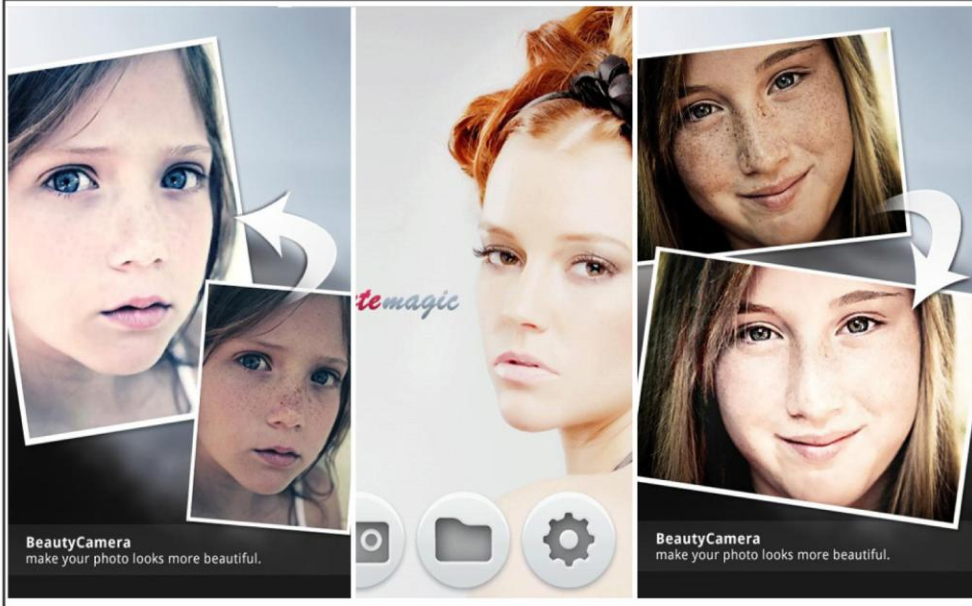
یہ اپلی کیشن صرف اینڈرائیڈ کے لیے دستیاب ہے۔

لنک: http://goo.gl/k3XFRw

9۔ پک بیوٹی

PicBeauty آپ کی تصاویر کو فیس بک یا اگر آپ آئی او ایس استعمال کرتے ہیں تو آئی میسج کے ذریعے شیئر کرنے سے پہلے جلد پر موجود داغ دھبے اور جھریاں غائب کر دیتی ہے۔ یہ اپلی کیشن آئی او ایس اور اینڈرائیڈ دونوں کے لیے دستیاب ہے۔

اینڈرائیڈ: http://goo.gl/atCbCO

آئی او ایس: http://goo.gl/LqGMpq

10۔ پمپل ریموور فوٹو ری ٹچ
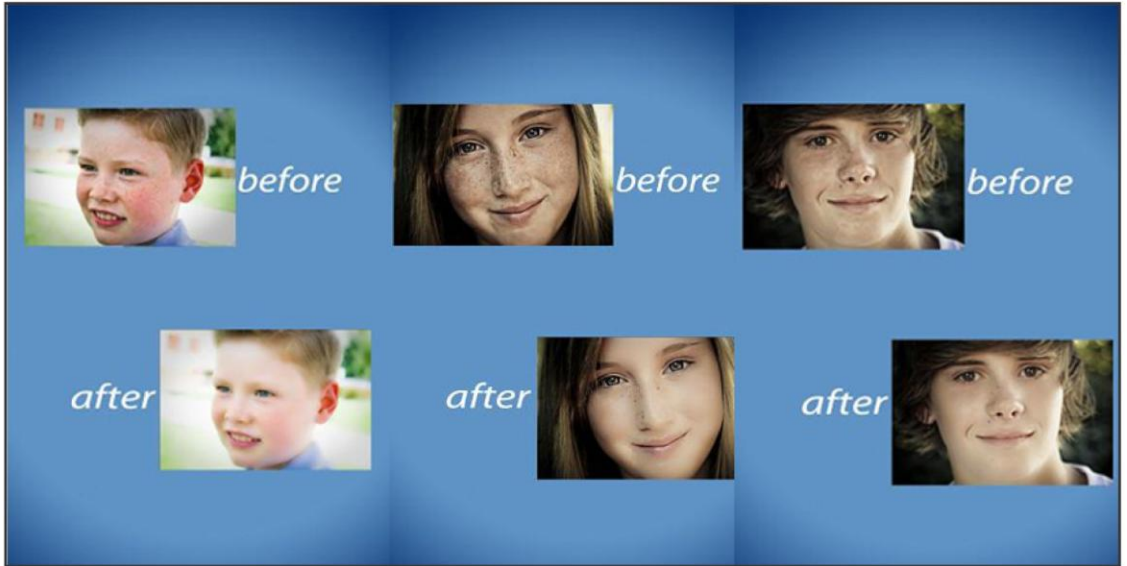
Pimple Remover ایپلی کیشن بہت ذہین ہے۔ اس کے ذریعے جلد کے خراب حصوں کی نشاندہی کریں، یہ خود بخود دانے وغیرہ غائب کر کے جلد کو درست کر دیتی ہے۔ جلد کے قدرتی رنگ کو خراب کیے بغیر تصویر کو عمدہ رزلٹ دینے کے لیے یہ ایپلی کیشن آزمائیں۔

Pimple Remover اینڈرائیڈ صارفین کے لیے دستیاب ہے۔

لنک: http://goo.gl/1Y5IT6

بونس ایپلی کیشن

لنک: http://goo.gl/X1AUjk

ٹچ ری ٹچ
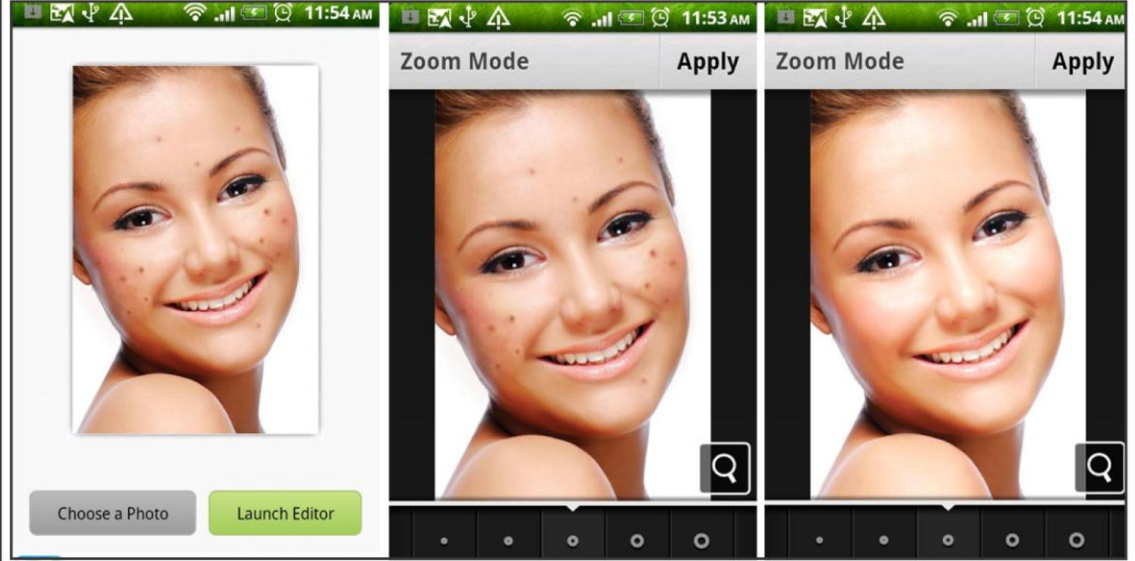
TouchRetouch ایک فوٹو ایڈیٹر ایپلی کیشن ہے۔ اسے استعمال کرتے ہوئے آپ کو احساس ہوگا کہ فوٹو ایڈیٹنگ اتنی آسان پہلے کبھی نہ تھی۔ اکثر تصاویر بناتے ہوئے ان میں غیر ضروری چیزیں مثلاً کوئی غیر ضروری فرد، کوئی بلڈنگ یا درخت وغیرہ آ جاتا ہے۔ اگر آپ اسے تصویر سے غائب کرنا چاہتے ہیں تو اس ایپلی کیشن سے اس پر صرف انگلی پھیر دیں۔ یہ فوراً اس مقام کو نشان زدہ کر کے اسے تصویر سے ایسے غائب کر دے گی جیسے وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔

یہ زبردست ایپلی کیشن صرف اینڈرائیڈ صارفین کے لیے دستیاب ہے:
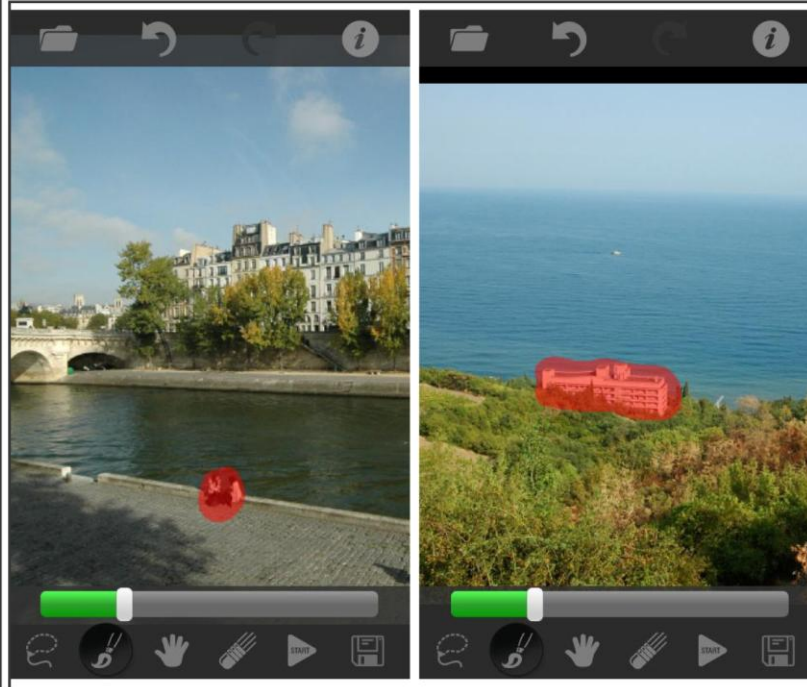
بٹ کوائن، ایک ڈیجیٹل کرنسی جسے آپ خود بھی بنا سکتے ہیں

1 بٹ کوائن کی مالیت اس وقت 144 امریکی ڈالر کے برابر ہے

امانت علی گوہر

اگر آپ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی دنیا میں ہونے والے تبدیلیوں سے خود کو آگاہ رکھتے ہیں تو بٹ کوائن کا نام آپ کے لئے یقیناً نیا نہیں ہوگا۔ بٹ کوائن کے حوالے سے جھوٹی سچی خبریں اور معلومات انٹرنیٹ پر عام ہیں جن کی وجہ سے عام انٹرنیٹ استعمال کرنے والے یہ نہیں سمجھ پاتے کہ اصل میں بٹ کوائنز ہیں کیا اور یہ کہاں سے آتے ہیں؟ چونکہ دھوکے بازی انٹرنیٹ پر بے حد عام ہے، اس لئے پہلی بار جب بٹ کوائن کے حوالے سے پڑھا جاتا ہے تو یہ بظاہر ایک دھوکہ ہی محسوس ہوتا ہے۔

ہم اس مضمون میں بٹ کوائن کے حوالے سے قارئین کے ذہنوں میں موجود سوالات کے آسان زبان میں جوابات دینے کی کوشش کریں گے اور بتائیں گے کہ بٹ کوائنز ایک حقیقت ہے یا دھوکہ!

پہلے تو یہ سمجھ لیں کہ بٹ کوائن پروٹوکول اور کلائنٹ دونوں ہی اوپن سورس ہیں، یعنی ان کا سورس کوڈ سب کے لئے دستیاب ہے۔ یہ پروٹوکول بہترین کرپٹوگرافی پر مبنی ہے جس میں تمام ہی ٹرانزیکشنز انتہائی محفوظ ہوتی ہیں۔

یہ ایک ڈیجیٹل کرنسی ہے۔ پے پال (PayPal) بھی ایک ڈیجیٹل کرنسی ہے لیکن یہ پے پال سے اس لئے مختلف ہے کہ پے پال میں اصلی کرنسی (جو ڈالر، پاؤنڈ یا یورو وغیرہ ہوسکتی ہے) کے عوض ورچوئل کرنسی آپ کے پے پال اکاؤنٹ میں جمع کی جاتی ہے۔ یعنی سارا دارومدار اصلی کرنسی پر ہی رہتا ہے۔ پے پال میں موجود کرنسی کو کنٹرول کرنے اور اس اکاؤنٹ سے ہونے والی ہر ٹرانزیکشن کو ریگولیٹ کرنے لئے ریگولیٹر موجود ہیں۔ بٹ کوائن کا معاملہ یہاں بالکل مختلف ہے۔ بٹ کوائنز کو کنٹرول کرنے والا کوئی مرکزی بینک نہیں۔ نہ کوئی اس کا ریٹ طے کرتا ہے اور نہ ہی کوئی اس کو ریگولیٹ کرسکتا ہے۔ یہ peer-to-peer ٹیکنالوجی کے استعمال کی وجہ سے مکمل طور پر ''ڈی سینٹرالائزڈ (decentralized)'' ہے۔

اسے پیئر ٹو پیئر فائل شیئرنگ پروٹوکولز کے ذریعے سمجھا جاسکتا ہے۔ بٹ ٹورینٹ اور اس جیسے دیگر فائل شیئرنگ پروٹوکولز میں انہیں استعمال کرنے والوں کے کمپیوٹر ایک دوسرے کے ساتھ براہ راست رابطہ اور ڈیٹا ایکسچینج کرتے ہیں۔

بٹ کوائنز کا تصور پہلی بار 2008ء میں ایک پیپر جسے ''ستوشی ناکاموتو'' کے فرضی نام سے لکھا گیا تھا، کرپٹوگرافی کے لئے مخصوص ایک میلنگ لسٹ پر پیش کیا گیا۔ اس پیپر میں ستوشی ناکاموتو نے اسے پیئر ٹو پیئر الیکٹرانک کیش سسٹم قرار دیا اور دعویٰ کیا کہ وہ اس نظام پر گزشتہ دو سال سے کام کررہا ہے۔

اسی ستوشی نے اس پروٹوکول کی ابتداء کی اور بنیادی کلائنٹ وغیرہ لکھا۔ جنوری 2009ء میں ستوشی نے مائننگ (جس کا ذکر ہم کچھ دیر میں کریں گے) شروع کی اور پہلا بلاک (جسے genesis بلاک کہا جاتا ہے) تخلیق کیا۔ اس کے چھ دن بعد ہی BitCoin v0.1 ریلیز کیا گیا۔ 2009ء کے آخر تک 32 ہزار بلاک تخلیق کئے جاچکے تھے اور بٹ کوائنز کا مجموعہ 16 لاکھ سے بھی زیادہ ہوگیا تھا۔

بٹ کوائن کلائنٹس کو wallets کہا جاتا ہے۔ یہ کسی اصلی بٹوے کی طرح کوائنز کو محفوظ رکھتے ہیں۔ اگر والٹ کسی بھی وجہ سے کھو جائے یا کوئی چوری کرلے تو سمجھیں کہ کوائنز بھی گئے۔ لہٰذا بٹ کوائن والٹس کی حفاظت بھی اسی طرح کرنی چاہئے جس طرح عام زندگی میں پیسوں سے بھرے ایک بٹوے کی کرتے ہیں۔

ہر بٹ کوائن والٹ کے ساتھ ایک ایڈریس منسلک ہوتا ہے۔ صارف اپنی ضرورت کے مطابق ایک سے زائد ایڈریسز بھی حاصل کرسکتا ہے۔ اسی ایڈریس کے ذریعے بٹ کوائنز وصول کئے جاتے ہیں۔ اسے آپ گھر کا پتا کہہ سکتے ہیں جس پر منی آرڈر نے موصول ہونا ہے۔ یہ ایڈریس دراصل ایک پبلک کی (Public Key) جو کچھ انگریزی حروف اور نمبروں کا مجموعہ ہوتی ہے جس کی لمبائی 33

کریکٹرز تک ہوتی ہے۔ اس کا شروعاتی عدد 1 یا 3 ہوتا ہے۔ اس پبلک کی سے مطابقت رکھتی ہوئی پرائیوٹ کی (Private Key) والٹ میں محفوظ ہوتی ہے۔ جب ایک شخص A اپنے والٹ سے کسی دوسری شخص B کو بٹ کوائنز بھیجتا ہے یعنی ٹرانزیکشن کرتا ہے، تو شخص A دراصل شخص B کی پبلک کی (جو کہ شخص B کے والٹ کا ایڈریس ہے)، پر اپنی پرائیوٹ کیز بھیجتا ہے۔ اگر یہ پرائیوٹ کیز کسی بھی وجہ سے کھو جائیں تو اس والٹ میں موجود بٹ کوائنز نا قابل استعمال ہو جائیں گے۔

بٹ کوائنز ایک والٹ سے دوسرے میں منتقل کرنے کے عمل یا ٹرانزیکشن کی انٹیگریٹی یقینی بنانے اور جعل سازی کو ناممکن بنانے کے لئے اس ٹرانزیکشن کو مائنرز (miners) کے حوالے کیا جاتا ہے جو اس کی تصدیق کرتے ہیں اور سائن بھی۔ اس عمل سے بلاک (block) تشکیل پاتے ہیں۔

مائننگ کے عمل میں زبردست کمپیوٹیشنل طاقت درکار ہوتی ہے۔ یہ ایک پیچیدہ ریاضیاتی عمل ہے جس میں ٹرانزیکشن کو ہیش (hash) میں بدلا جاتا ہے۔ بٹ کوائن ٹیکنالوجی میں بلاک اور مائننگ ہی دو چیزیں ہیں جنھیں سمجھنے میں بہت دشواری ہوتی ہے۔ یہ بہت سادہ نہیں ہیں لیکن اتنی مشکل بھی نہیں کہ سمجھی نہ جاسکیں۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس عمل میں شامل مراحل کو مزید سادہ زبان میں سمجھائیں:

ہیش (Hash)

کمپیوٹنگ میں ہیشنگ کا عمل با کثرت ہوتا ہے۔ ہیش فنکشن کو کسی بھی سائز کا ڈیٹا فراہم کیا جائے تو یہ اسے پیچیدہ ریاضی عمل سے گزار کر ہمیشہ ایک ہی سائز (fixed size) کے اسٹرنگ میں بدل دیتا ہے۔ ایک ہی جیسی ان پٹ پر ہیش فنکشن ہمیشہ ایک ہی جیسی آؤٹ پٹ ویلیو ریٹرن کرے گا۔ لیکن ان پٹ کے طور پر دیئے گئے ڈیٹا میں انتہائی معمولی تبدیلی آؤٹ پٹ ویلیو کو مکمل طور پر تبدیل کر دیتی ہے۔ آؤٹ پٹ ویلیو جسے کرپٹوگرافک ہیش ویلیو کہا جاتا ہے، کے ذریعے یہ معلوم کرنا ناممکن ہے کہ ان پٹ میں کیا ڈیٹا دیا گیا تھا۔

فرض کیجئے کہ ایک عدد 561204 ہے جسے دو اعداد کو ضرب دے کر حاصل کیا گیا ہے۔ کیا آپ وہ دو نمبر بتا سکتے ہیں؟ یہ یقینا بہت مشکل ہے۔ لیکن اگر آپ کو بتایا جائے کہ یہ نمبرز 62356 اور 9 ہیں تو آپ بہ آسانی دونوں کو ضرب دے کر نتیجہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ہیشنگ کا عمل بھی کچھ ایسا ہی ہے لیکن اس سے بہت زیادہ پیچیدہ اور مشکل۔

بلاک

بٹ کوائن نیٹ ورک پر ہونے والی ہر ٹرانزیکشن ایک رجسٹر میں ریکارڈ ہوتی ہے۔ یہ ٹرانزیکشن ہمیشہ کے لئے نیٹ ورک پر محفوظ رہتی ہے اور اسے کبھی بھی اور

کوئی بھی دیکھ سکتا ہے۔ ٹرانزیکشنز کا یہ مجموعہ بلاکس میں محفوظ ہوتا ہے۔ ہر بلاک میں ان تمام تازہ ترین ٹرانزیکشنز کا ریکارڈ ہوتا ہے جنھیں اب تک کسی دوسرے بلاک کا حصہ نہیں بنایا گیا۔ ہر بلاک میں ٹرانزیکشن ریکارڈ کے ساتھ اپنے سے پچھلے بلاک کے بارے میں بھی معلومات محفوظ ہوتی ہے۔

مشکل (Difficulty)

بٹ کوائنز بنانا مشکل سے مشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔ ہر 2016 بلاکس کی کامیاب تلاش کے بعد ایسا بلاک جو کہ بٹ کوائن نیٹ ورک سے مطابقت رکھتا ہو، بنانے کے لئے مائنرز کو مزید کمپیوٹنگ طاقت اور وقت صرف کرنا پڑتا ہے۔ Difficulty دراصل ایک نمبر ہے جو صرف زیادہ ہی نہیں کم بھی ہو سکتا ہے۔ اس وقت طے شدہ اصول کے مطابق ہر دس منٹ میں ایک بلاک بننے چاہئے۔ اس طرح 2016 بلاکس بنانے میں دو ہفتے لگتے ہیں۔ لیکن اگر بلاکس بننے کی رفتار اس سے زیادہ ہو، یعنی 2016 بلاکس بنانے میں دو ہفتے سے کم وقت صرف ہوا ہے تو difficulty میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ جبکہ اگر انہیں بنانے میں دو ہفتے سے زیادہ وقت لگے تو difficulty کم ہو جاتی ہے۔ اس کا مقصد بٹ کوائن نیٹ ورک میں بٹ کوائنز کی سپلائی کو ایک خاص حد تک اور محدود رکھنا ہے۔

مائننگ

ایک بلاک کے بعد دوسرا بلاک تلاش کرنے کا عمل مائننگ ہے۔ اس کام کے لئے خاص سافٹ ویئر استعمال کئے جاتے ہیں جنھیں مائنرز کہا جاتا ہے۔ یہ مائنرز کسی بلاک (جس میں ٹرانزیکشنز کا ریکارڈ، پچھلے بلاک کی معلومات، وقت وغیرہ موجود ہوتا ہے)، کے ساتھ ایک Nonce جو ایک رینڈم نمبر ہوتا ہے، لگا کر اس کا ہیش بناتے ہیں۔ ہر ہیش کو Target سے ملا کر دیکھا جاتا ہے۔ اگر ہیش ٹارگٹ

ستوشی ناکاموتو کون ہے؟

ستوشی ناکاموتو کون ہے، یہ بات کسی کو معلوم نہیں۔ 2008ء میں کرپٹوگرافی کی میلنگ لسٹ پر موجود ستوشی ناکاموتو کی شناخت خود ایک معمہ بنی ہوئی ہے۔ بٹ کوائن پروٹوکول کے ابتدائی دنوں میں ستوشی بٹ کوائن کے حوالے سے مشہور ایک فورم پر خاصا سرگرم تھا اور باقاعدگی سے لوگوں کو جوابات دیتا تھا۔ اگرچہ بٹ کوائن مکمل طور پر اوپن سورس ہے لیکن اس کے سورس کوڈ میں پہلے سال کے دوران تمام تبدیلیاں ستوشی ناکاموتو نے ہی کیں۔ تاہم کچھ ہی عرصے بعد ستوشی منظر سے بالکل غائب ہوگیا۔ بٹ کوائن کی بھاگ دوڑ Gavin Andresen جو اِس وقت نیٹ کوائن کے لیڈ ڈیویلپر ہیں، کے حوالے کرنے کے بعد ستوشی نے اس کے سورس کوڈ میں آخری تبدیلی 2010ء کے درمیان میں کی تھی۔ اپریل 2011ء میں جب ستوشی سے اس کی سرگرمیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ وہ اب دوسرے کاموں میں مصروف ہے۔ اس کے بعد ستوشی کسی بھی ای میل کا جواب نہیں دیا۔ حتیٰ کہ Andresen کی ای میلز کا بھی کوئی جواب نہیں دیا۔

اس بارے میں سب کی متفقہ رائے ہے کہ ستوشی ناکاموتو ایک فرضی نام ہے۔ یہ صرف ایک فرد ہی نہیں بلکہ کوئی گروپ، ادارہ یا حکومتی محکمہ بھی ہوسکتا ہے۔ ستوشی کے بارے میں عام دستیاب معلومات کے مطابق یہ جاپان میں رہتا ہے اور اس کی عمر 37 کے لگ بھگ ہے۔ یہ انگلش بولتا ہے تاہم فورم پر انگلش لکھتے ہوئے یہ امریکی اور برطانوی انگلش لہجوں کا استعمال کرتا ہے۔ اس کا مقصد یقیناً اپنی قومیت چھپانا ہے۔ فورم اور ای میل کے جوابات بھی کسی خاص پیٹرن کے تحت نہیں دیتا تھا اس لئے ان سے ستوشی کے ٹائم زون کے بارے میں بھی معلومات حاصل نہیں ہوسکیں۔

ستوشی ناکاموتو کے کام دیکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ ایک انتہائی ذہین ریاضی دان، کرپٹوگرافی کا ماہر اور کمپیوٹر پروگرامنگ سے آگاہ شخص ہے۔ اگرچہ اس کی پروگرامنگ کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ کوئی پروفیشنل پروگرامر نہیں۔ Andresen سمیت کئی لوگوں کا خیال ہے کہ ستوشی کسی یونی ورسٹی سے وابستہ ریسرچر ہے۔ کیونکہ جس قسم کی تحقیق ستوشی نے کر رکھی تھی، وہ عموماً تعلیمی اور تحقیقی اداروں سے وابستہ لوگ ہی کرتے ہیں۔ بٹ کوائن کے ابتدائی دنوں میں خدشہ تھا کہ اس نظام میں کوئی خرابی دریافت ہوجائے گی اور یہ سسٹم مکمل طور پر بیٹھ جائے گا لیکن ستوشی کا تیار کردہ سسٹم اب تک بغیر کسی مسئلے کے چل رہا ہے۔ اگر ستوشی واقعی کوئی گروپ یا ادارہ نہیں بلکہ کوئی اکلوتا شخص ہے تو وہ موجودہ صدی کے ذہین ترین لوگوں میں سے ایک ہے۔ کچھ لوگ جن کے بارے میں شک ہے کہ وہ ستوشی ناکاموتو ہوسکتے ہیں، درج ذیل ہیں۔

☆......گون اینڈریسن:

یہ بٹ کوائن پروجیکٹ کے لیڈر ہیں اور ستوشی ناکاموتو ہونے کے سب سے اہم امیدوار بھی یہی ہیں۔ اینڈریسن بٹ کوائن فاؤنڈیشن میں بطور چیف سائنٹسٹ کام کر رہے ہیں۔ ستوشی کے بعد اگر بٹ کوائنز پر کسی کا زور چلتا ہے تو وہ اینڈریسن ہی ہیں۔ ایک بٹ کوائن ڈیویلپر جو کہ اینڈریسن سے مسلسل رابطے میں رہا ہے، کے مطابق اینڈریسن اور ستوشی کا طرز تحریر اور خطاب بہت ملتا جلتا ہے۔

☆......مائیکل کلییَر

نیویارکر (newyorker) کی ایک انویسٹی گیشن رپورٹ میں 23 سالہ کرپٹوگرافی میں گریجویٹ مائیکل کلییَر کو بھی ممکنہ ستوشی کہا گیا ہے۔ 2008ء میں مائیکل کو ٹرینٹی کالج کے بہترین طالب علم برائے کمپیوٹر سائنس کا اعزاز بھی دیا گیا اور انہوں نے پیئر ٹو پیئر کرپٹوگرافی کے حوالے سے ایک ریسرچ پیپر بھی لکھا ہے۔ تاہم مائیکل، ستوشی ہونے سے مکمل طور پر انکار کرتے ہیں۔

☆......نیل جے کنگ، چارلس برے اور ویلادیمیر آکسمین

فاسٹ کمپنی کے Penenberg نے ستوشی کے متعلق نیویارکر کی تحقیقاتی رپورٹ کے بعد خود ستوشی کو تلاش کرنے کی کوشش کی۔ ستوشی کی لکھے ریسرچ پیپر کے تجزیئے سے ایک اصطلاح تلاش کی جو کہ پیٹنٹ کی ایک درخواست میں بھی استعمال کی گئی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ پیٹنٹ کی یہ درخواست bitcoin.org ڈومین کی رجسٹریشن کے صرف تین دن بعد ہی جمع کروائی گئی تھی۔ ان تینوں صاحبان نے جو پیٹنٹ کے لئے درخواستیں دے رکھی ہیں، ان کا تعلق انکرپشن، کمیونی کیشن، نیٹ ورکس اور نوڈز سے ہے۔ اس لئے ستوشی ان تینوں میں سے کوئی یا ان تینوں کا گروپ بھی ہوسکتا ہے۔

☆......حکومت

ایک تھیوری یہ بھی ہے کہ بٹ کوائن کی تیاری میں کسی حکومت کا ہاتھ ہے تا کہ امریکہ ڈالر یا دیگر اہم کرنسیوں کو کمزور کیا جاسکے۔ تاہم اس تھیوری پر یقین کرنے کے لئے کوئی ثبوت موجود نہیں۔

سے چھوٹا ہے تو ہیش اور بلاک قابل قبول ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہیش دریافت کرنے والے کو 25 بٹ کوائنز بطور انعام دیئے جاتے ہیں۔

یہ سب پڑھنے کے بعد یقیناً آپ کے ذہن میں سوال اٹھ رہا ہوگا کہ آخر اس قدر پیچیدگی کی ضرورت ہی کیا تھی؟ دراصل ستوشی چاہتا تھا کہ بٹ کوائن نیٹ ورک پر کرنسی کی سپلائی میں استحکام رہے اور صرف ضرورت کے مطابق ہی کرنسی سپلائی کی جائے۔ مائننگ کا عمل اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ 21 ملین بٹ کوائنز نہیں بنا لئے جاتے۔ کرنسی سپلائی کو کنٹرول کرنے کے لئے ستوشی نے ایک پابندی یہ بھی لگائی ہے کہ کامیاب بلاک دریافت کرنے پر دیئے جانے والے بٹ کوائنز کی تعداد ہر چار سال بعد آدھی کردی جاتی ہے۔ یہ تصور بیشتر ممالک کے مرکزی بینکوں سے بالکل مختلف ہے جو وقت پڑنے پر اپنی من چاہی مالیت کے نوٹ چھاپ لیتے ہیں۔

کیا بٹ کوائن مائننگ اب بھی ممکن ہے؟

جی ہاں، لیکن اب یہ انتہائی مشکل ہوچکی ہے۔ دنیا بھر میں لاکھوں لوگ مائنرز کی مدد سے بٹ کوائنز کو مائن کررہے ہیں۔ آج سے چند سال پہلے تک بٹ کوائنز کو کھوجنے کے لئے زیادہ تگ ودو نہیں کرنی پڑتی تھی۔ ستوشی کے شائع کردہ سورس کوڈ کو کمپیوٹر پر چلا کر ایک ہی دن میں درجنوں بٹ کوائنز بنالئے جاتے تھے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ difficulty میں اضافہ ہوتا گیا اور مائنرز کی تعداد بھی بڑھتی گئی۔ ابتداء میں بٹ کوائن مائننگ کا کام عام کمپیوٹرز پر کیا جاتا ہے، لیکن بعد گرافیکل پروسیسنگ یونٹس کو اس مقصد کے لئے زیادہ کارآمد پایا گیا۔ مائننگ کے لئے اب جدید مشینیں بھی دستیاب ہیں جن کا مقصد ہی بٹ کوائنز کی کھوج لگانا ہے۔ یہ مشینیں کروڑوں ہیش فی سیکنڈ تک بنانے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ لیکن مشین چاہے کتنی ہی جدید کیوں نہ ہو، وہ بجلی سے ہی چلتی ہے جس کی قیمت بھی مسلسل بڑھ ہی رہی ہے۔ لہٰذا چھوٹے پیمانے پر اب بٹ کوائن مائننگ منافع بخش نہیں۔

کیا یہ قانونی ہے؟

فی الحال یہ غیرقانونی نہیں اور اس کے استعمال کرنے والے لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ اس کرنسی کے بارے میں پہلے یہ سمجھا جاتا تھا کہ اس میں کرنسی بھیجنے اور وصول کرنے والا کی شناخت کرنا ممکن نہیں۔ لہٰذا اس کرنسی کو غیرقانونی دھندوں کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ سلک روڈ نامی ویب سائٹ جو onion راؤٹنگ پر چلتی ہے اور منشیات سمیت ہر قسم کی غیرقانونی دھندوں کے لئے مشہور ہے، پر خرید وفروخت کے لئے بٹ کوائنز کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جوئے اور غیرقانونی اشیاء کی خریداری کیلئے بھی بٹ کوائنز استعمال کئے جاتے ہیں۔ تاہم ان سب کے باوجود بٹ کوائن پر کوئی پابندی نہیں لگائی گئی ہے۔

حال ہی میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق بٹ کوائنز پر اسے استعمال کرنے والوں کی شناخت مکمل طور پر خفیہ نہیں ہوتی اور انہیں تلاش کیا جاسکتا ہے۔ ممکن ہے کہ اس رپورٹ کے بعد بٹ کوائن کا غیرقانونی کاموں کے لئے استعمال کم ہوجائے۔

بٹ کوائن قبول کرنے والی ویب سائٹس کی تعداد خاصی کم ہے۔ لہٰذا بٹ کوائنز سے صحیح معنوں میں فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اسے ڈالرز یا یورو وغیرہ میں تبدیل کرلیا جائے۔ اس مقصد کے لئے منی چینجرز کی طرح بٹ کوائن ایکسچینج موجود ہیں۔

بٹ کوائن ایکسچینج

بٹ کوائن ایکسچینج صارف کو بٹ کوائنز کی خرید وفروخت کے ساتھ ساتھ انہیں امریکی ڈالرز یا یورو وغیرہ میں منتقل کرنے کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔ سب سے بڑا بٹ کوائن ایکسچینج https://mtgox.com ہے۔ اس پر چند ماہ پہلے امریکہ حکومت کی جانب سے کچھ پابندیاں لگائی گئیں تھیں مگر یہ اب بھی آپریشنل ہے اور اطلاعات کے مطابق روزانہ ایک ملین ڈالرز کے لگ بھگ کی ٹرانزیکشنز اس پر انجام پاتی ہیں۔ MtGox کے علاوہ بھی کئی بٹ کوائن ایکسچینج اس وقت کام کررہے ہیں۔

بٹ کوائن ایکسچینج ریٹ

بٹ کوائن ایکسچینج ریٹ سے مراد ایک بٹ کوائن کی امریکی ڈالرز میں مالیت ہے۔ بٹ کوائن پر ایک تنقید اس کے ایکسچینج ریٹ کی وجہ سے بھی کی جاتی ہے جس میں بہت تیزی سے اتار چڑھاؤ ہوتا ہے۔

اس وقت بٹ کوائن کا ایکسچینج ریٹ 144 امریکی ڈالر فی بٹ کوائن ہے لیکن جب آپ یہ مضمون پڑھ رہے ہونگے، اس وقت تک ممکن ہے اس ایکسچینج ریٹ میں خاصی کمی یا زیادتی ہوچکی ہو۔ بٹ کوائن کے اسی برتاؤ کی وجہ سے اسے سرمایہ کاری کے لئے انتہائی خطرناک قرار دیا جاتا ہے۔ اس سال ماہ اپریل میں ایک بٹ کوائن کی قیمت 200 ڈالر فی بٹ کوائن سے بھی زیادہ بڑھ چکی تھی۔ اس کی بڑی وجہ سائپرس میں جاری بحران تھا جس نے بٹ کوائنز کی طلب میں زبردست اضافہ کیا اور اس کی قیمت 266 ڈالر فی بٹ کوائن تک پہنچ گئی۔ لیکن اگلے ہی چند روز بعد یہ قیمت 65 ڈالر فی بٹ کوائن تک گر گئی۔

لیکن جیسا کہ ہم نے پہلے بتایا، بٹ کوائن کے ایکسچینج ریٹ میں اتار چڑھاؤ ایک عام بات ہے، اس لئے بٹ کوائن میں سرمایہ کاری کا خطرہ نہیں مول لینا چاہئے۔ ☆☆

فیس بک ٹائم لائن ٹپس

علمدار حسین

ہماری فیس بک ٹائم لائن ہماری شخصیت کی عکاس ہوتی ہے۔فیس بک ٹائم لائن سے باآسانی کسی بھی شخص کی پسند وناپسند اوراس کی سوچ کے بارے میں جانا جاسکتا ہے۔یعنی فیس بک ٹائم لائن ہماری زندگی کے بارے میں ایک آن لائن شوکیس ہے۔جس میں کئی رنگ برنگی تصاویر، اقوال اور ہماری دیگر شیئر کی ہوئی معلومات موجود ہوتی ہے۔

فیس بک کی جانب سے ویب سائٹ کی شکل وصورت میں اکثر وبیشتر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ہمیں چونکہ اپنی فیس بک ٹائم لائن بہت عزیز ہے،ہم چاہتے ہیں کہ یہ ہروقت اچھی دکھائی دے،تاکہ کوئی ہماری پروفائل دیکھنے آئے تو متاثر ہو۔ایسی صورت میں ضروری ہے کہ ہمیں فیس بک کی جانب سے ٹائم لائن کے لیے دیے گئے سب فیچرز پتا ہوں۔اس مضمون میں ہم فیس بک ٹائم لائن کی ٹپس اینڈ ٹرکس آپ کو بتانے جارہے ہیں،جن کو استعمال میں لاکر آپ اپنی فیس بک ٹائم لائن کو پہلے سے خوبصورت بناسکتے ہیں۔

اسٹیٹس شیڈول کریں

Status | Photo | Place | Life Event

کمپیوٹنگ ستمبر 2013 کا شمارہ دستیاب ہے۔

2013 | September | 1 | 12 AM | 00

Friends | Post

شیڈول فیچر فیس بک کا ایک بہترین فیچر ہے۔پہلے یہ فیچر صرف فیس بک پیجز تک محدود تھا، جسے اب تمام فیس بک صارفین کے لیے مہیا کردیا گیا ہے۔اب آپ اسٹیٹس میسج شیڈول بھی کرسکتے ہیں۔اسٹیٹس شیڈول کرنے کے لیے اسٹیٹس لکھ کر نیچے بار پر موجود گھڑی پر کلک کریں۔وقت مقرر کرنے کے تمام فیچرز کھل جائیں گے۔سال،مہینہ،دن اور وقت منتخب کرنے کے بعد شیڈول یا پوسٹ کے بٹن پر کلک کردیں۔یہ شیڈول کیا گیا اسٹیٹس آپ کے سیٹ کیے گئے ٹائم پر خود بخود پوسٹ ہوجائے گا۔

فیچر فوٹو/لنکس/اسٹیٹس

یقیناً آپ کو پتا ہوگا کہ فیس بک ٹائم لائن پر دو کالمز ہوتے ہیں۔آپ کی شیئر کی گئی تمام چیزیں آدھی ایک طرف ہوتی ہیں اور آدھی دوسری طرف۔مثلاً فیس بک پیجز پر اگر ایک چیز بائیں طرف موجود ہے تو نئی شیئر کی جانے والی چیز اس کی جگہ لے لے گی اور پہلے والی اسٹوری دائیں طرف منتقل ہوجائے گی۔اکثر ہم کچھ خاص تصویریں یا کوئی خاص اسٹوری شیئر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ ہماری ٹائم لائن پر نمایاں رہے۔اس کام کے لیے پوسٹ کے اوپری دائیں کونے پر ماؤس لے کر جائیں تو ایک آپشن ظاہر ہوتا ہے۔اس پر کلک کرنے سے ایک ڈراپ ڈاؤن لسٹ کھلتی ہے۔اس میں موجود اسٹار والے آپشن "Highlight" منتخب کرلیں۔یہ آپشن منتخب کرلینے سے وہ پوسٹ آدھی دکھائی دینے کی بجائے دونوں کالموں تک پھیل کر مکمل نظر آنے لگے گی۔جبکہ واپس پرانی حالت میں لانے کے لیے بھی اسی آپشن پر کلک کرنا پڑے گا۔

خصوصی پوسٹس اور تصاویر یا چوڑی تصاویر کو دکھانے کے لیے یہ بہترین آپشن ہے جسے آپ اپنی ٹائم لائن پر استعمال کرسکتے ہیں۔

پوسٹ ٹائم لائن سے غائب کریں

اکثر ہماری ٹائم لائن پر ایسی چیزیں آ جاتی ہیں جنھیں ہم ڈیلیٹ نہیں کرنا چاہتے لیکن ٹائم لائن پر دکھانا بھی نہیں چاہتے۔ مثلاً کسی گیم کی ایکٹیویٹی، جو بار بار ٹائم لائن پر پوسٹ ہوتی رہتی ہے۔ یا کسی دوست کی جانب سے شیئر کی گئی کوئی غیر ضروری چیز۔ ایسی اسٹوریز کے لیے دائیں کونے پر موجود Edit or Remove کے بٹن پر کلک کریں۔ کھلنے والی لسٹ میں سے Hide from Timeline پر کلک کر دیں۔ یہ اسٹوری ڈیلیٹ بھی نہیں ہوگی اور آپ کی ٹائم لائن پر دکھائی بھی نہیں دے گی۔
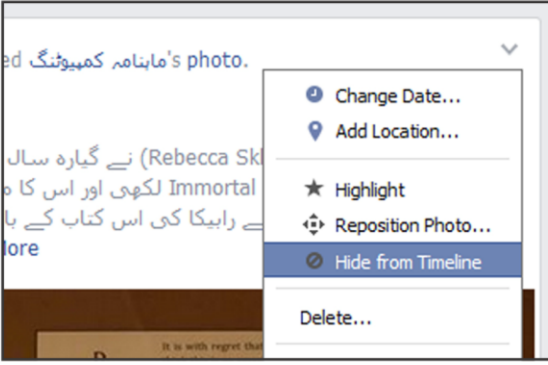
ٹائم لائن کسی دوست کو کیسی دکھائی دے رہی ہے؟

جیسے شاعر کہتا ہے کہ ''دوست ہوتا نہیں ہر ہاتھ ملانے والا'' اسی طرح فیس بک پر ہمارے پاس ایڈ سب لوگ ضروری نہیں کہ ہمارے ایسے دوست ہوں جن سے ہم سب کچھ شیئر کرنا پسند کریں۔ اس لیے فیس بک پر دوستوں کی کیٹیگریز بنانے کا آپشن موجود ہے۔ جن کی مدد سے ہم اپنی خاص ایکٹیویٹیز صرف قریبی دوستوں تک محدود رکھ سکتے ہیں۔
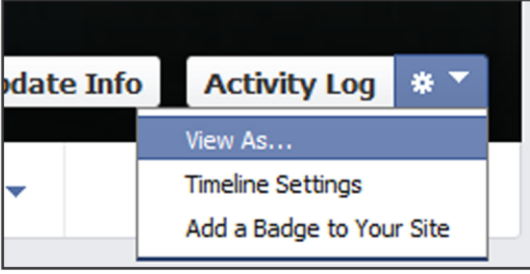
فیس بک پر یہ آپشن بھی موجود ہے کہ ہم دیکھ سکیں کہ ہماری ٹائم لائن کا پبلک ویو کیسا ہے یا ہمارا فلاں دوست جب پروفائل پر آئے تو اسے کیا کیا دکھائی دیتا ہے۔ اس کام کے لیے ٹائم لائن پر موجود سیٹنگ کے گیئر شکل والے آئی کن پر کلک کر کے ...View As کے آپشن پر کلک کریں۔ ٹائم لائن کا پبلک ویو آ جائے گا۔ یہاں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ جو لوگ آپ کے پاس فرینڈ ایڈ نہیں وہ اگر آپ کی پروفائل پر آئیں گے تو ان کو کیا کیا دکھائی دے گا۔ اس کے علاوہ View as Specific Person پر کلک کر کے آپ اپنے کسی دوست کا نام لکھ کر یہ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ اُسے آپ کی پروفائل کیسی دکھائی دیتی ہے۔

This is what your timeline looks like to: Amanat — Amanat Ali — View as Public
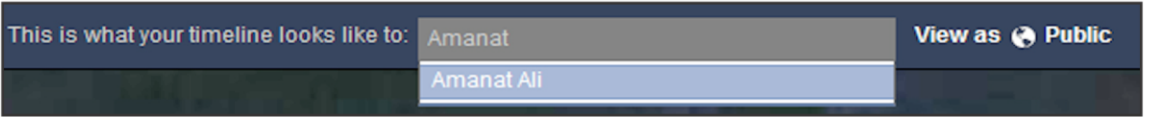
ایکٹیویٹی لاگ

فیس بک اکاؤنٹ میں ایک ایکٹیویٹی لاگ بھی موجود ہوتا ہے۔ اس آپشن کو آپ سب سے اہم چیز کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے ذریعے آپ اپنی فیس بک کی مکمل ایکٹیویٹی جان سکتے ہیں۔ ویسے تو فیس بک استعمال کرتے ہوئے ہمیں کچھ یاد نہیں رہتا کہ ہم کتنی تصاویر اور اسٹیٹس لائک کر چکے ہیں، کہاں کمنٹ کیا، کیا شیئر کیا، فیس بک پر کسے تلاش کیا وغیرہ۔

ایکٹیویٹی لاگ کے ذریعے آپ یہ سب کچھ جان سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہ تک جان سکتے ہیں کہ آپ نے فیس بک پر کیا کیا تلاش کیا۔ یہاں سب ایکٹیویٹی موجود ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ہر ایکٹیویٹی کے آگے ایک بٹن کے ذریعے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ آپ کی یہ ایکٹیویٹی صرف آپ تک، آپ کے دوستوں تک محدود ہے یا پبلک ہے۔ اور یہیں سے آپ اس کی جو سیٹنگ چاہیں بدل بھی سکتے ہیں۔

ٹیگنگ

ٹیگنگ آپ کی ٹائم لائن پر سب سے زیادہ اثر انداز ہونے والی چیز ہے۔آپ کے دوست جب کوئی چیز پوسٹ کرتے ہوئے آپ کو اس میں ٹیگ کر دیں تو وہ آپ کی ٹائم لائن پر بھی نظر آنا شروع ہو جاتی ہے۔اس طرح ایسی چیز جو آپ نے شیئر کی ہی نہیں آپ کے تمام دوستوں تک پہنچ جاتی ہے۔اکثر ایسی پوسٹس بھی آپ کی ٹائم لائن پر آجاتی ہیں جن سے آپ متفق نہیں ہوتے یا اسے دوسروں تک پہنچانے کے حق میں نہیں ہوتے، لیکن چونکہ آپ اس میں ٹیگ ہو گئے اس لیے آگے آپ کے تمام دوستوں تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

اس لیے ہمارا مشورہ ہے کہ ٹیگنگ کے لیے ہمیشہ ''ری ویو'' کا آپشن فعال رکھیں۔یعنی جب بھی آپ کو کوئی ٹیگ کرے تو وہ اسٹوری براہ راست آپ کی ٹائم لائن پر ظاہر نہ ہو، بلکہ اسے آپ کی اجازت درکار ہوگی۔اگر آپ پسند کریں تو اسے اجازت دے دیں ورنہ وہ پوسٹ آپ کی ٹائم لائن پر نظر نہیں آئے گی۔

اس آپشن کو استعمال کرنے کے لیے سیٹنگز میں آ کر Timeline and Tagging پر کلک کریں۔یہاں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ آپ کن لوگوں کو اپنی ٹائم لائن پر پوسٹ کرنے کی اجازت دینا چاہتے ہیں۔اس کے علاوہ ٹیگ کی گئی اسٹوریز کے لیے ری ویو کا آپشن بھی آن کر سکتے ہیں۔جب بھی کوئی آپ کو ٹیگ کرے گا فوراً آپ کے پاس الرٹ آجائے گا۔

تصویر کی پوزیشن تبدیل کریں

آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ ہماری کوئی شیئر کردہ تصویر ٹائم لائن پر پوری دکھائی نہیں دے رہی ہوتی۔پوری دکھائی نہ دینے کے علاوہ ایسی آدھی دکھائی دے رہی ہوتی ہے کہ اس پر کلک کیے بنا سمجھنا ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ایسے میں پوسٹ کے دائیں کونے سے مینو کھولیں اور "Reposition photo" پر کلک کریں۔

اب آپ تصویر کو ماؤس سے پکڑ کر اوپر نیچے ہلائیں تو وہ ہل سکتی ہے۔آپ اسے جہاں چاہیں سیٹ کر کے save کے بٹن پر کلک کر دیں۔اب یہ تصویر ٹائم لائن پر ایسی ہی دکھائی دے گی۔اگرچہ اب بھی تصویر پوری دکھائی نہیں دے گی لیکن کم از کم آپ تصویر واضح ضرور کر سکتے ہیں۔مثلاً پہلے اگر آدھا چہرہ دکھائی دے رہا ہو تو آپ ڈریگ کر کے تصویر تھوڑی نیچے کر دیں، پورا چہرہ واضح کر کے save کر دیں۔

بیک ڈیٹ

فیس بک ٹائم لائن کی خاص بات یہ ہے کہ اس پر آپ اپنی تازی ترین چیزیں شیئر کرنے کے علاوہ پرانی اسٹوریز بھی لگا سکتے ہیں۔یا یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ ٹائم لائن پر موجود کسی پوسٹ کی تاریخ بدل کر پرانی بھی کی جا سکتی ہے۔اس کام کے لیے پوسٹ کے دائیں کونے میں موجود ڈراپ ڈاؤن مینو میں سے Change Date کا آپشن سلیکٹ کر لیں۔تاریخ بدلنے کا آپشن کھل جائے گا۔آپ یہاں اپنی پسند کی کوئی پرانی تاریخ منتخب کر سکتے ہیں۔

میموری کارڈ یا یو ایس بی فلیش ڈرائیو سے شارٹ کٹس بنانے والا وائرس ڈیلیٹ کریں
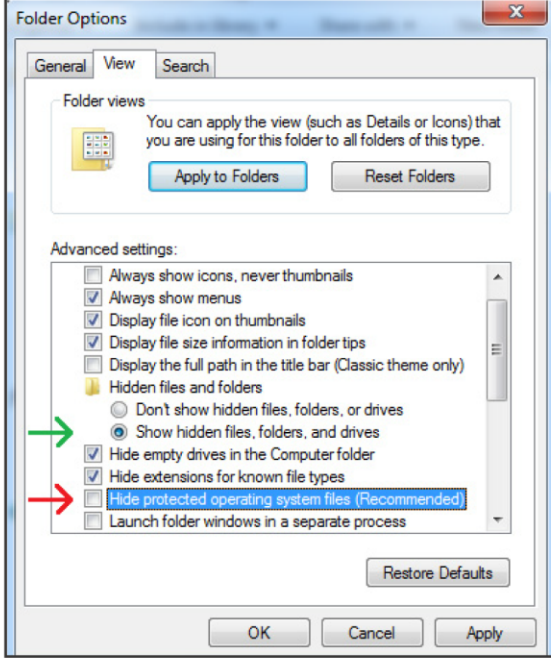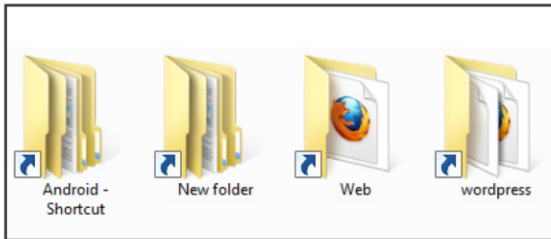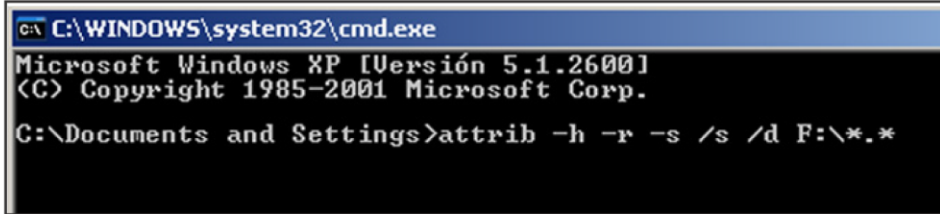
آج کل کمپیوٹرز سے زیادہ فونز میں موجود میموری کارڈز وائرسز کا شکار ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ کسی وائرس زدہ کمپیوٹر سے فون کو کنیکٹ کرنا ہے۔ وائرس جو پہلے ہی کمپیوٹر پر موجود ہوتا ہے وہ فوراً میموری کارڈ کو بھی انفیکٹڈ کر دیتا ہے۔

میموری کارڈ میں وائرس داخل ہوتے ہی یہ سب سے پہلے اس میں موجود تمام فولڈرز کو پوشیدہ یعنی hidden کر دیتا ہے اور فولڈرز کے شارٹ کٹس بنا دیتا ہے جو بنیادی طور پر وائرس کی اپنی فائلز ہوتی ہیں۔ یہ وائرس آج کل بہت عام ہے۔

میموری کارڈ کو اس وائرس سے صاف کرنا بہت آسان ہے۔ میموری کارڈ کو کارڈ ریڈر کی مدد سے کسی ایسے پی سی سے کنیکٹ کریں جس میں اپ ڈیٹڈ اینٹی وائرس انسٹال ہو۔ اس وائرس کی تصدیق کے لیے پہلے hidden فائلز شو کر کے دیکھ لیں۔ فائلز شو ہوتے ہی آپ دیکھیں گے کہ اصل فولڈرز موجود ہیں جب کہ دکھائی دینے والے تمام فولڈرز اصل فولڈرز کے شارٹ کٹس کی صورت میں موجود ہیں۔

اب اس کارڈ کو اینٹی وائرس سے مکمل اسکین کریں۔ اینٹی وائرس اس میں موجود تمام شارٹ کٹس کو ڈیلیٹ کر دے گا۔

اب چونکہ میموری کارڈ کے اصل فولڈرز پوشیدہ ہیں تو انھیں سامنے لانے کے لیے کمانڈ پرامپٹ میں یہ کمانڈ استعمال کریں:

attrib -h -r -s /s /d f:*.*

F کی جگہ میموری کارڈ کا ڈرائیو لیٹر ٹائپ کریں۔ یہ کمانڈ ٹائپ کرنے کے بعد انٹر پریس کر دیں۔ تمام پوشیدہ فولڈرز واپس اصلی حالت میں آجائیں گے۔ یہ کام کرنے کے لیے آپ ایک .bat فائل بھی بنا سکتے ہیں۔ اس کام کے لیے نوٹ پیڈ میں درج ذیل کوڈ ٹائپ کریں:

```
C:\WINDOWS\system32\cmd.exe
Microsoft Windows XP [Versión 5.1.2600]
(C) Copyright 1985-2001 Microsoft Corp.

C:\Documents and Settings>attrib -h -r -s /s /d F:\*.*
```

```
@echo off
attrib -h -r -s /s /d f:\*.*
```

یاد رکھیں کہ f کی جگہ میموری کارڈ، یو ایس بی فلیش ڈرائیو یا جس ڈرائیو کی پوشیدہ فائلز شو کرنی ہے اس کا ڈرائیو لیٹر ٹائپ کرنا ہے۔ یہ کوڈ لکھنے کے بعد نوٹ پیڈ کی فائل کو showfiles.bat یا جس نام سے چاہیں محفوظ کر لیں۔ یاد رہے کہ ایکسٹینشن .txt نہیں بلکہ .bat ہونا چاہیے۔ یہ فائل بنا لینے کے بعد اس پر ڈبل کلک کر کے اسے چلائیں، مسئلہ حل ہو جائے گا۔

اب میموری کارڈ میں اچھی طرح جائزہ لیں، کوئی فالتو فائلز نظر آئیں تو انھیں ڈیلیٹ کر دیں خاص کر کوئی ایگزی (.exe) یا آٹو رن فائلز۔ لیجیے آپ کا میموری کارڈ بالکل صاف ہو چکا ہے۔

یہ طریقہ یو ایس بی فلیش ڈرائیو کے لیے بھی کارگر ہے۔ اس صورت حال سے بچنے کے لیے ہمیشہ وائرس سے صاف کمپیوٹر کے ساتھ ہی میموری کارڈ کو کنیکٹ کریں۔ اس کے علاوہ اسمارٹ فون پر کوئی نہ کوئی اینٹی وائرس پروگرام ضرور انسٹال رکھیں۔ ایپ اسٹور میں آپ دیکھیں تو کئی پروگرامز آپ کو مفت مل جائیں گے۔

☆☆☆

عمیر عادل

ناکامی کو کامیابی میں بدلنے والے لوگ...... جو زیرو سے ہیرو بنے

انفارمیشن ٹیکنالوجی سے جڑی پانچ ارب پتی شخصیات کی ابتدائی ناکامیاں

ہر کامیاب کتاب، سمینار یا زندگی یہ سبق دیتی ہے کہ ناکامی محض کامیابی کی طرف بڑھنے کی پیش رفت ہے۔ اور یقیناً حقیقی زندگی کے اُتار چڑھاؤ انہی بنیادی اصولوں پر عمل پیرا نظر آتے ہیں۔ تاہم بظاہر صرف اس ایک جملے کی معلومات ایسی سطحی بات ہے جو اس گہرائی کو سمجھنے میں مکمل طور پر مددفرا ہم نہیں کرتی۔ بالکل اسی طرح جیسے پانی کو ایک گلاس میں دیکھنا اور دریا میں دیکھنا دو مختلف باتیں ہیں۔ جب معلومات کا اصل زندگی پر اطلاق ہوتا ہے تو تب وہ ایک طاقت بن جاتی ہے۔ اس معاملے میں اس کا یہ مطلب نکلتا ہے کہ یہ دیکھنے کے قابل ہونا کہ ناکامی دراصل کیا شے ہے، ناکامی ایک فیڈ بیک ہے۔

ہم اس فیڈ بیک سے مختلف مفید نتائج حاصل کر سکتے ہیں اور اس طرح ہم کامیابی کی طرف گامزن ہو سکتے ہیں۔ تاہم دیگر کئی باتوں کی طرح یہ بات بھی جتنی پیچیدہ ہے سننے میں اتنی آسان لگتی ہے۔ ہر شخص کو روزمرّہ کی زندگی میں کسی نہ کسی ڈرامے کا سامنا ہوتا ہے اور اس جوار بھاٹے میں بنیادی قواعد و اسباق کو بھول جانا بڑا آسان ہوتا ہے اور جب کوئی آئیڈیا، کوئی اقدام یا کوئی بھی کام کار آمد نہ ہو، خصوصاً کاروبار میں، تو ناکامی کا احساس ہوتا ہے۔

ناکامی ہم پر حملہ آور ہو سکتی ہے، جب کسی کام کے آغاز میں ہم بہت سارا پیسا، دماغی یا جسمانی مشقت لگاتے ہیں اور وہ ناکامی کی طرف گامزن ہو جائے تو خود میں نا اُمیدی محسوس کرنا بنیادی طور پر پہلا فطری عمل ہوتا ہے۔ ''ناکامی فیڈ بیک کے برابر ہے''، یہ وہ جادوائی منتر ہے جو کامیاب گرو دُہراتے رہتے ہیں مگر یہ منتر زبان سے نہیں عمل سے ادا ہوتا ہے۔ لیکن اس قسم کی ناکامی کے بعد ہم ان جادوئی الفاظ پر بالکل دھیان نہیں دیتے۔ اور یہ بات قابلِ فہم بھی ہے۔ مگر ہم یہاں کچھ حقیقی زندگی کی مثالیں پیش کر رہے ہیں جو یہ ثابت کریں گی کہ یہی جادوئی الفاظ درحقیقت کتنا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

ہم ٹیکنالوجی کی دنیا سے منسلک پانچ عظیم کاروباری شخصیات کی ناکامیوں کا جائزہ لیں گے جن کی کل آمدنی نوے بلین ڈالر ہے (پاکستانی کرنسی میں تقریباً نوے ارب سے زائد)۔ ان شخصیات نے ابتدائی ناکامیوں پر اپنی شکست تسلیم نہیں کی، اس کی بجائے انھوں نے اپنی ناکامیوں کو انجوائے کیا اور انھیں ایک اہم سبق کے طور پر سراہا۔ وہ اپنی غلطیوں اور ناکامیوں کو تسلیم کرنے میں خوف زدہ نہیں ہوئے بلکہ ناکامیوں کی صورت میں ملنے والے فیڈ بیک سے دنیا میں خود کو منوایا۔

نک ووڈمین (Nick Woodman)

کمپنی: فن بگ (FunBug)

وجہ شہرت: پہننے کے قابل کیمروں کی تخلیق

آمدن: 1.75 بلین ڈالر

نِک کالج کے دِنوں میں ایک اوسط درجے کا طالب علم اور ایک پُرجوش سرفر تھا۔ یہ ایک ایسا مشغلہ تھا جو اس کی تعلیمی سرگرمیوں میں رُکاوٹ بنتا تھا۔ وہ پیدائشی کھرب پتی نہیں تھا۔ آج کی کامیاب اور مقبول برانڈ پہننے والا کیمرہ GoPro کی تخلیق سے قبل سن 2000 میں وقتی طور پر اُبھرنے والی ویب سائٹ crazed ڈاٹ کام کے دوران وہ دو ابتدائی ان لائن پروجیکٹس میں بُری طرح ناکام ہوگیا تھا۔

ناکامی:

سب سے پہلے اس نے ایک ای کامرس ویب سائٹ Empowerall ڈاٹ کام تخلیق کی، جس کا محور نوجوان آبادی تھی۔ یہ ویب سائٹ سستی الیکٹرانک اشیا فروخت کرتی تھی۔ تاہم کمپنی کوئی منافع نہ کما سکی، لہٰذا اسے جلد ہی بند کر دیا گیا۔ مگر یہ ناکامی مستقبل کے اس ارب پتی کو کاروباری میدان سے نکال نہیں سکی۔ اس ناکامی نے اسے مزید محنت پر مہمیز کیا۔ لہٰذا 1999 میں اس نے فن بگ (FunBug) نامی ایک آن لائن مارکیٹنگ کمپنی قائم کی۔ یہ ویب سائٹ صارفین کو گھڑ دوڑ کی انعامی رقم میں حصہ دار بننے پر کیش پرائز جیتنے کے مواقع فراہم کرتی تھی۔ یعنی اس ویب سائٹ کا طریقہ کار کھیل کے ذریعے مارکیٹنگ کرنا تھا۔ یہاں تک کہ وہ مختلف سرمایہ کاروں سے 3.9 ملین ڈالر کے فنڈز حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا تھا۔ کمپنی ترقی کر رہی تھی، مگر 2001 تک نِک نے ایک بار پھر اپنی ناکامی کو تسلیم کیا۔

وہ جن کمپنیوں سے مارکیٹنگ کر رہا تھا ان کے ذریعے وہ اپنے صارفین بنانے میں ناکام رہا تھا، جن کی بنیاد پر منافع حاصل کیا جا سکتا تھا۔ یہاں دوسری بار ناکامی ہوئی اور چار ملین ڈالر کے نقصان کے بارے میں اس نے مشہور میگزین Forbes میں کچھ یوں کہا:

”میرا مطلب ہے ناکامی کوئی بھی پسند نہیں کرتا، مگر سب سے بری چیز یہ ہوئی تھی کہ میں نے اپنے سرمایہ کاروں کا پیسا کھو دیا تھا۔ اور یہ وہ لوگ تھے جو اس جوان لڑکے پر اعتماد کرتے تھے جو اپنے اس آئیڈیے کے بارے میں پُرجوش تھا۔ آپ اس سوال سے آغاز کر سکتے ہیں کہ کیا میرے آئیڈیاز واقعی اچھے ہوتے ہیں؟“

سبق:

دوسری کمپنی ڈوبنے کے بعد نِک سرفنگ کی ایک لمبی سیر کو چلا گیا۔ وہاں اس نے اپنے ذہن سے ناکامی اور مایوسی کی تمام تلچھٹوں کو صاف کیا۔ واپس آ کر اس نے کیمرے کے لیے ایک نئی قسم GoPro پر کام شروع کیا جنھیں پہنا جا سکتا تھا یا جو ایتھلیٹس اور مہم جو لوگ استعمال کر سکتے تھے۔

”مجھے خدشات تھے کہ اگر میں نے سخت محنت نہ کی تو FunBug کی طرح GoPro کا پروجیکٹ بھی رائیگاں جائے گا۔ اس بات نے میرے اندر ایک ہلچل پیدا کر دی تھی۔ میں خوف زدہ تھا کہ کہیں دوبارہ ناکام نہ ہو جاؤں، کیوں کہ میں نے مکمل طور پر کامیابی سے اپنی امیدیں وابستہ کر لی تھیں۔“

مسلسل ناکامیوں کا شکار رہنے والے نِک ووڈ کو GoPro نے دنیا کے کم عمر ترین ارب پتی افراد کی صف میں لا کھڑا کیا اور وہ امریکا کی سب سے تیزی سے ترقی کرتی ہوئی کیمرہ کمپنی کا مالک بن گیا۔

بِل گیٹس (Bill Gates)

پہلی کمپنی: Traf-O-Data

وجہ شہرت: ونڈوز، مائیکروسافٹ

آمدن: 72.7 بلین ڈالر

Xanadu 2.0 جسے بل گیٹس ہاؤس بھی کہا جاتا ہے، یہ ایک کمپیوٹرائزڈ رہائش گاہ ہے جس میں مہمانوں کو ایک مخصوص پن فراہم کی جاتی ہے جس سے ہر مہمان اپنی مرضی سے کسی بھی وقت درجہ حرارت، موسیقی اور روشنی کو اپنی پسند کے مطابق تبدیل کرسکتا ہے۔ ایسے گھر کا مالک اور دنیا کا امیر ترین آدمی بننے سے قبل بل گیٹس ایک ناکام کاروباری شخص تھا۔
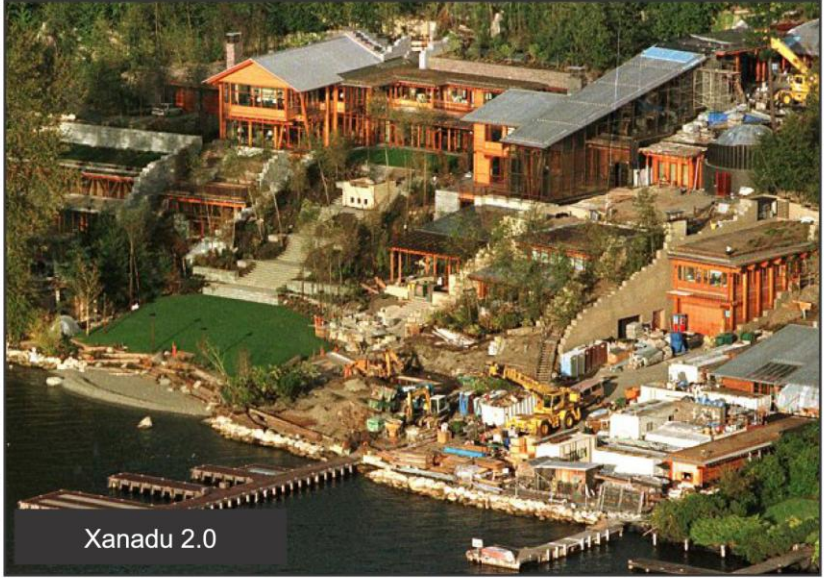
Xanadu 2.0

ناکامی:

اس کی پہلی کمپنی Traf-O-Data تھی، جس کا مقصد سڑکوں پر موجود ٹریفک کے کاؤنٹرز پر موجود خام مواد کو پڑھنا اور ٹریفک انجینئرز کے لیے رپورٹ تیار کرنا تھا۔ اس طرح کمپنی ٹریفک کی کارکردگی بہتر بناتے ہوئے سڑکوں کی بھیڑ ختم کرنے میں مدد فراہم کرتی۔

کمپنی کی پروڈکٹ Traf-O-Data 8008 ایک ایسی ڈیوائس تھی جو ٹریفک کے ٹیپ کو پڑھ اور ڈیٹا کو پروسیس کرسکتی تھی۔ ابتدا میں انھوں نے مقامی قصبے کو پروسیسنگ سروس فروخت کرنے کی کوشش کی تھی مگر ان کا پہلا مظاہرہ ہی ناکام ہوگیا۔ کیوں کہ مشین کام نہیں کرسکی تھی۔ بل گیٹس یہ دھچکا کبھی نہیں بھولا۔

سبق:

یہ تجربہ درحقیقت کیا تھا اور اسے بل گیٹس نے کس نظریے سے دیکھا، اس کا خلاصہ اس کے پارٹنر پاؤل ایلن (Paull Allen) نے کچھ یوں پیش کیا:

”اگرچہ Traf-O-Data کوئی بڑی کامیابی نہیں تھی، یہ اصل میں ہماری ایک طرح کی ٹریننگ تھی کہ چند سالوں بعد ہم مائیکروسافٹ کی پہلی پروڈکٹ بناسکیں۔“

اور وہ ہنسی خوشی اپنی کاروباری زندگی کے نشیب و فراز سے گزرتے رہے۔ وہ بڑی لگن سے محنت کرتے رہے اور آخرکار مائیکروسافٹ دنیا کی سب سے بڑی پرسنل کمپیوٹر سافٹ ویئر کمپنی بن کر اُبھری۔

اس طرح یہ جان کر ہم خود کو مایوسی کی فکروں سے دُور ہلکا پھلکا محسوس کرسکتے ہیں کہ دنیا کے امیر ترین انسان بھی کاروبار میں بڑی غلطیاں کرسکتے ہیں۔

سر جیمس ڈائی سن(James Dyson)

کمپنی: ڈائی سن

آمدن: تین بلین ڈالر

اکثر لوگ تخلیق کاروں کے بارے میں سوچتے ہیں کہ جیسے وہ پیدائشی موجد ہوتے ہیں، ان میں کچھ انوکھی قسم کی قابلیت و ذہانت ودیعت کردہ ہوتی ہے۔ ان کی جینیاتی بناوٹ ہم جیسے عام انسانوں سے ضرور مختلف ہوتی ہوگی لیکن حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے۔ موجد مصائب و مسائل سے گزر کر تخلیق پاتے ہیں۔ موجد زندگی کی چکی میں تجربوں سے پسے ہوتے ہیں۔

سر جیمز ڈائی سن کی کمپنی پچاس سے زائد ممالک میں بغیر بیگ والے ویکیوم کلینرز فروخت کرتی ہے اور دنیا بھر میں اپنی کامیابی کا لوہا منوا چکی ہے۔ اس کمپنی نے انھیں کھرب پتی بنا دیا۔ تاہم اس کامیاب ڈیزائن تک پہنچنے سے قبل انھیں متعدد بار ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

ناکامی:

حقیقت یہ ہے کہ اپنے اس کامیاب ڈیزائن سے قبل انھوں نے ویکیوم کے 5127 مختلف نمونے تیار کیے تھے۔ اور ان میں سے ہر ایک کو ''ناکام کوشش'' خیال کیا جا سکتا ہے۔ انھوں نے 1993 میں اپنے کامیاب ڈیزائن DC01 کی مارکیٹ میں فروخت سے قبل اپنی پروڈکٹ کو بہترین بنانے کے لیے پندرہ سال کا طویل عرصہ خرچ کیا تھا۔ یہ ویکیوم گردشی تقسیم (cyclonic separation) کے پیٹنٹ (patent) اصولوں پر کام کرتا ہے اس لیے اس میں بیگ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس ایجاد پر بہت وقت صرف ہوا۔

''ایسے اَن گنت مواقع آتے ہیں جب موجد کسی آئیڈیے کو ترک کرسکتا ہے اور ہمت ہار سکتا ہے۔'' جیمز ڈائی سن اپنے تجربے کے بارے میں کچھ یوں گویا ہوئے ''جب میں نے اپنی تخلیق کا پندرہواں ڈیزائن تیار کیا تب میرا تیسرا بیٹا پیدا ہو چکا تھا۔ جب نمونہ نمبر 2627 تیار ہوا تب میں اور میری بیوی اپنی ایک ایک پائی گن رہے تھے۔ نمونہ نمبر 3727 کے وقت میری بیوی اضافی آمدنی کے حصول کے لیے آرٹ پڑھا رہی تھی۔ یہ بہت مشکل وقت تھا۔
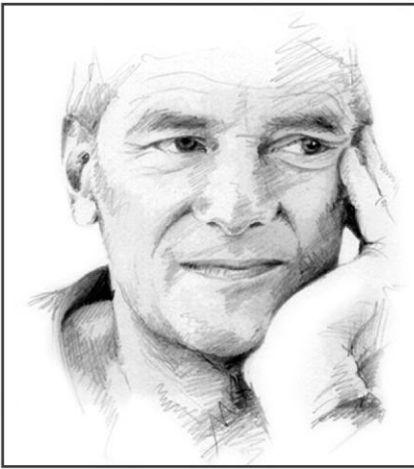
مگر ہر ناکامی مجھے مسئلہ حل کرنے کے قریب تر لے گئی۔''

ایسی ناکامیوں اور مشکلات کے باوجود مضبوطی سے اپنے کام میں ڈٹے رہنے کے بعد ڈائی سن ارب پتی کیوں نہ بنتا؟ قطع نظر اس کے کہ وہ کوئی دوسرا کاروبار بھی شروع کرتا، ہمیں اندازہ ہو جانا چاہیے کہ وہ اس میں ضرور کامیاب ہوتا چناں چہ کامیابی وہ شے ہے جو کسی بھی کام میں صرف لگن سے حاصل ہوتی ہے۔

سبق:

ہمیں جن لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے ان میں حقیقی موجد ہی سب سے زیادہ ناکام لوگ ہوتے ہیں۔ ناکامی ہی وہ واحد راستہ ہے جس کے ذریعے ہم کچھ نیا تخلیق کرسکتے ہیں۔ مگر حقیقی موجد اسے ''ناکامی'' بھی نہیں کہتے۔ جیسا کہ اس بارے میں تھامس ایڈیسن کا مشہور مقولہ ہے ''میں ناکام نہیں ہوا۔ میں نے محض ایسے دس ہزار طریقے معلوم کیے جو کارآمد نہیں تھے۔''

ڈائی سن کمپنی کا بنایا ہوا کلینر

اسٹیو جابز(Steve Jobs)

کمپنی: ایپل

آمدن: 10.2 بلین ڈالر

ہم سب اسٹیو جابز کو ایک کاروباری گُرو کے طور پر جانتے ہیں۔ آئی فون، آئی پیڈ، آئی پوڈ یا میک بُک جیسی بہترین فروخت ہونے والی پروڈکٹس کے پیچھے موجود ایک جینیئس کے طور پر مانتے ہیں۔ وہ وقت کا سب سے بااثر کاروباری شخصیت رہا ہے اور اسے ہماری ٹیکنالوجی کی دنیا کی بیداری کے ڈاونچی کے طور پر ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

24 فروری 1955ء کیلی فورنیا میں عبدالفتاح جندلی اور جوعین کارول کے ہاں پیدا ہوا۔ دونوں چونکہ شادی شدہ نہیں تھے اس لئے انہیں اپنا بچہ ایڈاپشن کے لئے پیش کرنا پڑا۔ بقول عبدالفتاح کہ جوعین کے گھر والے ان کے اس رشتے سے خوش نہیں تھے لہٰذا انہیں یہ قدم اٹھانا پڑا۔

اسٹیو جابز کو ایک غریب خاندان پال جابز اور کارلا جابز نے گود لے لیا۔ جابز کی ماں کارلا جابز نے اسے اسکول جانے سے پہلے پڑھنا سکھا دیا تھا لیکن وہ کبھی بھی پڑھائی میں اچھا نہیں تھا۔ اس کے ماں باپ نے اس کی حقیقی ماں سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے اچھے کالج میں پڑھائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے Reed کالج میں داخل کرایا گیا جس کا خرچہ کارلا اور ان کے شوہر پال جابز بمشکل تمام پورا کر پاتے تھے۔

اسٹیو جابز کا بچپن اور زیادہ تر جوانی کا عرصہ محرومیوں اور ذہنی دباؤ کا شکار رہا۔ اسے عدم توجہی کی وجہ سے کالج سے بھی نکال دیا گیا اور وہ در بدر کے دھکے کھانے پر مجبور ہو گیا۔ اس نے کئی معمولی نوکریاں کیں۔ حتیٰ کہ وہ ہندوؤں کے ایک مندر سے مفت کھانا بھی کھاتا رہا۔

1971ء میں اسٹیو جابز کے دوست Bill Fernandez نے اسے اپنے دوست Wozniak سے متعارف کروایا جس نے 1976ء میں تن تنہا Apple 1 کمپیوٹر تیار کر لیا تھا۔ یہی اسٹیو جابز کی ترقی کا آغاز تھا۔ اس کے بعد اسٹیو جابز نے کبھی پلٹ کر نہیں دیکھا اور وہ وقت بھی آ گیا جب کوک کی خالی بوتلیں جمع کر کے گزارا کرنے والا امریکا کے امیر ترین لوگوں میں شامل ہو گیا۔

اکتوبر 2003ء میں تشخیص ہوئی کہ اسے کینسر ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس نے ایپل میں اپنے روزمرہ کے کاموں سے ہاتھ نہیں کھینچا اور بالآخر 5 اکتوبر 2011ء کو اپنے گھر میں اس جہاں فانی سے کوچ کر گیا۔ اسٹیو کی پوری زندگی محنت اور مشقت سے بھری پڑی ہے۔ اس نے دنیا کو سکھایا کہ چھوٹے آدمی کو بڑے کام کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

ناکامی:

اسٹیو جابز اور اس کے پارٹنر اسٹیو وزنیک (Steve Wozniak) نے ایپل کمپنی میں اپنا پیسا اور وقت صرف کیا جو زیادہ موثر ثابت نہ ہوا اور ان کی بنائی گئی پروڈکٹ کے صرف 175 یونٹس فروخت ہو پائے۔ یہ شکست خوردہ ماحول تھا جس نے جابز کو اس کمپنی سے بے دخل کر دیا جو اس نے قائم کی تھی۔

''ناکامی ایک فیڈ بیک ہے'' کے اصول پر عمل پیرا ہوتے ہوئے جابز نے محنت جاری رکھی اور کچھ ہی عرصے میں ایک اور کمپنی Next قائم کی۔ یہ کمپنی بھی اپنے اختتام کو پہنچی۔ وجہ پروڈکٹ میں ہارڈ ویئر کا مسئلہ تھا۔ آخر کار اس کا سافٹ ویئر ڈویژن ایپل کمپنی کو فروخت کرنا پڑا اور جابز واپس اپنے نقطہ آغاز پر پہنچ گیا۔

سبق:

مگر اس بار مختلف تجربوں سے ایک نئے سانچے میں ڈھل کر، بے شمار ناکامیوں سے لیس جابز اب پہلے کی بہ نسبت کامیابی حاصل کرنے کے لیے زیادہ پُرعزم تھا۔ اور آخر کار اس کا والٹ ڈزنی، ہیولٹ اینڈ پیکارڈ (HP) اور اِنٹل جیسی کمپنی قائم کرنے کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا جو ایک زمانے تک راج کرے گی۔

اب ذرا ہم خود سے سوال کریں کہ......

''اگر اسٹیو ابتدائی ناکامیوں سے دلبرداشتہ ہو جاتا تو کیا ہوتا؟ اگر اسٹیو جابز اپنے مشن سے کنارہ کشی کر لیتا تو آج دنیا کتنی مختلف ہوتی؟''

رچرڈ برینسن (Richard Branson)

وِرجن گروپ (Virgin Group)

آمدن: 4.6 بلین ڈالر

رچرڈ برینسن کو "ناکامی کے اصولوں" پر یقیناً منافع ہوا ہے۔ اس نے اپنے کام کو اس عروج پر پہنچایا جہاں سے وہ دنیا کی مشہور کاروباری شخصیات میں سے ایک بن کر اُبھرا۔ وِرجن کی برانڈز دنیا کی مقبول ترین برانڈز میں سے ایک ہیں جس کا لوگوں پر بہت گہرا تاثر ہے۔ خصوصاً رچرڈ کی مقناطیسی شخصیت اور ٹی وی کے ایڈونچر کی وجہ سے۔

ناکامی:

اگر آپ رچرڈ سے اس کے لڑکپن میں ملتے تو آپ اس کی بعد کی کامیابیوں کا گمان نہیں کر سکتے تھے۔

برینسن مطالعے اور حساب میں کمزور تھا۔ اسے ہائی اسکول سے خارج کر دیا گیا تھا اور وہ یہ بات تسلیم کرنے میں فخر محسوس کرتا ہے کہ وہ ساری زندگی پڑھنے لکھنے سے معذور (Dyslexia) رہا۔ واقعی اگر ہم قیاس کرتے تو ایک Dyslexia شخص، پوری دنیا کا میڈیا آئی کن اور کھرب پتی عوام دوست انسان کے طور پر ہماری پہلی چوائس میں ہرگز نہیں ہوتا۔

مگر یہ آدمی اپنی درخشاں شخصیت اور 59 سال کی دھوپ میں سنہری ہو جانے والے بالوں کے ساتھ 400 کمپنیوں کا موروثی مالک نہیں تھا۔ اس کی پہلی کاروباری کوشش ایک طلبہ کا رسالہ تھا جو اس نے سولہ برس کی عمر میں شروع کیا تھا۔ حیرت انگیز بات یہ تھی کہ اس رسالے نے برطانیہ کے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے کچھ مسائل پیدا کر دیے تھے۔ اپنے رسالے میں veneral

بیماریوں کے علاج وٹوٹکے چھاپنے کے نتیجے میں رچرڈ جیل جاتے جاتے بچا تھا۔

مگر یہ سلسلہ یہاں ختم نہیں ہوا۔ اس کی وِرجن ریکارڈ دکانوں کے خرچ و آمدن کے درمیانی مسئلے میں پھنسنے کی وجہ سے وہ دوبارہ سلاخوں کے پیچھے جاتے جاتے بچا۔ اس بار معاملہ اور بھی سنجیدہ تھا، ٹیکس سے بچنے کا معاملہ۔ ایک رات حوالات میں گزارنے کے بعد جب مدعی کو 60,000 پاؤنڈ کی بھاری رقم ادا کی گئی تو اس کی گلوخلاصی ہوئی۔

وہ یاد کرتا ہے کہ اس تجربے کا اس پر بڑا اثر ہوا۔

> "میں نے نے خود سے عہد کیا کہ میں آیندہ ایسا کوئی کام نہیں کروں گا جس کی وجہ سے مجھے جیل جانا پڑے اور نہ کوئی اس قسم کا کاروبار جس سے مجھے خفت کا سامنا کرنا پڑے۔"

تاہم اس کی پوری زندگی میں ناکامی کا سفر بھرپور طریقے سے جاری رہا۔ وِرجن کولا (جس کے لیے اس نے ٹائمز اسکوائر پر ایک ٹینک بھی چلایا تھا)، وِرجن وائی، وِرجن ڈیجیٹل سب ناکام ہو گئے۔ اور ایک طویل عرصے تک یہ فہرست چلتی رہی۔

سبق:

ہمارا خیال ہے کہ برینسن کو کاروباری حلقے کا بادشاہ کہا جا سکتا ہے۔ اس کی تعریف کے مطابق "ناکامی سے سیکھیں۔ اگر آپ تاجر ہیں اور آپ کا پہلا کاروبار کامیاب نہیں ہوا تو اس حلقے میں خوش آمدید۔"

خلاصہ کلام

”ناکامی بہترین اُستاد ہے۔“

درحقیقت زیادہ تر لوگ جو ہم رسالے Forbes کے دنیا کے امیر ترین لوگوں کی فہرست میں دیکھتے ہیں انھیں یہاں تک پہنچنے کے لیے رِسک لینے پڑتے ہیں۔ جس کا مطلب تقریباً ناکامی ہوتا ہے۔ ہم بڑی آسانی سے امیروں پر یہ فقرے چست کر دیتے ہیں کہ یہ انھوں نے آسانی سے حاصل کر لیا ہوگا...... یہ ان کی والدین کی وجہ سے ہے...... یہ خوش قسمت تھے...... یہ غالباً خفیہ تنظیمیں یا دنیا میں تبدیلی لانے والے مافیا کے کام ہیں...... یا شاید کسی غیر زمینی مخلوق کا قبضہ ہے وغیرہ۔

ہمارے پاس ایسی درجنوں وجوہات ایجاد کر لی جائیں گی جن سے کسی نہ کسی طرح ہم ایسے لوگوں کی کامیابی کو ”خوش قسمتی“ یا ”معلومات کے خصوصی حصول“ سے منسلک کر دیتے ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے سو امیر ترین افراد میں سے 73 نے یہ مقام اپنی محنت سے حاصل کیا ہے۔ اس بات میں کوئی سازش نہیں ہے بلکہ یہ ایک نشریاتی و اشاعتی ادارے Bloomberg کی پیش کردہ حقیقت ہے۔

یہ خوددار (Self made) ارب پتی افراد وہ تمام بنیادی اور اہم معلومات اپنی زندگیوں میں شامل کرتے ہیں جو باقی تمام لوگوں کو بھی حاصل کرنا چاہیے۔ ان لوگوں نے وہ سب کیا جس کے بارے میں لوگ صرف پڑھتے ہیں۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جاننا اور عمل کرنا دو مختلف چیزیں ہیں، جبکہ کامیابی اور ناکامی اس درجے مماثل ہیں کہ یہ دونوں چکر دار زینے ہیں۔ ایک بار چڑھ گئے تو عملی قوت آپ کو جاری رکھے گی اور اس عمل میں کچھ سرگرانی (dizziness) شامل کر دے گی۔ ہمیں ناکامی کی سیڑھی پر اسے ایک فیڈ بیک کے طور پر دیکھنا چاہیے ورنہ اس کا راستہ سطح سے بھی نیچے چلا جاتا ہے اور یہ ہمیں گہرائی میں اُتارتی جائے گی اور آخر کار ہمیں بالکل برباد کر چھوڑے گی۔

اب ہمیں خود سے ضرور یہ سوال کرنا چاہیے:

”اگلی بار ناکامی مقدر بنے تو کیا کرنا چاہیے......شکست تسلیم کرنی چاہیے یا اگلا کھرب پتی بننا ہے؟“

☆☆☆

ٹویٹر پر خودکار طریقے سے ڈیلیٹ ہوجانے والی ٹیوٹس کریں

www.efemr.com

#5m efemr #2h

efemr is a web and mobile app to post time-limited messages on Twitter

Just connect your Twitter account and add a Minute/Hour Hashtag e.g. #5m for 5mn, or #1h for 1 hour, etc... depending on how long you want your tweet to stay visible to the public

اس ویب سائٹ کی مدد سے آپ ٹوئٹر پر خودکار طریقے سے ڈیلیٹ ہوجانے والی ٹیوٹس کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ چاہتے ہیں کہ ٹوئٹر پر کچھ پوسٹ کریں لیکن وہ پانچ منٹ یا ایک گھنٹے کے بعد خود کار طریقے سے حذف ہوجائے تو یہ اس ویب سائٹ کے ذریعے ممکن ہے۔

اس ویب سائٹ پر جا کر اپنے ٹوئٹر اکاؤنٹ سے لاگ اِن ہوجائیں۔ لاگ اِن کرنے کے بعد اس ویب سائٹ کو آپ کا ٹوئٹر اکاؤنٹ استعمال کرنے کی اجازت دینی ہوگی۔ یہ اجازت دینے کے بعد ٹوئٹر کمپوز کرنے کا باکس موجود ہوگا۔

اب آپ یہاں جو ٹویٹ کرنا چاہیں ٹائپ کریں۔ دورانیہ سیٹ کرنے کے لیے آپ کو ہیش ٹیگ استعمال کرنا پڑے گا۔

فرض کریں ہم یہاں ایک ٹویٹ ٹائپ کرتے ہیں:

This tweet will self destruct in #2m

ہیش ٹیگ کے ساتھ لکھا 2m دو منٹ کی نمائندگی کر رہا ہے۔ جبکہ گھنٹے کے لیے h استعمال ہوگا یعنی #1h۔ مقرر کردہ وقت پورا ہونے کے بعد یہ ٹویٹ خودکار طریقے سے ختم ہوجائے گی۔

یہ ویب سائٹ بالکل [illegible]ط ہے۔ یہ آپ کے ٹوئٹر اکاؤنٹ کو بالکل بھی غیر ضروری استعمال نہیں کرتی اور نہ ہی آپ کا پاس ورڈ نوٹ کیا جاتا ہے۔

Tweets

Alamdar @alamdar 17s
This tweet will self destruct in #2m
Expand

مفت ٹولز کی مدد سے اپنے حساس ڈیٹا کو مکمل طور پر خذف کیجئے!

جب کوئی فائل ڈیلیٹ کی جاتی ہے، وہ ہارڈ ڈسک سے مکمل طور پر حذف نہیں ہوتی۔ بلکہ ونڈوز سمیت کئی آپریٹنگ سسٹم وقت بچانے کے لئے ڈیٹا کو ڈیلیٹ کرنے کے بجائے اس ڈیٹا کو نشان زد کردیتے ہیں کہ اسے ڈیلیٹ کر دیا گیا تھا۔ یہ نشان ذدہ اسپیس بھی خالی ہی تصور ہوتا ہے۔ ضرورت پڑنے پر آپریٹنگ سسٹم اس اسپیس کو بھی ڈیٹا محفوظ کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔

لیکن چونکہ ڈیٹا نشان ذد کیا گیا ہے نہ کہ ڈیلیٹ، اس لئے اس ڈیٹا کو عام دستیاب سافٹ ویئر ٹولز کی مدد سے بہ آسانی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ عام حالات میں تو یہ قابل قبول ہے لیکن اگر ڈیٹا انتہائی حساس نوعیت کا ہو تو اسے کلی طور پر حذف کرنا ضروری ہے بصورت دیگر وہ کسی کے ہاتھ بھی لگ سکتا ہے۔ انٹرنیٹ پر لوگوں کی نجی تصاویر اور ویڈیوز کا جو ذخیرہ موجود ہے، اس میں اکثر اسی طرح سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہم اس مضمون میں کچھ ٹولز کے بارے میں آگاہ کریں گے جو کسی بھی ڈیٹا کو ہارڈ ڈسک سے مکمل طور پر مٹا دیتے ہیں۔ خوش قسمتی سے یہ ٹولز مفت دستیاب ہیں اور انہیں انٹرنیٹ سے بہ آسانی ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے۔

اریزر (Eraser)

اس سافٹ ویئر کو درج ذیل ربط سے ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے:

http://eraser.heidi.ie/download.php

اس سافٹ ویئر کی خاص بات یہ ہے کہ یہ ونڈوز ایکسپلورر کے ساتھ منسلک

ہوجاتا ہے اور رائٹ کلک مینو میں اس کے آپشنز شامل ہوجاتے ہیں۔ اس طرح جب کسی فائل یا فولڈر کو ڈیلیٹ کرنا مقصود ہوتا ہے تو اس پر رائٹ کلک کر کے Erase کے تحت موجود Erase یا Erase on restart کے آپشن پر کلک کردیں۔ Erase کا آپشن منتخب کرنے کی صورت میں یہ سافٹ ویئر ڈیٹا کو فی الفور ڈیلیٹ کرنے کی کوشش کرے گا تاہم ہر بار اسے کامیابی نہیں ملتی۔ بعض فائلز جو ونڈوز کے زیر استعمال ہوں، انہیں یہ سافٹ ویئر خذف نہیں کر پاتا۔ ایسی صورت میں Erase on restart کا آپشن منتخب کریں تا کہ اگلی بار جب کمپیوٹر ری اسٹارٹ ہو تو یہ سافٹ ویئر ڈیٹا کو ڈیلیٹ کردے۔

اریزر ونڈوز کے تمام ورژنز کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے اور اسے لاکھوں لوگ استعمال کرتے ہیں۔ چونکہ یہ اوپن سورس ہے اس لئے اسے کئی دوسرے سافٹ ویئر میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔

سی سی کلینر

ہارڈ ڈسک سے ڈیٹا کو مکمل طور پر حذف کرنے کا دوسرا طریقہ بھی بے حد آسان ہے۔ اس کے لئے سب سے پہلے بالکل عام طریقے سے ڈیٹا/ فائلز کو ڈیلیٹ کیجئے اور ری سائیکل بن کو بھی خالی کردیں۔ اس کے بعد آپ کو سی سی کلینر درکار ہوگا۔ اسے بھی درج ذیل ربط سے بالکل مفت ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے۔

http://www.piriform.com/ccleaner

سی سی کلینر کے ٹولز میں ایک ٹول Drive Wiper کے نام سے موجود ہے۔ اسے ٹول کے ذریعے ہارڈ ڈسک پر موجود وہ ڈیٹا جسے خذف شدہ نشان ذد کیا گیا ہے، کو مکمل طور پر خذف کر دیتا ہے۔

سی سی کلینر اور اریزر دونوں ایک ہی طریقہ کار استعمال کرتے ہیں، یعنی نشان ذدہ اسپیس پر بار بار مختلف (اور بیکار) ڈیٹا لکھنا۔ اس طرح اصل ڈیٹا ناقابل شناخت ہوجاتا ہے۔

یوٹورینٹ سے اشتہارات ہٹائیں

یوٹورینٹ جو کہ ٹورینٹس ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے ایک مشہور ومعروف پروگرام ہے۔ پہلے یہ پروگرام ایڈفری ہوا کرتا تھا یعنی اس میں کسی قسم کے اشتہارات نہیں دکھائے جاتے تھے، لیکن کچھ ہی عرصے پہلے اس میں اشتہار دکھانے شروع کر دیے گئے ہیں۔ ہم تو ہمیشہ براؤزرز میں بھی ''ایڈ بلاک'' پلگ اِن کا مشورہ دیتے ہیں تاکہ فالتو قسم کے اشتہارات کی بجائے صرف کام کا مواد نظر آئے اس لیے یوٹورینٹ میں بھی یہ اشتہارات ہمیں گوارہ نہیں۔

یوٹورینٹ سے ان اشتہارات کا صفایا کرنے کے لیے Options پر کلک کرکے Preference منتخب کرلیں۔

پریفرینسز کی ایپلٹ کھل جائے گی۔ بائیں طرف موجود لسٹ میں سب سے آخری آپشن Advanced پر کلک کریں۔ کافی سارے ایڈوانسڈ آپشنز کھل جائیں گے۔ یہاں فلٹر بار میں off لکھیں۔ دراصل ہمیں یہاں درج ذیل دو آپشنز کو تلاش کرنا ہے جو آف لکھنے سے سامنے آجائیں گے:

offers.left_rail_offer_enabled

offers.sponsored_torrent_offer_enabled
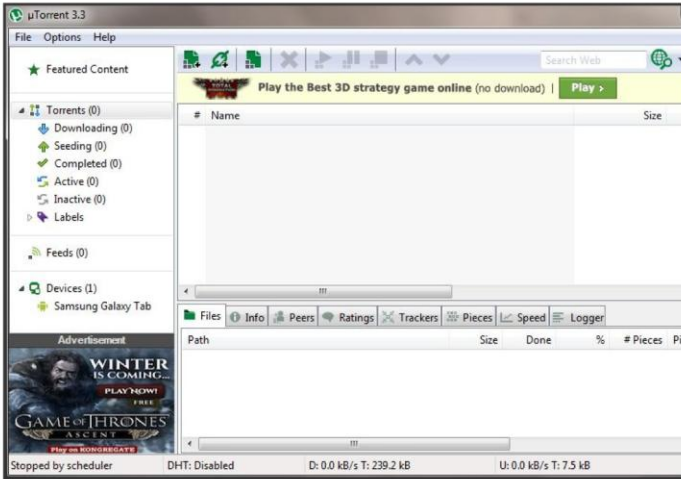
آپ دیکھیں گے کہ دونوں کی ویلیو True سیٹ ہے۔ ان دونوں کی ویلیو پر ڈبل کلک کریں تو یہ False ہو جائے گی۔ یہ تبدیلی کرنے کے بعد OK پر کلک کرکے اسے بند کر دیں۔

تبدیلی کو اثر انداز کرنے کے لیے یوٹورینٹ کو ایک دفعہ بند کرکے چلانا ہوگا۔ فائل مینو میں Exit کے آپشن کے ذریعے یوٹورینٹ کو بند کرنے سے ہی یوٹورینٹ مکمل طور پر بند ہو گا۔ اگلی دفعہ آپ جب اسے کھولیں گے تو کسی قسم کا کوئی اشتہار اس میں موجود نہیں ہوگا۔

گوگل ہینگ آؤٹ میں گرافکس اوورلے شامل کریں

ویڈیو کانفرنس کالز کرنے کے لیے گوگل پلس پر موجود گوگل ہینگ آؤٹ ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اس میں دیگر ایپلی کیشنز شامل کر کے اس کا استعمال اور بھی بہترین بنایا جاسکتا ہے۔ مثلاً یوٹیوب کی ایپلی کیشن شامل کرنے سے ہینگ آؤٹ کو براہ راست دنیا کی سب سے بڑی وڈیو شیئرنگ ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ ہینگ آؤٹ کو آپ سادہ سا وڈیو چیٹ مت سمجھیں، اس میں ایپلی کیشنز کی شمولیت نے اسے اس سے بڑھ کر پُرکشش بنادیا ہے۔

ہینگ آؤٹ میجکس (HangoutMagix)، ہینگ آؤٹ ٹول باکس ایپلی کے ساتھ کام کرتی ہے۔ اس کی مدد سے آپ اپنی وڈیو کو ایک نئی شکل دے سکتے ہیں۔ بالکل ایسے جیسے آپ کسی ٹی وی چینل پر انٹرویو دے رہے ہوں۔ دراصل اس ویب سائٹ کے ذریعے آپ ایک گرافکس اوور (Graphics Overlay) لے یا کہہ لیں کہ cover تیار کر کے اسے اپنی وڈیو میں شامل کر سکتے ہیں۔ اور کام انتہائی آسان ہے، اس میں ذرا بھی دشواری نہیں۔

Alamdar Hussain
Editor Montly COMPUTING
LIVE!

اس کام کے لیے سب سے پہلے ہینگ آؤٹ میجکس کی ویب سائٹ پر جائیں:

http://hangoutmagix.com

یہاں آپ کو ایک سیمپل تصویر نظر آرہی ہوگی۔ نام کے ٹیکسٹ پر کلک کر کے اپنا نام ٹائپ کر دیں۔ اس طرح نیچے ڈسکرپشن بھی لکھ دیں۔ نیچے موجود اسٹائل کے آپشن سے آپ اس اسٹرپ کا اسٹائل بدل سکتے ہیں۔ دائیں طرف کونے میں آپ چاہیں تو لوگو یعنی LIVE یا دیگر موجود لوگوز استعمال کر سکتے ہیں، اس کے علاوہ اپنا

لوگ بھی اَپ لوڈ کر سکتے ہیں۔ گرافکس تیار ہونے کے بعد ڈاؤن لوڈ کے بٹن پر کلک کر کے اسے ڈاؤن لوڈ کر لیں۔
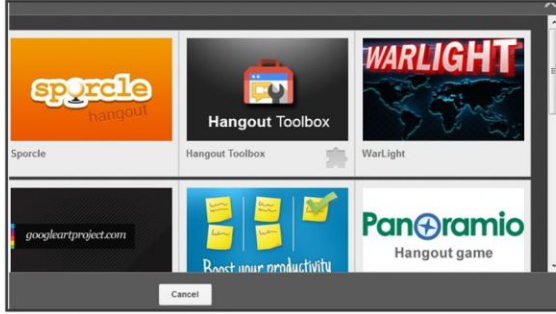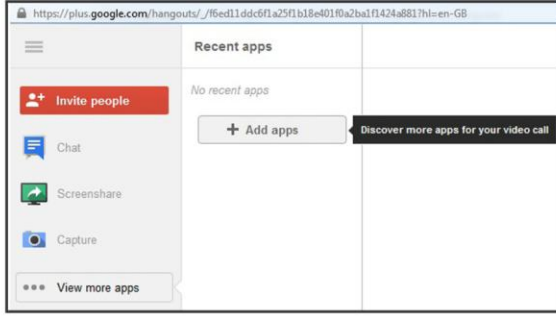
اب باری آتی ہے اسے اپنے ہینگ آؤٹ میں شامل کرنے کی تو اس کے لیے گوگل پلس پر کوئی ہینگ آؤٹ شروع کریں۔ دائیں طرف موجود "ویو مور ایپس" پر کلک کرتے ہوئے "ایڈ ایپ" کو منتخب کر لیں۔ یہاں موجود "Hangout Toolbox" کو انسٹال کر لیں۔ یہ ایپلی کیشن ایکٹی ویٹ ہوتے ہی دائیں طرف اس کے آپشنز نظر آنا شروع ہو جائیں گے۔
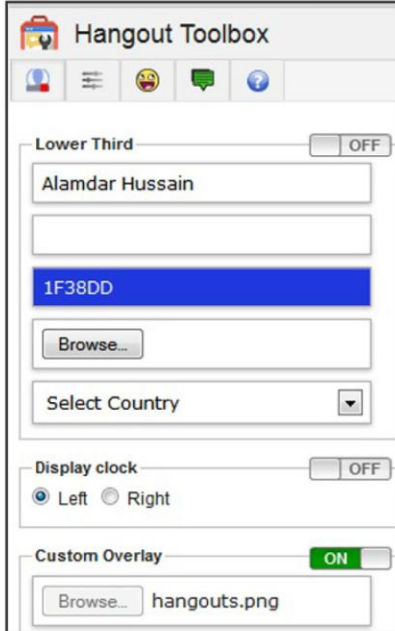
Custom overlay کے نیچے موجود براؤز کے بٹن پر کلک کر کے اپنی تیار گرافکس کو منتخب کر لیں اور کسٹم اوورلے کو آن کر کے دیکھیں۔ آپ کی تیار کردہ گرافکس آپ کی وڈیو میں شامل ہو جائے گی۔

ریموٹ ایکسس بذریعہ گوگل ہینگ آؤٹ

ویڈیو چیٹ اپلی کیشنز اور سروسز اگر فائلیں ٹرانسفر کرنے اور چیٹ میں مزید لوگوں کو شامل کرنے کی سہولت نہیں دیتیں تو یہ زیادہ کارآمد ثابت نہیں ہوتیں۔ اس کے علاوہ ان میں ڈیسک ٹاپ شیئر کرنے کی سہولت بھی ہونی چاہیے، تاکہ دوسروں کے کمپیوٹر کے مسائل حل کیے جاسکیں۔ گوگل پلس کے صارفین کے لیے اچھی خبر یہ ہے کہ یہ فیچر گوگل ہینگ آؤٹ میں بھی موجود ہے۔

گوگل ہینگ آؤٹ جو کہ گوگل پلس کی چیٹ سروس ہے جیسے کہ جی میل اِن باکس میں چیٹ کی جاتی ہے۔ گوگل ہینگ آؤٹ میں ویڈیو کانفرنس بھی کی جاسکتی ہے۔

گوگل ہینگ آؤٹ کے ذریعے ریموٹ ڈیسک ٹاپ ایکسس حاصل کرنے کے لیے کوئی ہینگ آؤٹ شروع کریں۔ بائیں طرف موجود ''ویو مور ایپس'' پر ماؤس لا کر ایڈ نیو ایپ کا آپشن منتخب کریں۔

یہاں موجود ''ریموٹ ایکسس'' اپلی کیشن کو انسٹال کر لیں۔ انسٹالیشن کے بعد یہ ایپلی بائیں طرف موجود دیگر انسٹال اپلی کیشنز کے ساتھ نظر آنا شروع ہوجائے گی۔ اسے استعمال کرنے کے لیے اس پر کلک کریں، پہلے کھلنے والے پاپ اَپ کو نظر انداز کر دیں۔ اس کے بعد ہینگ آؤٹ ممبر کے بارے میں پوچھا جائے گا جسے آپ یہ ایکسس دینا چاہتے ہیں یا اس کے سسٹم کا ایکسس لینا چاہتے ہیں۔ یاد رہے کہ دوسری طرف بھی ہینگ آؤٹ میں یہ اپلی کیشن انسٹال ہونی چاہیے۔

جب آپ اپنے سسٹم کا ایکسس دے رہے ہوں گے تو نیلے رنگ کی بار ظاہر ہوگی جس پر Accept اور Decline دونوں بٹنز موجود ہوں گے۔ Accept کرنے پر ہینگ آؤٹ میں موجود تمام ممبرز آپ کے سسٹم کا ڈیسک ٹاپ دیکھ سکیں گے۔ اس طرح اگر ایک کمپیوٹر میں کوئی خرابی دُور کرنی ہو تو سبھی لوگ مدد کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ فیچر کو تعلیمی مقاصد اور کلاسز وغیرہ دینے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

☆☆☆
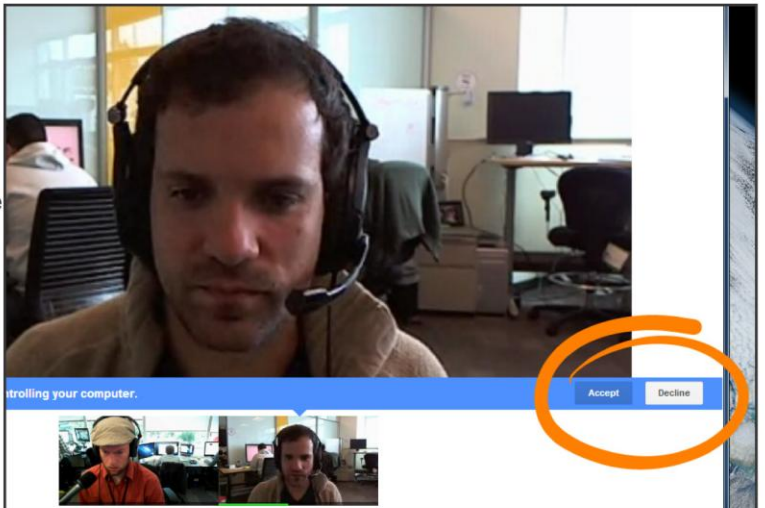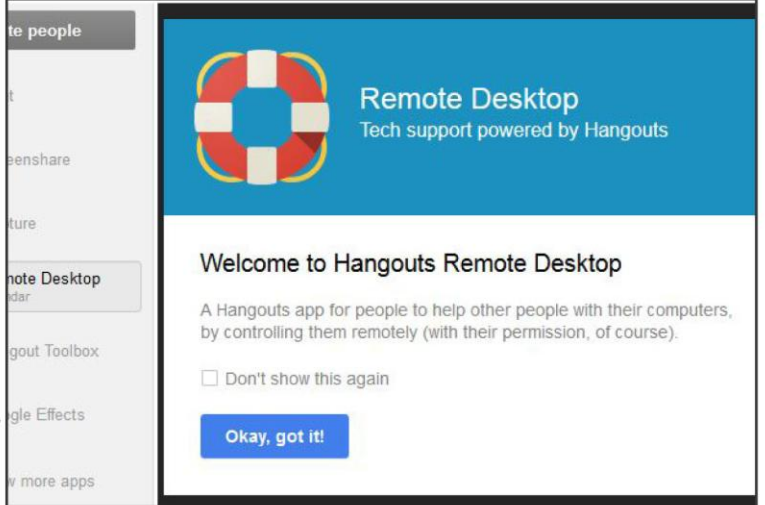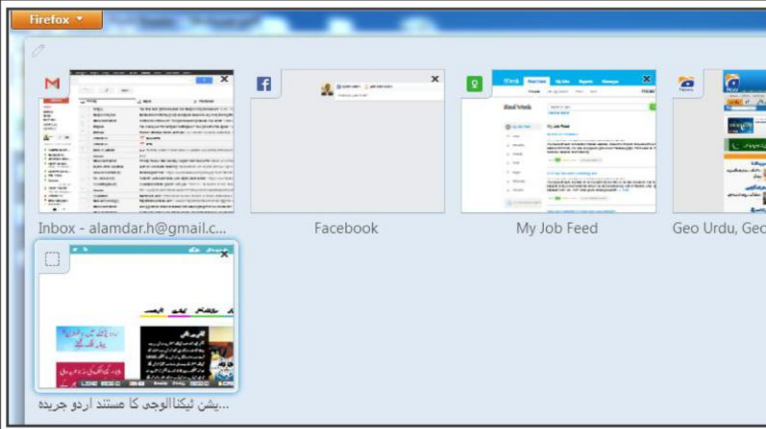
ٹیبز کو آئی کنز میں بدلیں

یہ ٹپ فائرفوکس استعمال کرنے والوں کے لیے ہے۔ فائرفوکس میں چند ٹیبز کھول کی بورڈ سے Ctrl+Shift+E پریس کریں۔ تمام ٹیبز آئی کنز میں بدل جائیں گے۔ اب جس ٹیب کو کھولنا ہو اس پر کلک کریں اور سامنے آجائے گا۔ یا اوپری دائیں طرف کونے میں موجود بٹن پر کلک کر کے اس موڈ سے باہر آسکتے ہیں۔

جی میل میں بغیر فارمیٹنگ کے ٹیکسٹ کاپی کریں

جی میل اس وقت بلاشبہ نمبرون ای میل سروس ہے۔ جی میل میں ای میل کمپوز کرتے ہوئے اگر آپ کہیں سے ٹیکسٹ کاپی کر کے اس میں پیسٹ کریں تو یہ اس کی تمام تر فارمیٹنگ کو بھی ساتھ لے آتا ہے۔ اس جھنجٹ سے بچنے کے لیے ظاہر ہے ہم پہلے ٹیکسٹ کو نوٹ پیڈ میں پیسٹ کرتے ہیں۔

اس مسئلے سے بچنے کا ایک بہت ہی آسان حل موجود ہے۔ جب بھی آپ کوئی ایسا ٹیکسٹ پیسٹ کرنے لگیں تو پیسٹ کی کمانڈ Ctrl+V پریس کرنے سے پہلے Shift کا بٹن بھی دبا کر رکھیں۔ اس آسان ٹپ کی بدولت آپ جی میل پلین ٹیکسٹ استعمال کرنے سے باآسانی بچ سکتے ہیں۔

سسٹم پر انسٹال تمام سافٹ ویئرز کی لسٹ حاصل کریں

فرض کریں کبھی آپ کو ضرورت پڑتی ہے کہ سسٹم پر انسٹال تمام سافٹ ویئرز کی لسٹ بنائی جائے تو اس کام کے لیے آپ کو کسی اضافی سافٹ ویئر کی ضرورت نہیں۔ بلکہ یہ کام ایک آسان کمانڈ سے کیا جاسکتا ہے۔ ونڈوز پاورشیل کھول کر اس میں درج ذیل کمانڈ ٹائپ کریں:

```
Get-WmiObject -Class Win32_Product | Select-Object -Property Name
```

یہ کمانڈ آپ کے سسٹم پر انسٹال تمام سافٹ ویئرز کی لسٹ آپ کو دکھائے گی۔ اگر آپ اس لسٹ کو ٹیکسٹ فائل میں ایکسپورٹ کرنا چاہتے ہیں تو یہ کمانڈ استعمال کریں:

```
Get-WmiObject -Class Win32_Product | Select-Object -Property Name > C:\PCapps.txt
```

```
File  Edit  Format  View  Help
Microsoft Office OSM UX MUI (English) 2013
Microsoft InfoPath MUI (English) 2013
Microsoft Access MUI (English) 2013
Microsoft Office Shared Setup Metadata MUI (English) 2013
Microsoft Excel MUI (English) 2013
Microsoft Office Shared 64-bit Setup Metadata MUI (Englis
Microsoft Access Setup Metadata MUI (English) 2013
Microsoft PowerPoint MUI (English) 2013
Microsoft Publisher MUI (English) 2013
Microsoft Outlook MUI (English) 2013
Microsoft Office 64-bit Components 2013
Microsoft Office Shared 64-bit MUI (English) 2013
Microsoft Groove MUI (English) 2013
```

اس سے سی ڈرائیو میں پی سی ایپس کے نام سے ایک ٹیکسٹ فائل بن جائے گی جس میں یہ ساری تفصیلات موجود ہوں گی۔

یہ ٹپ اس صورت میں صحیح کارآمد ثابت ہوتی ہے جب آپ نے دو سسٹمز پر انسٹال سافٹ ویئرز کا موازنہ کرنا ہو۔ ٹیکسٹ فائل سے باآسانی پتا چل سکے گا کہ کس سسٹم میں کون سا سافٹ ویئر موجود نہیں۔ اس کے علاوہ ونڈوز کی نئی انسٹالیشن سے پہلے اپنے انسٹال سافٹ ویئرز کی لسٹ حاصل کرنا لینا بھی بعد میں بہت کام آتا ہے۔

☆☆☆

گوگل کلاؤڈ پرنٹ کیسے استعمال کریں؟

کیا یہ بات شاندار نہیں ہوگی کہ آپ کہیں بھی رہتے ہوئے کسی بھی ڈیوائس (ڈیسک ٹاپ، فون، ٹیبلٹ) سے اپنے کسی بھی پرنٹر سے پرنٹ نکال سکیں؟

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ یہ کیسے ممکن ہے؟ ''گوگل کلاؤڈ پرنٹ'' سے یہ بالکل ممکن اور پرنٹنگ کے لیے بہترین طریقہ ہے۔

کلاؤڈ کمپیوٹنگ کے بارے میں تفصیلی آرٹیکل آپ کمپیوٹنگ میں پڑھ چکے ہوں گے۔ نیٹ ورک/ انٹرنیٹ کے ذریعے کسی ہارڈ ویئر یا سافٹ ویئر تک مختلف افراد کو رسائی کی سہولت فراہم کرنا کلاؤڈ کمپیوٹنگ کہلاتا ہے۔

گوگل نے کلاؤڈ پرنٹ کی سہولت دے کر کلاؤڈ کمپیوٹنگ کے میدان میں ایک اہم پیش قدمی کی۔ گوگل کلاؤڈ پرنٹ کے ذریعے آپ اپنے گھر یا دفتر کے پرنٹر کو ویب سے منسلک کر سکتے ہیں اور پھر آپ دنیا میں کہیں بھی رہتے ہوئے اپنی دستاویزات کو پرنٹ کرنے کے لیے اُن پرنٹرز کو استعمال کر سکتے ہیں۔ گویا آپ کہیں بھی موجود ہوں اور کسی فائل کو پرنٹ کرنا چاہتے ہیں تو آپ اپنے کلاؤڈ پرنٹر کو استعمال کریں گے اور یوں آپ کے گھر یا دفتر کے پرنٹر سے اُس فائل کا پرنٹ نکل آئے گا۔

کلاؤڈ پرنٹ کا کیا فائدہ؟

کمپیوٹر پر کام کرنا پہلے سے سہل ترین ہوتا جا رہا ہے۔ کلاؤڈ پرنٹ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ ایک دفعہ اگر آپ جان جائیں کہ یہ کیسے کام کرتا ہے اور اسے کنفیگر کر لیں تو آپ کئی قسم کی دشواریوں سے آزاد ہو کر براہ راست اپنے موبائل اور ٹیبلٹ سے بھی پرنٹس نکال سکیں گے۔ مزیدار بات یہ ہے کہ اس کے لیے یہ قطعی ضروری نہیں کہ آپ کے پاس کلاؤڈ پرنٹنگ کی سپورٹ کا حامل پرنٹر موجود ہو۔

دوسرے الفاظ میں آپ اسے یوں سمجھ سکتے ہیں اگر آپ اپنے اینڈرائیڈ فون پر کوئی ڈاکیومنٹ دیکھ رہے ہیں اور اسے پرنٹ کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو کیا کرنا ہو گا؟ سب سے پہلے آپ اسے فون سے کمپیوٹر میں ٹرانسفر کریں گے۔ دوسرا طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ آپ اسے اپنے ڈراپ باکس اکاؤنٹ میں اپ لوڈ کریں گے، پھر کمپیوٹر پر ڈراپ باکس سے ڈاؤن لوڈ کر کے اس فائل کو پرنٹ کرنے کے قابل ہوں گے۔

جبکہ ''گوگل کلاؤڈ پرنٹ'' آپ کو یہ سہولت دیتا ہے کہ آپ دنیا میں کہیں بھی ہوں، اپنے پرنٹر پر پرنٹ بھیج سکتے ہیں۔

سسٹم کے ساتھ منسلک پرنٹر سے پرنٹ نکالنا ایک کلک کی مار ہوتا ہے، ''گوگل کلاؤڈ پرنٹ'' یہی آسانی آپ کے لیے لایا ہے لیکن نئے طریقے سے۔

اس کے لیے مجھے کیا کیا چاہیے ہوگا؟

گوگل کلاؤڈ پرنٹ حاصل کرنے کے لیے آپ کو تین بنیادی چیزوں کی ضرورت ہوگی:

کلاؤڈ پرنٹر کوڈیک ہیرو 5.1

☆ ایک گوگل اکاؤنٹ

☆ ایک کمپیوٹر جس کے ساتھ پرنٹر منسلک ہو اور اس پر کروم براؤزر انسٹال ہو

☆ ایک ڈیوائس جس سے آپ پرنٹ بھیج سکیں (مثال کے طور پر اینڈرائیڈ فون، آئی او ایس ڈیوائس، لیپ ٹاپ یا ٹیبلٹ)

ان تمام چیزوں کو جو چیز جوڑے رکھتی ہے وہ ہے آپ کا گوگل اکاؤنٹ اور کلاؤڈ پرنٹ سرور۔ مارکیٹ میں نئے آنے والے پرنٹرز اب کلاؤڈ پرنٹنگ کی سہولت رکھتے ہیں۔ کون کون سے پرنٹرز یہ صلاحیت رکھتے ہیں یہ جاننے کے لیے آپ یہ لسٹ ملاحظہ کر سکتے ہیں:

http://goo.gl/jVdGq

اگر آپ کے پاس پہلے ہی کلاؤڈ پرنٹر موجود ہے تو آپ کو پرنٹ سرور کی ضرورت نہیں۔ پرنٹ سرور وہ کمپیوٹر ہوتا ہے جس کے ساتھ پرنٹر منسلک ہو۔ اس کمپیوٹر کو بذریعہ فون یا ٹیبلٹ فائل بھیجی جاتی ہے اور وہ اسے پرنٹ کرتا ہے۔

اگر آپ کے پاس کلاؤڈ پرنٹر موجود نہیں تو پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ آپ اپنے ڈیسک ٹاپ کمپیوٹر کو اس کام کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اس پر کروم براؤزر انسٹال ہونا چاہیے، اس کے ساتھ ایک پرنٹر منسلک ہونا چاہیے اور کمپیوٹر کا انٹرنیٹ سے کنیکٹ ہونا بھی ضروری ہے۔

سب سے آخر میں آپ کو ایک ڈیوائس درکار ہوتی ہے جسے آپ کلاؤڈ پرنٹر کے ساتھ کنفیگر کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ڈیوائس یا ڈیوائسز زیادہ تر موبائل ہوتی ہیں کیونکہ آپ کے گھر یا دفتر میں موجود کمپیوٹر تو پہلے سے ہی پرنٹر سے منسلک ہوتے ہیں۔

پرنٹر کنفیگر کیسے کریں؟

سب سے پہلے ہمیں اپنے پرنٹر کو آن لائن کر کے اپنے کلاؤڈ پرنٹ نیٹ ورک میں شامل کرنا ہوگا۔ اگر پرنٹر میں کلاؤڈ پرنٹنگ کی صلاحیت موجود ہے تو پھر یہ مرحلہ با آسانی مکمل ہو جائے گا لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو عام پرنٹر کو آن لائن کرنے میں بھی آپ کو اتنا ہی کام کرنا پڑے گا جیسے نئے پرنٹر میں چند کیبلز لگا کر اسے آن کرنا۔

اس کام کو شروع کرنے کے لیے آپ کے پاس ایک کمپیوٹر ہونا چاہیے، جس کے ساتھ پرنٹر منسلک ہو۔ سسٹم میں کروم براؤزر انسٹال ہوا اور انٹرنیٹ بھی چل رہا ہو۔

نوٹ: اس سلسلے کو مزید آگے بڑھانے سے پہلے اس بات کی تصدیق کر لیں کوئی فالتو پرنٹر پی سی پر ایڈ نہ ہو۔ Devices and Printers میں جا کر آف لائن اور غیر ضروری شامل پرنٹرز کو ڈیلیٹ کر دیں۔ دراصل دفاتر حتیٰ کہ گھروں میں بھی پرنٹر بدلتے رہتے ہیں اور ہم نئے پرنٹر ایڈ کر لیتے ہیں جبکہ پرانے ڈیلیٹ نہیں کرتے۔ اگر ان غیر ضروری پرنٹرز کو ڈیلیٹ نہ کیا تو یہ سب آپ کے گوگل کلاؤڈ پرنٹر نیٹ ورک میں شامل ہو کر جھنجٹ کا باعث بنیں گے۔

اب باری ہے کروم براؤزر کو اپنا پرنٹ سرور بنانے کی۔ آپ جب بھی کہیں سے پرنٹ بھیجیں گے تو کروم براؤزر ہی پرنٹر کو اسے پرنٹ کرنے کا حکم دے گا۔

کروم براؤزر میں دائیں طرف موجود مینو بٹن پر کلک کر کے سیٹنگز پر کلک کریں۔ ایک نئے ٹیب میں سیٹنگز کھل جائیں تو اسکرول کرتے ہوئے بالکل نیچے آ جائیں۔ اب Show advanced settings پر کلک کریں۔ سیٹنگز کے تمام آپشنز کھل جائیں گے۔ یہاں Add printers کے بٹن پر کلک کر دیں۔

اگر آپ اپنے گوگل اکاؤنٹ میں سائن اِن نہ ہوئے تو یہاں آپ سے سائن اِن کرنے کا کہا جائے گا۔ آپ پہلے سے ہی سائن اِن ہوئے تو آپ کو اگلے صفحے پر

Google Cloud Print

Google Cloud Print lets you access this computer's printers from anywhere. Click to enable.

Add printers

System

Continue running background apps when Google Chrome is closed

Use hardware acceleration when available

منتقل کر دیا جائے گا جہاں Add printers نامی بٹن آپ کا منتظر ہوگا۔ اس بٹن پر کلک کرنے سے پہلے کروم کی سیٹنگز میں دیکھ لیں کہ "Continue running background apps..." کے ساتھ چیک لگا ہوا ہے۔ تاکہ گوگل کروم کھلا نہ ہونے کی صورت میں بھی آپ کلاؤڈ پرنٹنگ استعمال کر سکیں۔ آپ تصویر میں دیکھ سکتے ہیں کہ ہم نے اسے چیک لگا رکھا ہے۔

Google cloud print beta

Printer confirmation

Click below to add all of the printers connected to this computer to Google Cloud Print for account **alamdar.h@gmail.com**.

This step is not required to print to Google Cloud Print. Clicking "Add printer(s)" will just add your local printers to your account. Cloud Ready Printers can connect directly without this step.

Add printer(s)

''ایڈ پرنٹرز'' کے بٹن پر کلک کرتے ہی آپ کے سسٹم میں ایڈ پرنٹرز کو آن لائن کلاؤڈ پرنٹر نیٹ ورک میں شامل کر دیا جائے گا۔ یہاں ایک بات نوٹ کرنے کی ہے۔ اسی مرحلے پر آپ کو یہ بھی بتایا جا رہا ہوگا کہ ''کلاؤڈ پرنٹر سروس'' استعمال کرنے کے لیے آپ کو اس اسٹیپ کی ضرورت نہیں۔ جی ہاں یہ صحیح بات ہے، یہ بھی ایک اچھا فیچر ہے جس سے صرف پی ڈی ایف فائلز پرنٹ کی جا سکتی ہیں۔ لیکن چونکہ ہمارا مقصد پرنٹر سے پرنٹ نکالنا ہے اس لیے ہمیں ''ایڈ پرنٹرز'' کے بٹن پر کلک کرنا پڑے گا۔ تھوڑے سے توقف کے بعد آپ کو یہ نوید ملے گی کہ پرنٹرز کو ''گوگل کلاؤڈ پرنٹر'' کے ساتھ رجسٹر کر لیا گیا ہے۔

ایک بات کا اور دھیان رکھیں کہ اس عمل کو ایک سے زیادہ مرتبہ مت دُہرائیں، ورنہ پرنٹرز کی اضافی کاپیاں بن جائیں گی۔

اگلے صفحے پر آپ دیکھیں گے کہ تمام پرنٹر کلاؤڈ پرنٹ کے سیکشن میں موجود ہیں۔ آپ جب چاہیں ان پرنٹرز کو درج ذیل یو آر ایل سے دیکھ سکتے ہیں:

https://www.google.com/cloudprint#printers

یہاں دو چیزیں نوٹس کرنے والی ہیں۔ ایک تو "Share" کا بٹن اور دوسرا ہر پرنٹر کے آگے موجود "Owned by me" کا فلیگ۔ دراصل جیسے آپ گوگل ڈاکس میں رکھے اپنے ڈاکیومنٹس کو دوسروں کے ساتھ شیئر کر سکتے ہیں بلکہ ایسے ہی اپنے کسی پرنٹر کو شیئر کر سکتے ہیں۔ اس طرح دوسرے بھی آپ کے پرنٹر سے پرنٹ نکال سکیں گے لیکن چونکہ پرنٹر آپ کا ہے اس لیے ان کے اکاؤنٹ میں اس شیئر پرنٹر کے آگے آپ کا نام آ رہا ہوگا یعنی یہ پرنٹر فلاں کی ملکیت ہے۔

کلاؤڈ پرنٹر سے کیسے پرنٹ کریں؟

پرنٹر کو کلاؤڈ پرنٹنگ کے قابل بنا لینے کے بعد اب ہمیں سب سے اہم کام کرنا ہے یعنی کسی ڈیوائس کی مدد سے پرنٹر سے پرنٹ نکالنا۔ اگر آپ ڈیوائس پر اینڈرائیڈ استعمال کر رہے ہیں تو اس کام کے لیے ''گوگل کلاؤڈ پرنٹ'' ایپلی کیشن موجود ہے جسے درج ذیل یو آر ایل سے ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے:

http://goo.gl/8fsSI

اس ایپلی کیشن سے آپ باآسانی اپنے کلاؤڈ پرنٹر سے پرنٹ نکال سکتے ہیں۔

اگر آپ کسی بھی طرح کی گوگل ایپلی کیشن استعمال کر رہے ہیں چاہے اینڈرائیڈ کے لیے گوگل ڈرائیو ایپ ہو، آئی او ایس یعنی ایپل کی کسی ڈیوائس پر جی میل استعمال کر رہے ہوں یا گوگل ڈاکس کے ویب انٹرفیس پر لاگ اِن ہوں آپ کلاؤڈ پرنٹر سروس کو استعمال کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم اینڈرائیڈ فون پر گوگل ڈرائیو استعمال کر

گوگل کلاؤڈ پرنٹ اینڈرائیڈ ایپلی کیشن

رہے ہیں اور اپنے کلاؤڈ پرنٹر سے کوئی فائل پرنٹ کرنا چاہتے ہیں تو پہلے اس فائل کو کھول لیں۔ مینو پر کلک کر کے ''پرنٹ'' کا آپشن سلیکٹ کریں۔ اب وہ پرنٹر سلیکٹ کریں جس سے آپ یہ فائل پرنٹ کرنا چاہتے ہیں۔ پرنٹ آپشنز دیکھیں، سب صحیح ہے تو پرنٹ بھیج دیں۔ آپ کے پرنٹر تک پہنچنے سے پہلے ہی پرنٹ آپ کا منتظر ہوگا۔

اگر آپ براہ راست کسی گوگل ایپ کے ذریعے پرنٹنگ نہیں کر رہے یا گوگل کروم میں اکاؤنٹ سنک آن ہے تو آپ کو ایک عدد مددگار ایپلی کیشن کی ضرورت ہو گی۔ اینڈرائیڈ، آئی او ایس، ونڈوز اور میک او ایس ایکس کے لیے ہیلپر ایپلی کیشنز دستیاب ہیں جنھیں اس لنک سے دیکھا جا سکتا ہے:

www.google.com/cloudprint/learn/apps.html

آپ اپنی پسند یا ضرورت کے تحت جو چاہے ایپلی کیشن یہاں سے ڈاؤن لوڈ کر کے استعمال کر سکتے ہیں۔

اختتامیہ

ایک دفعہ یہ سادہ سی کنفگریشن کر لینے کے بعد آپ کلاؤڈ پرنٹ سسٹم کو وسعت دے سکتے ہیں۔ پرنٹر کو اپنے دوستوں اور کولیگز کے ساتھ شیئر کر سکتے ہیں۔ ایسی دستاویزات جن کے پرنٹس آپ کو چاہیے ہوں ان کو براہ راست اپنے پرنٹر پر حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے عزیز و اقارب خاص کر بزرگوں کو تصاویر بھیجنے کے لیے ان کے لیے ایک مشترکہ پرنٹر رکھ سکتے ہیں۔ سب لوگوں کی بھیجی ہوئی تصاویر ایک ہی پرنٹر سے نکالی جا سکتی ہیں۔

فولڈر غائب کریں
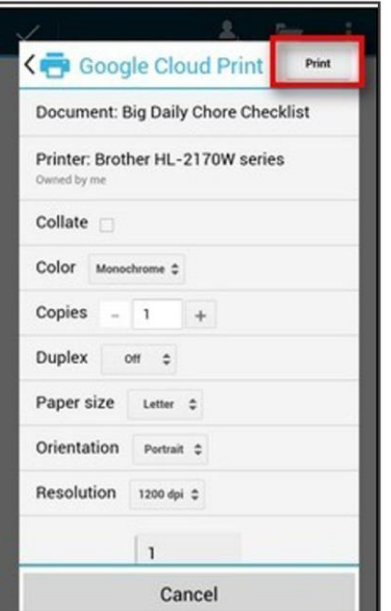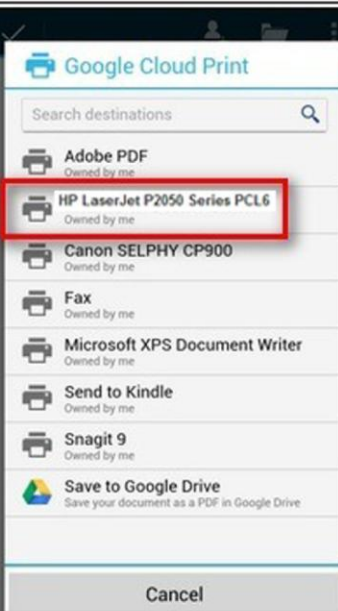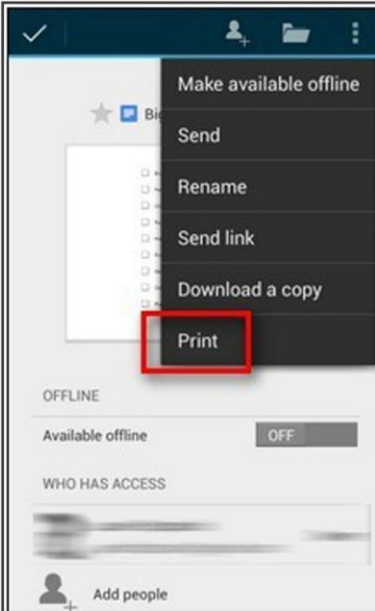
اہم فولڈرز کی حفاظت کی خاطر یا انھیں دوسروں کی چھیڑ چھاڑ سے بچانے کے لیے اکثر ہمیں کسی اچھے سافٹ ویئر کی تلاش رہتی ہے۔ کوئی ایسا سافٹ ویئر جس پر ہم مکمل بھروسا کر سکیں۔ بیشتر سافٹ ویئر یہ سروس مفت فراہم کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن بعد میں ان کی جانب سے لائسنس خریدنے کا تقاضا سامنے آجاتا ہے۔

Absolute Folder Hider اس کام کے لیے ایک بہترین سافٹ ویئر ہے۔ یہ سافٹ ویئر مفت ہے اور مفت ہی رہے گا۔ استعمال میں انتہائی آسان اس پروگرام سے غائب کیے گئے فولڈرز ونڈوز ایکسپلورر میں بالکل نظر نہیں آتے۔ اس کے علاوہ سرچ میں بھی سامنے نہیں آتے۔ اگر آپ اپنی قیمتی ڈیٹا کو دوسروں کی نظروں سے اوجھل رکھنا چاہتے ہیں تو اس سافٹ ویئر کو ضرور آزمائیں۔

فائل سائز: 1 ایم بی ڈاؤن لوڈ لنک: http://goo.gl/N61SQm

ایڈوبی ریڈر اور ایکروبٹ کلینز ٹول

ایڈوبی ریڈر کے بارے میں مشہور ہے کہ اسے اِنسٹال کرنا اتنا مشکل نہیں جتنا اَن انسٹال کرنا۔ ویسے کئی سافٹ ویئر کو اَن انسٹال کرتے ہوئے کبھی کبھی مسئلہ آ ہی جاتا ہے۔ اکثر رجسٹری ایڈیٹر میں کچھ انٹریز یا یوزر کے پاس مکمل اختیارات نہ ہونے کی وجہ سے وہ سافٹ اَن انسٹال ہونے سے انکار کر دیتا ہے۔ اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے ایڈوبی لیبز نے اپنا ایک ٹول بنایا ہے۔ جس کی مدد سے ایڈوبی ریڈر اور ایکروبٹ کو مکمل طور پر سسٹم سے ڈیلیٹ کیا جا سکتا ہے۔ ونڈوز کے ڈیفالٹ فیچر سے جب کوئی پروگرام اَن انسٹال کیا جاتا ہے تو ضروری نہیں کہ وہ اس پروگرام کی تمام فائلز اور انٹریز ڈیلیٹ کردے۔ جب کہ یہ ٹول ایڈوبی ریڈر کو مکمل طور پر سسٹم سے صاف کر دیتا ہے۔ یہ ٹول کمانڈ لائن اور یوزر دونوں انٹرفیس میں موجود ہے۔

فائل سائز: 651 KB ڈاؤن لوڈ لنک: http://labs.adobe.com/downloads/acrobatcleaner.html

ایگل گیٹ، ویڈیوز ڈاؤن لوڈنگ کی سہولت کا حامل ایک بہترین ڈاؤن لوڈ منیجر

اس ماہ کا بہترین ڈاؤن لوڈ

فائل سائز: 4ایم بی

www.eagleget.com

سسٹم پر ڈاؤن لوڈ منیجر انسٹال ہونا کسی نعمت سے کم نہیں۔ براؤزرز کے ڈیفالٹ ڈاؤن منیجرز بالکل سادہ سے ہوتے ہیں۔ ان میں ڈاؤن لوڈنگ کی رفتار بڑھانے یا ڈاؤن لوڈنگ کو روک کر دوبارہ چلانے کی صلاحیت موجود نہیں ہوتی۔ ڈاؤن لوڈ منیجرز کی بات کی جائے تو انٹرنیٹ ڈاؤن لوڈ منیجر اور فری ڈاؤن لوڈ منیجر جیسے کئی سافٹ ویئر اس میدان میں موجود ہیں۔ اگر آپ کسی اچھے ڈاؤن لوڈ منیجر کی تلاش میں ہیں تو ''ایگل گیٹ'' استعمال کریں۔ اس ڈاؤن لوڈ منیجر کو آپ انٹرنیٹ ڈاؤن لوڈ منیجر کا متبادل قرار دے سکتے ہیں۔

اس پروگرام کا انٹرفیس بالکل سادہ اور استعمال میں آسان ہے جبکہ اس کی کارکردگی اپنی مثال آپ ہے۔ ایگل گیٹ کو آپ فائرفوکس، انٹرنٹ ایکسپلور، گوگل کروم اور اوپرا سے کنیکٹ کر سکتے ہیں۔ اس کا سب سے دلچسپ فیچر ویڈیوز ڈاؤن لوڈنگ ہے۔ یعنی کسی بھی ویب سائٹ پر چلنے والی کوئی میڈیا فائل اگر آپ ڈاؤن لوڈ کرنا چاہیں ویڈیو کے اوپر ڈاؤن لوڈ کا بٹن آنا شروع ہوجائے گا جس پر کلک کر کے آپ اس میڈیا فائل کو ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں موجود Video sniffer کے فیچر سے ویڈیوز تلاش کر کے براہِ راست ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں، یعنی ضروری نہیں کہ انھیں پہلے پلے کیا جائے۔
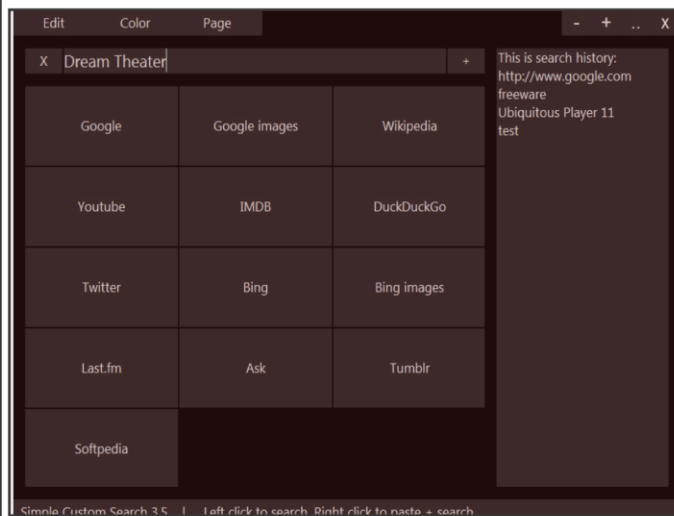
سمپل کسٹم سرچ

یہ مفت، آسان اور چھوٹی سی یوٹیلٹی آپ کو انٹرنیٹ پر سرچ کرنے میں بہت مدد دے سکتی ہے۔ یہ پروگرام جسے انسٹال کرنے کی بھی ضرورت نہیں، آپ کو اس میں پہلے سے موجود تیرہ سرچ انجنز پر تلاش کرنے کی سہولت دیتا ہے۔ جن میں گوگل، گوگل امیجز، بنگ، ٹمبلر، وکی پیڈیا، یوٹیوب، آئی ایم ڈی بی اور ٹوئٹر شامل ہیں۔ اس سافٹ ویئر کی مدد سے ضروری نہیں کہ پہلے گوگل سے سرچ کریں اور پھر متعلقہ ویب سائٹ پر جائیں، بلکہ اس کی مدد سے براہِ راست متعلقہ ویب سائٹ پر سرچ ممکن ہوجاتا ہے۔

سرچ بار میں کی ورڈ لکھنے کے بعد جس ویب سائٹ پر سرچ کرنا ہو اس کے نام پر کلک کردیں۔ یہ سرچ رزلٹ آپ کے ڈیفالٹ براؤزر میں کھول دے گا۔ اس میں سرچ ہسٹری بھی موجود رہتی ہے۔ اس کے علاوہ پروگرام مکمل طور پر کسٹمائزایبل ہے یعنی اس کے رنگوں سے لے کر اس میں موجود سرچ انجنز تک اپنی مرضی اور پسند کے مطابق تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

فائل سائز: 562KB

ڈاؤن لوڈ لنک: http://goo.gl/pQHwtM

فیس بک پر رازداری سے تصاویر شیئر کریں

فیس بک پر تصاویر شیئر کرنا ایک عام سی بات ہے۔ لیکن ہمارے پاس فیس بک پر رشتے داروں اور دوستوں کے علاوہ جان پہچان کے لوگ بھی موجود ہوتے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہماری تصاویر ہمارے دفتر کے لوگوں تک پہنچیں۔ یا رشتے دار کی شادی کی تقریب پر لی گئی تصاویر غیر ضروری لوگوں تک پہنچیں۔ فیس بک پر ذاتی تصاویر شیئر کرنا ایک اہم مسئلہ ہے، اس میں بے حد احتیاط بہت ضروری ہے۔ اس تمام مسئلے کا حل secret.li ایپلی کیشن میں موجود ہے۔ iOS کے لیے دستیاب اس ایپلی کیشن سے تصاویر بنا کر آپ اپنے تمام فیس بک فرینڈز کی بجائے چند مخصوص لوگوں سے شیئر کر سکتے ہیں۔ اس کا سب سے خاص فیچر ٹائم لمٹ ہے۔ یعنی نا صرف تصاویر چند خاص لوگوں کو دکھائی دیں گی بلکہ آپ کے مقررہ کردہ وقت تک ہی دکھائی دیں گی، اس کے بعد خود کار طریقے سے ڈیلیٹ ہو جائیں گی۔ ڈاؤن لوڈ لنک: secret.li

فون میں موجود ایپلی کیشنز آپ کے بارے میں کیا کیا جانتی ہیں؟

اپنے اسمارٹ فونز میں سیکڑوں ایپلی کیشنز استعمال کرتے ہوئے ہمیں ذرا احساس نہیں ہوتا کہ کون سی ایپلی کیشن ہمارا کتنا ذاتی ڈیٹا جمع کرنے میں مصروف ہے۔ مثلاً ہمارے ای میل ایڈریسز، فون بک، سرچ اور براؤزنگ ہسٹری وغیرہ۔ اس حساس مسئلے کے پیش نظر اینٹی وائرس بنانے والی معروف کمپنی بٹ ڈیفینڈر نے ایک ایپلی کیشن ''کلیوفل پرائیویسی ایڈوائزر'' کے نام سے متعارف کرائی ہے۔ اس ایپلی کیشن کو آپ اپنا سیکیورٹی معاون سمجھ سکتے ہیں۔ Clueful آپ کے اسمارٹ فون میں موجود ایپلی کیشنز کو اسکین کر کے آپ کو مکمل رپورٹ فراہم کرتی ہے اور سیکیورٹی لیکس کا سدباب کر کے آپ کو اس معاملے میں پریشان ہونے سے بچاتی ہے۔ اس ایپلی کیشن کے بارے میں مزید جاننے کے لیے اس کی ویب سائٹ وزٹ کی جا سکتی ہے:

www.cluefulapp.com یہ ایپلی کیشن اینڈرائیڈ صارفین کے لیے دستیاب ہے۔

گوگل پلے اسٹور سے ڈاؤن لوڈنگ کے لیے لنک: http://goo.gl/j0jllq

اسمارٹ فون کا ریموٹ ایکسس

ٹیم ویوور کے ذریعے سسٹم کے ریموٹ ڈیسک ٹاپ ایکسس کے بارے میں تو آپ جانتے ہی ہوں گے۔ حال ہی میں ٹیم ویوور گروپ نے اسمارٹ فون کے لیے بھی ایک ایسی ایپلی کیشن تیار کی ہے جس کی مدد سے آپ اپنے فون کا ایکسس کسی دوسرے کو دے سکتے ہیں۔ جب اسمارٹ فون میں کوئی مسئلہ درپیش ہو اور کسی ماہر سے بہتر مدد چاہیے تو اس وقت یہ ٹیم ویوور کوئیک سپورٹ ایپلی کیشن کسی نعمت سے کم نہیں ہو گی۔ کیونکہ اس کی مدد سے فون کو مکمل کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ کوئی فائل ٹرانسفر کی جا سکتی ہے، ماہر فون پر چلنے والے تمام پراسیس دیکھ سکتا ہے، کسی پراسیس کو بند کر سکتا ہے۔ کوئی ایپلی کیشن اَن انسٹال کر سکتا ہے، چیٹ کی جا سکتی ہے، ڈیوائس انفارمیشن دیکھی جا سکتی ہے۔ ایسی ایپلی کیشن وقت کی ضرورت تھی جسے ٹیم ویوور گروپ نے پورا کر دیا۔ اینڈرائیڈ کے لیے دستیاب یہ انتہائی مفید ایپلی کیشن گوگل پلے اسٹور سے مفت ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے لنک ملاحظہ کریں: http://goo.gl/2BpV9g

ڈاؤن لوڈ شیڈولر (فائرفوکس)

اگر کبھی نیٹ آہستہ چل رہا ہو یا ہم نیٹ پر کوئی اہم کام کر رہے ہوں تو ڈاؤن لوڈنگ کا کام نہیں کرتے۔ اس طرح جو چیز ڈاؤن لوڈ کرنی ہو اس کا لنک save کر لیتے ہیں تاکہ بعد میں استعمال کیا جا سکے۔ ''ڈاؤن لوڈ شیڈولر'' فائرفوکس کے لیے دستیاب ایڈون ہے جس کی مدد سے ڈاؤن لوڈز کو شیڈول کیا جا سکتا ہے۔ اگر آپ فوراً فائل ڈاؤن لوڈ نہیں کرنا چاہتے ڈاؤن لوڈ لنک پر رائٹ کلک کر کے شڈولر کی مدد سے اُسے شیڈول کر دیں۔ آپ کے مقرر کردہ وقت پر وہ فائل ڈاؤن لوڈ ہونا شروع ہو جائے گی۔ ڈاؤن لوڈ لنک: http://goo.gl/AXwlfD
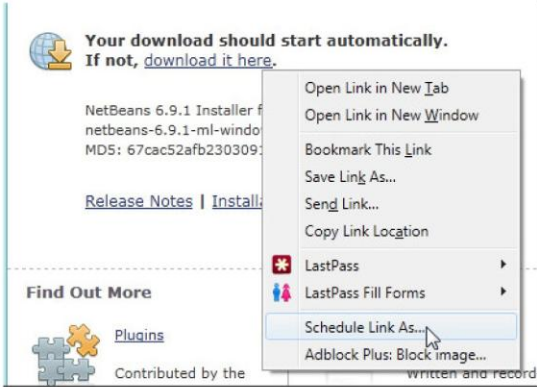
محفوظ بک مارکس (کروم)

اگر کمپیوٹر دوسروں سے شیئر کرنا پڑتا ہو تو اپنی پسند کے تمام ویب پیجز کو بک مارک نہیں کیا جا سکتا۔ اکثر ایسی معلومات جمع رکھنا پڑتی ہے جسے ہم دوسروں کو دِکھانا پسند نہیں کرتے۔ ایسی صورت میں ایسے ایڈریسز کو اپنے پاس کہیں اور جمع رکھنا پڑتا ہے۔ اس مسئلے کا حل کروم کے لیے موجود ایڈون ''ہش'' (Hush) کی صورت میں موجود ہے۔ یہ ایڈون صرف کروم کے incognito موڈ میں کام کرتا ہے۔ حالاں کہ اِنکگنیٹو موڈ کی تمام ایکٹیویٹی محفوظ نہیں رہتی، لیکن یہ ایڈون اس موڈ میں آپ کے لیے ہر بک مارک ایک الگ پاس ورڈ کے ساتھ save رکھتا ہے جن تک صرف آپ کو رسائی حاصل ہوتی ہے۔ بک مارکس اِن کرپٹڈ شکل میں ہوتے ہیں، اس طرح کسی بھی صورت میں آپ کے علاوہ کوئی دوسرا ان تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔ ڈاؤن لوڈ لنک: http://goo.gl/hevKC9

سرچ اینڈ رپلیس (کروم)

کروم کے لیے موجود یہ ایڈون بہت دلچسپ ہے۔ اس کی مدد سے آپ کسی بھی ویب سائٹ پر کوئی لفظ کسی دوسرے لفظ سے بدل سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ وکی پیڈیا پر جارج ڈبلیو بش کا پیج کھولیں اور اس ایڈون کی مدد سے لفظ بش کو اوباما سے بدل دیں۔ اب آپ دیکھیں گے ہر جگہ جہاں بش لکھا تھا وہاں اوباما آ جائے گا۔

ڈاؤن لوڈ لنک: http://goo.gl/KNq8cR

ویب سائٹ مونیٹر (اوپرا)

ویب براؤزر اوپرا کے لیے دستیاب اس پلگ اِن کی مدد سے کسی بھی ویب سائٹ پر ہونے والی اپ ڈیٹس سے باخبر رہا جا سکتا ہے۔ اس ایڈون کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ اس کے ذریعے ویب سائٹ کے کسی خاص سیکشن کے بارے میں اپ ڈیٹ رہا جا سکتا ہے۔ جیسے ہی اس سیکشن میں کوئی نئی اسٹوری آئے گی یہ آپ کو باخبر کر دے گا۔ اس کے علاوہ ویب سائٹس کو چیک کرنے کا دورانیہ اپنے حساب سے سیٹ کیا جا سکتا ہے کہ ہر کتنی دیر کے بعد اسے چیک کیا جاتا رہے۔

ڈاؤن لوڈ لنک: http://goo.gl/AXZ58H

3D پرنٹنگ کے میدان میں کیا ہو رہا ہے؟

www.3d-printing.net

3D پرنٹرز اس وقت سب مقبول چیز بنے ہوئے ہیں۔ جیسے جیسے تھری ڈی پرنٹرز عام ہو رہے ہیں لوگ اس پر طرح طرح کے تجربات کر رہے ہیں۔ ”تھری ڈی پرنٹنگ ڈاٹ نیٹ“ اسی حوالے سے ایک ویب سائٹ ہے جو اس میدان میں ہونے والی ہر پیش رفت پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ تھری ڈی پرنٹنگ کی انڈسٹری سے متعلق تازہ ترین خبریں اور مضامین آپ یہاں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ تھری ڈی پرنٹر کے ذریعے لوگ کیا نت نئی چیزیں بنا رہے ہیں یہاں جانا جاسکتا ہے۔ مثلاً حال ہی میں کافی کپ، فٹ بال بوٹس اور سینگ وغیرہ تھری ڈی پرنٹر کی مدد سے بنائے گئے ہیں۔

جانیے معروف ویب سائٹس کے ماضی کے بارے میں دلچسپ باتیں

www.highriskpay.com/thiswasfirst

کیا آپ کو پتا ہے کہ ٹوئٹر پر پہلا پیغام ”Just setting up my twttr“ تھا؟ اکثر مشہور چیزوں کے بارے میں ہمیں تجسس پیدا ہوتا ہے کہ اس پر پہلا کام کیا ہوا تھا۔ مثلاً ای بے اسٹور پر پہلی چیز کیا فروخت ہوئی تھی؟ یوٹیوب پر پہلی وڈیو کون سی تھی؟

”دس واز فرسٹ“ نامی یہ ویب سائٹ اسی طرح کی دلچسپ معلومات جمع کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ یہاں آپ کئی مشہور ویب سائٹس کے بارے میں دلچسپ باتیں جان سکتے ہیں۔ اس ویب سائٹ پر جا کر جس حوالے سے جاننا چاہیں اس کے لوگو پر کلک کریں۔ مختصر پوسٹ کی بجائے اگر تفصیلی جاننا چاہیں تو ”ویو سورس“ پر کلک کر کے پورا آرٹیکل ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

ٹوئٹر، یوٹیوب، میش ایبل، ای بے، ایمازون، یاہو، گوگل، نائن گیگ اور فلکر کے علاوہ کئی ایسی سروسز کے بارے میں یہاں دلچسپ چیزیں موجود ہیں۔ یہیں سے ہمیں پتا چلا کہ Reddit پر پہلا لنک 2005 میں عراق میں ہونے والی جنگ کے حوالے سے شیئر کیا گیا تھا۔

www.criticue.com

تنقید برائے تعمیر

کریٹیک نامی یہ ویب سائٹ ویب ڈیولپرز کے لیے بہت کارآمد ہے۔ یہاں آپ اپنی ویب سائٹ کے بارے میں دوسروں کی مفید آرا حاصل کر سکتے ہیں۔ اس ویب سائٹ کے کام کرنے کا طریقہ کار ''کچھ دو، کچھ لو'' پر مبنی ہے۔ اپنی ویب سائٹ کے لیے رائے حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ کسی دوسرے کی ویب سائٹ پر اپنی رائے کا اظہار کریں۔ یہاں صرف ''اچھی ہے'' جیسے تبصرے نہیں کیے جاتے، بلکہ ویب سائٹ کے ڈیزائن، کارکردگی اور مواد ہر لحاظ سے جائزہ لے کر آپ کو رائے فراہم کی جاتی ہے۔ جس کی مدد سے آپ اپنی ویب سائٹ کو مزید بہتر بنا سکتے ہیں۔ خاص بات ہے کہ کسی قسم کی رجسٹریشن کی ضرورت نہیں۔

موبائل فونز کا قبرستان

آج کل موبائل فون کس کے پاس نہیں؟ موبائل فونز کی اسی کثرت کی وجہ سے دنیا بھر میں ہر ایک منٹ کے اندر کہیں نہ کہیں کوئی موبائل فون خراب یا چوری ہو رہا ہے۔ دنیا میں اربوں روپے کے فونز موجود ہیں جن کو ہر وقت کوئی نہ کوئی خطرہ درپیش ہے۔ ''موبائل گریویارڈ'' یعنی موبائل کے قبرستان نامی اس ویب سائٹ پر آپ اس حوالے سے کئی دلچسپ چیزیں جان سکتے ہیں مثلاً کسی صاحب کا فون ہاتھ دھوتے ہوئے بیسن میں گر کر ناکارہ ہو گیا کیونکہ وہ سامنے والی جیب میں رکھا ہوا تھا۔ ہوٹل میں کھانا کھاتے ہوئے کسی صاحب نے اپنا فون ٹیبل پر ہی چھوڑ دیا، اس طرح وہ فون سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ چونکہ موبائل فون ہماری اہم ضرورت بن چکا ہے اور ہر وقت ہمارے ساتھ ہوتا ہے اس لیے اسے ہر وقت کوئی نہ کوئی خطرہ رہتا ہے۔ دراصل یہ ویب سائٹ ایک انشورنس کمپنی کی جانب سے اس اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانے کے لیے بنائی گئی ہے۔ اگرچہ یہ پروموشن کا ایک ذریعہ اور لوگوں کو آگاہی دلانے کی ایک کوشش ہے کہ اس وقت دنیا میں اربوں روپے کے فون خطرے کا شکار ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ اپنے فون کی انشورنس کرائیں۔

لوگوں کی لائیوٹیوٹس بھی آتی رہتی ہیں، جیسے ہی کوئی اپنا فون گنواتا ہے یہاں پوسٹ ہوتا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر بھی کئی حقائق موجود ہیں جیسے کہ مانچسٹر موبائل فون چوری کرنے کے حوالے سے انگلینڈ کا دارالحکومت ہے۔

www.mobilegraveyard.com

£ 2,173,222,819

EST. COST OF REPLACING UNINSURED MOBILES IN 2013 (SO FAR)

ADD YOUR OWN

LATEST MOBILE BREAKAGES

19:04:08: Here lies a Samsung Galaxy Ace II which lost its life after a heavy night out. Post-mortem results returned inconclusive

19:03:58: Here lies a Samsung Galaxy S II which lost its life after it was placed on top of a shepherd's pie for one. The Asda Smartprice microwave meal became a very expensive purchase.

19:03:49: Here lies a BlackBerry Bold 9990 which lost its life camouflaged in the snow. Its desperate vibrations didn't melt the blanket

19:03:36: Here lies a HTC One X+ which lost its life after being woken from a nap inside the quilt in the tumble dryer. It went back to sleep fairly quickly, for good

I lost my phone, so anything just dm me. Thanks.
15:31 PM - 31 May 13

Honestly I'm glad I lost my phone ????
15:29 PM - 31 May 13

DON'T BECOME JUST ANOTHER STATISTIC!

Protect yourself!

25% of stolen phones go unreported to the network

86% of all theft from persons involves only a phone being taken

98% of 18-44 year olds own a mobile

2% of all phone owners have experienced phone theft in the previous 12 months

ویب ڈیویلپرز کے لیے سیلری گائیڈ

www.payscale.com

ہر ملک میں تنخواہ کا نظام دیگر ممالک سے مختلف ہوتا ہے۔ کچھ پروفیشنز ایسے ہیں جن میں ماہرین بہت زیادہ کما رہے ہیں اور کچھ پروفیشنلز کی آمدنی کم ہوتی ہے۔ کس ملک میں کس پروفیشن کے بندے کو کیا تنخواہ دی جا رہی ہے یہ جاننے کے لیے آپ ''پے اسکیل'' ویب سائٹ ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ اس طرح آپ یہ بھی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اپنی صلاحیت کے اعتبار سے اگر کسی دوسرے ملک میں ہوتے کتنا کما رہے ہوتے۔

اس ویب سائٹ پر دیا گیا ڈیٹا سو فیصد تو درست نہیں ہو سکتا لیکن تازہ ترین ضرور ہوتا ہے یعنی ہر سال موجودہ سسٹم کے تحت ہی اعداد و شمار جمع کیے جاتے ہیں۔ اس طرح کہیں کسی ملک میں جاب کے لیے اپلائی کرتے ہوئے بڑی آسانی سے کہا جا سکتا ہے کہ اس آپ کی مارکیٹ ویلیو کتنی ہے۔

شارٹ یو آر ایل کے نیچے چھپے اصل پیج کے بارے میں جانیے

www.urluncover.com

یو آر ایل ری ڈائریکشن اور یو آر ایل کو شارٹ کرنا آج کل بہت عام ہے۔ سوشل سروسز پر زیادہ تر وائرسز انہی طریقوں سے پھیلائے جا رہے ہیں۔ اگر آپ جاننا چاہتے کہ شارٹ کیے ہوئے لنک کے آگے دراصل کون سا پیج ہے تو ''یو آر ایل اَن کور'' ویب سائٹ پر جائیے۔ یہاں یو آر ایل ڈال کر آپ اس کی حقیقت سے واقف ہو سکتے ہیں۔ آپ کو بتایا جائے گا کہ پیج پر دراصل کیا چیز موجود ہے، کیا اس پیج پر جانا محفوظ ہے یا نہیں۔ اس پیج کے کی ورڈز کے ساتھ ساتھ اس کا اسکرین شاٹ بھی دکھایا جائے گا جس سے آپ با آسانی فیصلہ کر سکیں گے کہ اس لنک کو کھولنا چاہیے یا نہیں۔

دلچسپ اور حیرت انگیز ایجادات

www.awesomeinventions.com

''اوسم اینوینشنز'' ویب سائٹ پر بہت ہی دلچسپ ایجادات فروخت کے لیے پیش کی جاتی ہیں۔ یہاں آپ ایسی دلچسپ چیزیں دیکھیں گے جو آپ نے کہیں اور نہیں دیکھی ہوں گی مثلاً انتہائی ننھے منے ڈونٹس بنانے کی مشین، انڈر واٹر موٹر سائیکل، عجیب و غریب قسم کی ٹی شرٹس، ریموٹ کنٹرول جاسوسی کرنے والا چھوٹا سا جہاز، تھری ڈی پرنٹر، مختلف اور دلچسپ کھلونے اور کھیلوں کا سامان وغیرہ۔ غرض عام زندگی کے استعمال سے لے کر دفتری استعمال تک کی کئی دلچسپ چیزیں یہاں پیش کی گئی ہیں جنھیں دیکھ کر آپ محظوظ ہو سکتے ہیں۔

اس اسٹور پر موجود چیزوں کو خرید و فروخت کی مشہور ویب سائٹ ایمازون کے ذریعے فروخت کیا جاتا ہے۔

فلیش گیمز آن لائن ایک جگہ جمع کریں اور کھیلیں

www.pong.com

اکثر ویب سائٹس پر ہم فلیش گیمز کھیلتے رہتے ہیں۔ ایک ہی ویب سائٹ پر ہماری دلچسپی کی ساری گیمز موجود نہیں ہوتیں، اس لیے ہمارے پاس اپنی پسندیدہ گیمز کی کئی ویب سائٹس ہوتی ہیں۔ ''پونگ'' ایسی ویب سائٹ ہے جس پر آپ اپنی پسند کی سب فلیش گیمز نہ صرف ایک جگہ جمع کر سکتے ہیں بلکہ جب چاہیں کھیل بھی سکتے ہیں۔ دوسروں کی یہاں جمع کی گئی گیمز سے بھی لطف اُٹھا سکتے ہیں اور اپنی کلیکشن دوسروں سے بھی شیئر کر سکتے ہیں۔ بس جہاں بھی کوئی گیمز پسند آئے ''پونگ اِٹ'' کے بٹن پر کلک کر کے اسے اپنی کلیکشن میں شامل کر دیں۔ کمپیوٹر گیمز کے شوقین افراد کو یہ ویب سائٹ ضرور آزمانی چاہیے۔

دلچسپ کی بورڈ کیریکٹرز آن لائن کاپی کریں

copypastecharacter.com
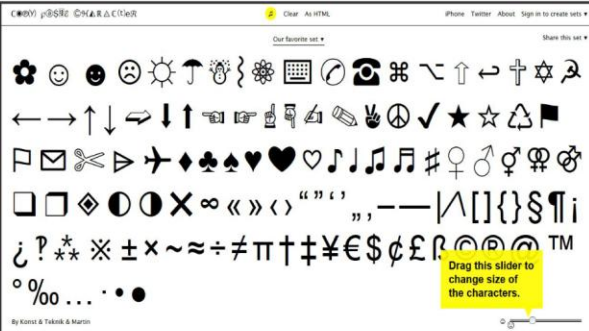
ہمارے سسٹم میں کئی دلچسپ کیریکٹرز موجود ہوتے ہیں لیکن انھیں ہم اپنے کی بورڈ سے ٹائپ نہیں کر سکتے اس لیے ان تک رسائی کے لیے کیریکٹر میپ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اس کے باوجود انھیں کاپی کرنا تھوڑا سا جھنجھٹ والا کام ہے۔ ''کاپی پیسٹ کیریکٹر'' ویب سائٹ پر یہ کیریکٹرز آپ کی آسانی کے لیے موجود ہیں۔ جو کیریکٹر آپ ٹائپ کرنا چاہتے ہیں یہاں صرف اس پر کلک کر دیں، وہ کاپی ہو جائے گا۔ اب اسے جہاں لکھنا ہو وہاں پیسٹ کر دیں کیریکٹر حاضر ہو جائے گا۔ سوشل ویب سائٹس پر اپنی تحریر میں یہ کیریکٹر استعمال کرنے کا رجحان چونکہ کافی زیادہ ہے اس لیے یہ ویب سائٹ بہت مفید ہے۔

کیا یہ فائل یا ویب سائٹ وائرس زدہ ہے؟

www.virustotal.com

آئے دن ہم مختلف ذرائع سے وائرسز کا شکار بنتے رہتے ہیں۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی وائرس زدہ فائل ہوتی ہے لیکن ہمارا اینٹی وائرس اسے پکڑنے میں ناکام رہتا ہے۔ اگر آپ کا واسطہ کسی ایسی مشکوک فائل یا ویب سائٹ سے پڑے تو اسے وائرس ٹوٹل کے حوالے کر دیں۔ اس حوالے سے یہ ایک مشہور و معروف ویب سائٹ ہے۔ وائرس ٹوٹل کے پاس ہر وقت اپ ڈیٹ شدہ چالیس سے زائد اینٹی وائرس و مال ویئر موجود ہیں جو انتہائی برق رفتاری سے فائل کو اسکین کر کے رزلٹ آپ کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ اگر آپ اس ویب سائٹ کو آزمائیں تو ضرور حیران ہوں گے کہ مشکوک فائل اگر آپ کا اینٹی وائرس نہ پکڑ پایا تو ان چالیس اینٹی وائرسز میں سے کوئی نہ کوئی ایک اسے ضرور پکڑ لے گا۔ اگر ایسا نہ ہو تو سمجھ لیں کہ فائل وائرس زدہ نہیں ہے۔

رانا محمد امین اکبر

وکی پیڈیا جسے آزاد دائرہ معارف وکی پیڈیا بھی کہا جاتا ہے، کا آغاز 15 جنوری 2001ء کو ہوا۔ اردو زبان میں وکی پیڈیا کا آغاز مارچ 2004ء میں ہوا۔ وکی پیڈیا انٹرنیٹ پر ایک ایسا پلیٹ فارم یا انسائیکلو پیڈیا ہے جہاں سینکڑوں زبانوں میں مختلف علوم پر بکھری معلومات کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس کی معاونت ایک غیر تجارتی ادارہ وکی میڈیا فاؤنڈیشن کرتا ہے۔ وکی پیڈیا پر 286 زبانوں میں تین کروڑ سے زیادہ آرٹیکل موجود ہیں۔ سب سے زیادہ یعنی 43 لاکھ سے زیادہ آرٹیکل انگریزی میں ہیں۔ وکی پیڈیا پر پاکستان اور اس کی بہت سی مقامی زبانوں کے صفحات بھی ہیں۔ پاکستان کی بہت سی علاقائی زبانوں کے صفحات ابھی تجرباتی مراحل میں ہیں اور ان پر محدود معلومات ہی موجود ہے۔ وکی پیڈیا پر پاکستان کی زبانوں اور ان میں موجود مضامین کی تعداد کچھ یوں ہے۔

زبانیں	کل مضامین
اردو	24,715
پنجابی	26,575
پشتو	4,840
سندھی	371
سرائیکی (ابھی تجرباتی پروجیکٹ ہے۔ باقاعدہ ورژن کا آغاز نہیں ہوا)	51
بلوچی (ابھی تجرباتی پروجیکٹ ہے۔ باقاعدہ ورژن کا آغاز نہیں ہوا)	24

پنجابی کے آرٹیکلز اردو سے زیادہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ ورژن ''شاہ مکھی'' (Shahmukhi) رسم الخط میں ہے جس کے حروف تہجی بالکل ویسے ہی ہیں جو ہم اردو، عربی یا فارسی میں استعمال کرتے ہیں۔ پنجابیوں کی بہت بڑی تعداد پاکستان، بھارت، برطانیہ اور دنیا کے دوسرے ملکوں میں آباد ہے جو اپنی زبان کے وکی پیڈیا ورژن میں آرٹیکل لکھتے ہیں۔

اتنے زیادہ صفحات ہونے کے باوجود وکی پیڈیا کے ڈیٹا بیس کا سائز سُن کر

وکی پیڈیا کیا ہے؟	وکی پیڈیا ایک ویب سائٹ ہے
ویب ایڈریس	Wikipedia.org
وکی پیڈیا کا مقصد	ایک ایسا مفت انسائیکلو پیڈیا، جسے کوئی بھی ایڈیٹ کر سکے
کیا اس کا مقصد کاروباری منافع کا حصول ہے؟	نہیں۔ یہ ایک غیر منافع بخش اور غیر تجارتی پراجیکٹ ہے
ویب سائٹ کی قسم	انٹرنیٹ انسائیکلو پیڈیا
رجسٹریشن	اختیاری ہے، مگر کچھ ٹاسک جیسے تدوین، نئے صفحات بنانے اور فائل اپ لوڈ کرنے کے رجسٹریشن لازمی ہے
کتنی زبانوں میں دستیاب ہے؟	اسکے 276 زبانوں میں فعال ایڈیشن ہیں، جبکہ کل 286 زبانوں میں دستیاب ہے۔
ایڈیٹنگ کرنے والے یوزر	77,000 سے زیادہ ایکٹو ایڈیٹر ہیں
مواد کا لائسنس	CC Attribution / Share-Alike زیادہ تر ٹیکسٹ GFDL کے تحت دوہرے لائسنس میں ہے، میڈیا لائسنس مختلف اقسام کا ہے
ملکیت	وکی میڈیا فاؤنڈیشن
ویب سائٹ کے خالق	جمی ویلز (Jimmy Wales) لیری سانجر (Larry Sanger)
تاریخ اجراء	15 جنوری 2001
الیکسا رینک	7 (اگست 2013)
موجودہ اسٹیٹس	فعال
اردو میں دستیابی	جی ہاں

ہمارے قارئین کو حیرت ہوگی۔ انگریزی کے 43 لاکھ سے زیادہ آرٹیکلز ہیں مگر کمپریس میں اس کا سائز 9.06 گیگا بائٹس جبکہ بنا کمپریس کئے ہوئے 42 گیگا بائٹس ہے۔ اردو کے ورژن کا سائز صرف میگا بائٹس ہے۔ وکی پیڈیا نے اپنا ڈیٹا بیس آف لائن استعمال کے لیے ڈاؤن لوڈ کے لیے بھی پیش کیا ہوا ہے۔

وکی پیڈیا پر تمام معلومات اس کے قارئین اور عام رضا کار افراد ہی مہیا کرتے ہیں۔ ہر گھنٹے اس میں نئی معلومات اور صفحات کا اضافہ ہوتا رہتا ہے، ساتھ ساتھ پہلے سے موجود معلومات کی تصحیح اور تدوین بھی کی جاتی ہے۔ کوئی بھی شخص جو اس ویب سائٹ تک رسائی رکھتا ہو، اس میں موجود کسی بھی آرٹیکل کو ایڈٹ یا مدون کر سکتا ہے۔ وکی پیڈیا وہ سائٹ ہے جسے انٹرنیٹ پر سب سے زیادہ حوالے یا ریفرنس کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں وکی پیڈیا کے 37 کروڑ سے زیادہ قارئین ہیں۔

اس کا افتتاح 15 جنوری 2001ء کو ہوا۔ اسے بنانے والے جمی ویلز اور لیری سانجر ہیں۔

سانجر نے ہی اس ویب سائٹ کا نام وکی پیڈیا رکھا۔ یہ دو لفظوں Wiki اور Pedia کا مرکب ہے۔ لفظ وکی Hawaiian زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب ہے تیز (Quick) جبکہ لفظ پیڈیا کو انسائیکلوپیڈیا سے اخذ کیا گیا ہے۔

عام انسائیکلوپیڈیا سے مختلف انداز کی وجہ سے وکی پیڈیا کو پرنٹ میڈیا میں خاصی پذیرائی ملی اور ٹائم میگزین سمیت کئی اشاعتی اداروں نے وکی پیڈیا کی زبردست تعریف کی۔

وکی پیڈیا پر چونکہ ہر کوئی کسی بھی آرٹیکل کو ایڈٹ کر سکتا ہے اور نیا صفحہ بنا سکتا ہے اس لیے اس پر موجود مواد کے معیار پر، دوسروں کے بارے میں جان بوجھ کر کیے گئے منفی پروپیگنڈے پر اور معلومات کی درستگی پر بھی بہت سے لوگوں کے تحفظات ہیں۔ کچھ مضامین میں غیر تصدیق شدہ معلومات بھی شامل کر دی جاتی ہے۔ اردو وکی پیڈیا پر موجود مضامین میں یہ صورت حال زیادہ نظر آتی ہیں جہاں لوگوں نے اپنے مذہبی و سیاسی نظریات اور عقائد کے مطابق مواد کو شامل کر رکھا ہے۔

2005ء میں نیچر میگزین کی طرف سے کی گئی تحقیقات کے مطابق وکی پیڈیا کے بہت سے سائنسی آرٹیکل انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا سے مطابقت رکھتے ہیں اور ان میں بھی وہی غلطیاں ہیں جو انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں موجود ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا نے اس کا جواب یہ دیا کہ نیچر میگزین نے جو طریقہ کار اپنایا وہ طریقہ کار ہی غلط تھا۔ اس پر نیچر میگزین نے انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا کے ہر اعتراض کا جواب دیا کہ کیسے اُس نے انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں غلطیاں پائی تھیں۔

☆صفحات کی تدوین

مروج انسائیکلوپیڈیا کے برعکس وکی پیڈیا کو ہر کوئی ایڈٹ کر سکتا ہے اور اس کا واقعی یہی مطلب ہے کہ چند مخصوص درجہ بندی کے صفحات کے علاوہ اس کے کروڑوں صفحات کو کوئی بھی رجسٹر ہو کر یا بغیر رجسٹر ہوئے ایڈٹ کر سکتا ہے۔ یہ پالیسی مختلف زبانوں کے لحاظ سے مختلف ہے، جیسے انگریزی میں کوئی بھی بغیر رجسٹر ہوئے نیا مضمون یا نیا صفحہ نہیں بنا سکتا۔ کوئی بھی مضمون اس کے لکھنے والے یا اس میں تدوین کرنے والے کی ملکیت نہیں سمجھا جاتا، نہ ہی کوئی مضمون کسی مجاز اتھارٹی کے پاس منظور ہونے کے لیے پڑھا جاتا ہے بلکہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ مضمون لکھنے والے کو وکی پیڈیا کی پالیسیوں سے اتفاق ہے۔

بنیادی طور پر کوئی بھی آرٹیکل لکھے جانے کے فوراً بعد بغیر کسی دوسرے ایڈمن کے پڑھے ویب سائٹ پر پڑھنے کے لیے موجود ہوتا ہے۔ اس صورت میں اس میں بہت سی غلطیاں موجود ہوتی ہیں، اس میں نظریاتی اختلافات ہوتے ہیں اور بعض صورتوں میں تو دل کی بھڑاس بھی نکالی ہوئی ہوتی ہے۔ مگر یہ اس وقت تک ہوتا ہے جب تک کوئی دوسرا ایڈیٹر یا ایڈمن اسے پڑھ کر اس کی تصحیح کرتا ہے۔ تصحیح اور اضافہ جات کا یہ عمل مسلسل ہی جاری رہتا ہے۔ بعض اوقات ایک ہی پیج کو کئی افراد مدون کر رہے ہوتے ہیں۔

مختلف زبانوں کے ورژن یا ایڈیشن کے الگ ایڈمنسٹریٹر ہوتے ہیں جو کسی بھی قسم کی پالیسی بنانے میں آزاد ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر جرمن وکی پیڈیا وہی مضامین اپنے ورژن میں رکھتے ہیں جسے پہلے بہت سے لوگ پڑھ کر سائٹ پر رکھنے کے لیے منظور کر لیں۔ انگلش ایڈیشن میں بھی ایک لمبی بحث کے بعد دسمبر 2012ء میں فیچر متعارف کرایا گیا ہے کہ بہت سی مخصوص درجہ بندی کے آرٹیکلز میں

کی جانے والی تبدیلیاں اس وقت تک آرٹیکل کا حصہ نہیں بنتی جب تک کوئی وکی پیڈیا کا اپنا ایڈیٹر پڑھ کر اسے منظور نہ کردے۔

رجسٹر اور غیر رجسٹر مضامین نگار کے لیے وکی پیڈیا کے سافٹ ویئر میں بہت سی خصوصیات ہیں۔ ہر آرٹیکل کے ساتھ ایک ہسٹری کا لنک ہوتا ہے۔ اس لنک میں اس لنک میں اس آرٹیکل میں کی جانے والی چھوٹی سے چھوٹی تبدیلی کا بھی ریکارڈ ہوتا ہے۔ اس لنک کی مدد سے ایڈیٹر کسی غیر مناسب تبدیلی کے بعد پرانا صفحہ واپس ری اسٹور کر سکتے ہیں۔ ہر صفحے کے ساتھ ایک بات چیت کا لنک بھی دیا ہوتا ہے۔ جس سے مختلف ایڈیٹر آرٹیکل کے بارے میں آپس میں تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ اس بات چیت کے صفحے سے ہی ایڈیٹرز کسی مسئلے کے بارے میں بات چیت کر کے یا رائے شماری سے کسی نتیجہ پر پہنچ جاتے ہیں۔

وہ مضامین نگار جو پابندی سے مضامین لکھتے ہیں وہ اپنے پسندیدہ مضامین کی ایک واچ لسٹ بنا لیتے ہیں، اس سے انہیں ان آرٹیکلز میں ہونے والی تبدیلیوں کا پتا چلتا رہتا ہے۔ مدیران تمام نئے بننے والے صفحات کا معائنہ کرتے رہتے ہیں تا کہ اُن میں غیر تصدیق شدہ مواد کو ہٹایا جا سکے۔ اگر کوئی آرٹیکل بہت ہی حساس ہو تو اس میں تبدیلی صرف منتخب ایڈیٹر ہی کر سکتا ہے، ہر کوئی نہیں۔ بہت ہی زیادہ متنازعہ مضمون کو لاک کر دیا جاتا ہے جس میں صرف ایڈمنسٹریٹر ہی تبدیلیاں کر سکتا ہیں۔ املاء اور دوسری عمومی غلطیاں درست کرنے کے لیے وکی پیڈیا مخصوص سافٹ ویئر جنہیں بوٹس (Bots) کہا جاتا ہے استعمال کرتا ہے۔ یہ بوٹس وہاں بھی استعمال کیے جاتے ہیں جہاں ایک مخصوص فارمیٹ میں سینکڑوں صفحات بنا کر اُن میں شماریاتی ڈیٹا ڈالنا ہو، مثال کے طور پر جغرافیائی لحاظ سے صفحات بنانا اور اُن میں ڈیٹا ڈالنا۔ یہ بوٹس بعض غیر پسندیدہ ڈیٹا ڈالنے کی صورت میں وارننگ بھی دیتے ہیں، کسی مخصوص ویب سائٹ کے لنک بنانے نہیں دیتے، یوزر یا آئی پیز کو بلاک کرنے کے بھی کام آتے ہیں۔ وکی پیڈیا بوٹس چلانے سے پہلے ایڈمنسٹریشن سے اجازت لیتا ہے۔

☆صفحات کا انتظام

وکی پیڈیا پر مضامین اپنے موضوع کے اعتبار سے سرسری منظم ہوتے ہیں۔ ایک نیا مضمون "stub" کے اسٹیٹس سے شروع ہوتا ہے۔ "stub" میں مضمون میں صرف موضوع کی تعریف، وضاحت اور چند لنکس ہی ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس ایسا آرٹیکل جسے ہر طرح سے مکمل پایا جائے اسے "featured article" کا درجہ مل جاتا ہے۔ اس زبان کے ایڈیٹر ہر روز کوئی بھی فیچر آرٹیکل اس زبان کے مرکزی صفحے پر عمومی استفادے کے لیے پیش کرتے رہتے ہیں۔ ایک محقق Giacomo Poderi نے پتہ لگایا کہ وہ آرٹیکل جو فیچرڈ کا درجہ حاصل کر لیتے

جمی ویلز

ہیں وہ چند ایڈیٹروں کی شدید محنت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ 2010ء میں ایک تحقیق کے دوران پایا گیا کہ وہ تمام آرٹیکل جو فیچرڈ کا درجہ پا چکے تھے اُن کی کوالٹی غیر متوازن تھی۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ آرٹیکلز کا معیار دیکھنے کے لیے کمیونٹی چیک کا یہ طریقہ موثر نہیں۔

☆غارتگری

ایسی کوئی بھی تبدیلی جس کا مقصد وکی پیڈیا کی ساکھ کو متاثر کرنا ہو وہ غارت گری میں شمار ہوتا ہے۔ اس کا سب سے عام اور واضح طریقہ یہ ہے کہ آرٹیکلز میں بے ہودہ باتیں اور مذاق شامل کر دیا جائے۔ اس میں اشتہاری زبان اور دوسری قسم کے اسپامنگ بھی شامل ہے۔ بعض دفعہ مدیر جان بوجھ کر معلومات اور مکمل صفحے کو ہی خالی کر کے غارت گری کرتے ہیں۔ اس کی چھوٹی اقسام یہ ہیں کہ بظاہر معقول مگر غلط معلومات کسی آرٹیکل میں شامل کر دی جائے، جسے عام طور پر ڈھونڈنا کافی مشکل ہوتا ہے۔ یہ غارت گر غیر متعلقہ فارمیٹنگ، غلط درجہ بندی، غلط عنوان بندی اور غلط تصاویر کا استعمال کرتے ہیں۔ اس غارت گری نے وکی پیڈیا کے لیے کافی مسائل پیدا کیے ہوئے ہیں۔ ایک قاری جو وکی پیڈیا کا مطالعہ کر رہا ہوتا ہے وہ اس بارے میں غیر یقینی کا شکار ہوتا ہے کہ جو معلومات وہ پڑھ رہا ہے کیا اُن میں کچھ غلط باتیں تو شامل نہیں۔ بظاہر تو یہ بڑا آسان لگتا ہے کہ غلط معلومات کو فوری طور پر حذف کر دیا جائے، عملی طور پر بھی ایسا منٹوں میں ہو جاتا ہے مگر 2005ء میں ایک امریکی سیاسی شخصیت کے بارے میں غلط معلومات مہینوں اس کے صفحے پر موجود رہیں اور وکی پیڈیا کو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ یہ معلومات شامل کس نے کی تھیں۔ تاہم بعد میں مجرم کی شناخت کر لی گئی تھی۔ اس حادثے کے بعد معلومات کی تبدیلی کے حوالے سے وکی پیڈیا نے نئی پالیسی بنائی جس کے مطابق کسی بھی زندہ شخصیت کے سوانح حیات کے

صفحے پر تمام معلومات تصدیق کے بعد ڈالی جائیں گی۔

وکی پیڈیا پر موجود مواد کو کاپی رائٹ اور دوسرے قانونی تحفظ بھی حاصل ہے۔ یہ تحفظات امریکی ریاست فلوریڈا کے قوانین کے مطابق حاصل ہیں۔ وکی پیڈیا کے زیادہ تر سرورز اسی ریاست میں ہیں۔ قانونی معاملات سے ہٹ کر وکی پیڈیا کے بنیادی پانچ اصول ہیں جس کے علاوہ بے شمار پالیسیاں اور گائیڈ لائنز بھی ہیں جو وکی پیڈیا پر موجود مواد کو بہتر رکھنے میں مدد دیتی ہیں۔ وکی پیڈیا کے اصول وضوابط اس کے فارم پر بھی ہوتے ہیں۔ وکی پیڈیا کے ایڈیٹر بھی کمیونٹی کے طور پر اصول و ضوابط وکی پیڈیا کو لکھ کر دے سکتے ہیں۔ ایڈیٹر اپنے کچھ قواعد وضوابط بھی بنا سکتے ہیں جن کا نفاذ وہ صفحات کو ڈیلیٹ یا مدون کر کے کر سکتے ہیں جو یہ اصول وضوابط نہ مانے۔ ایسے تمام ورژن جو انگریزی میں نہیں ہوتے اُن کے بنیادی اصول وضوابط انگریزی وکی پیڈیا کا ترجمہ ہی ہوتا ہے جس میں ایڈیٹر کمی وبیشی کر سکتا ہے۔

☆ پرائیویسی

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص گمنام رہنا چاہتا ہے، وہ نہیں چاہتا کہ اس کے نام کا صفحہ بنا کر اسے مشہور کیا جائے۔ اسے شخصی آزادی سے بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال جرمن وکی پیڈیا پر ایک مقدمہ ایسا بھی کیا گیا کہ ایک مرحوم ہیکر کے وارثان چاہتے تھے کہ اُن مرحوم ہیکر کا صفحہ وکی پیڈیا سے ہٹا جائے۔ جرمن عدالت نے جرمن وکی پیڈیا کو حکم دیا کہ اسے جرمن وکی پیڈیا سے ہٹا دیا جائے اور دوسرے صفحات میں بھی اس کا نام پورا نہ لکھا جائے۔

☆ کمیونٹی

وکی پیڈیا کی کمیونٹی کے لوگ ایک دوسرے کو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ نئے یوزر کی مدد کرنا سب فرض سمجھتے ہیں۔ وکی پیڈیا کمیونٹی نے ایک ایسا بیوروکریٹک سسٹم بنایا ہوا ہے جس میں ایک عام رضا کار بھی ایڈمنسٹریٹر بن کر ایڈیٹوریل کنٹرول حاصل کر سکتا ہے۔ ایک اچھا ایڈیٹر بتدریج ایڈمنسٹریٹر بن کر بہت سے اختیارات حاصل کر لیتا ہے، جیسے کسی صفحہ کو ڈیلیٹ کرنا، صفحات کو لاک کرنا، کسی یوزر کو بلاک کرنا اور ایڈیٹوریل تنازعات حل کرنا۔ اپنے نام کے برعکس ان کو کوئی بہت ہی خاص قسم کے اختیارات حاصل نہیں ہوتے۔ بعض زبانوں کے ایڈیشنز میں ایڈیٹر سالوں بعد جا کر ایڈمن بنتے ہیں۔ وکی پیڈیا نہیں چاہتا کہ اس کے رضا کار اپنی ذاتی شناخت ظاہر کریں، جیسا کہ انٹرنیٹ پر دوسرے پراجیکٹ جیسے Digg وغیرہ کرتے ہیں۔ ایک مطالعے سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ 50 فیصد تدوین اس کے صرف 0.7 فیصد یوزرز نے کی ہیں۔ یہ تعداد اس وقت 524 افراد بنتی تھی۔

وکی پیڈیا کمیونٹی کے افراد Talk Page یا بات چیت کے صفحے کے ذریعے ایک دوسرے سے رابطہ میں رہتے ہیں۔ یہ صفحات دوسرے عام یوزر کو بھی نظر آ رہے ہوتے ہیں، اس بات چیت میں سب شامل ہو سکتے ہیں۔ اگر کسی کو مجھ سے بات کرنی ہے تو وہ میرے پروفائل پیج پر آ کر بات چیت کا صفحہ بنا سکتا ہے، جہاں پر ہم ڈسکشن کر سکتے ہیں، لیکن اگر کسی کو مجھ سے پرائیوٹ بات کرنی ہو تو اس کے لیے ای میل کا آپشن موجود ہے۔

لیری سانجر

وکی پیڈیا اپنے انگریزی وکی پیڈیا پر ایک اخبار بھی شائع کرتا ہے جس کا نام Wikipedia Signpost ہے۔ اس میں وکی پیڈیا اور وکی میڈیا فاؤنڈیشن سے متعلق خبریں وغیرہ شائع ہوتی ہیں۔ وکی پیڈیا میں شمولیت اختیار کرنے والے ساٹھ فیصد یوزر صرف ایک بار ایڈٹ کر کے اگلے چوبیس گھنٹے کچھ نہیں کرتے۔ اس کی ایک توجیہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ وہ رجسٹر ہی وہ ایک ایڈٹ کرنے کے لیے ہوتے ہونگے۔

☆ لینگوئج ایڈیشنز

اس وقت وکی پیڈیا کے 286 سے زیادہ زبانوں کے ایڈیشن یا ورژن ہیں۔ آٹھ زبانیں جن میں انگریزی، ڈچ، جرمن، فرانسیسی، سویڈیش، اطالوی، ہسپانوی اور روسی شامل ہیں، میں دس لاکھ سے زیادہ مضامین ہیں۔ پولش، جاپانی، پرتگالی اور چینی وکی پیڈیا میں سات لاکھ سے زائد مضامین ہیں۔ 33 زبانیں ایسی ہیں جن میں ایک لاکھ سے زائد صفحات ہیں۔ 73 زبانوں کے جن میں اردو بھی شامل ہیں 10,000 سے زائد لیکن ایک لاکھ سے کم صفحات ہیں۔ سب سے زیادہ انگریزی کے 43 لاکھ سے زائد صفحات ہیں۔ انٹرنیٹ کی ٹریفک پر نظر رکھنے والی سائٹ الیکسا کے مطابق وکی پیڈیا کے کل ٹریفک کا 56 فیصد صرف انگریزی ایڈیشن کا ہے۔ ہسپانوی کا 9 فیصد، جاپانی کا 8 فیصد، روسی کا 6 فیصد، جرمن کا 5 فیصد، فرانسیسی

کا 4 فیصد اور اطالوی کا 3 فیصد ہوتا ہے۔ جنوری 2002ء میں وکی پیڈیا پر یونی کوڈ کی سہولت متعارف کرائی گئی تھی جس کے بعد ایک ہی آرٹیکل بہت سے زبانوں میں دستیاب ہوتا ہے۔

وکی پیڈیا پر لکھنے والوں کا تعلق چونکہ بہت سے ممالک سے اور ایک ملک کے مختلف حصوں سے ہوتا ہے اس لیے مضامین کے اندر لہجے کے بہت سے مسائل پیدا ہو گئے جیسے کسی جگہ Color تو کسی جگہ Colour ہو گیا۔ اس مسئلے کا حل بھی مخصوص پالیسیاں بنا کر نکالا گیا۔ اس کے علاوہ تمام زبانوں کے ایڈیشن پر نظر رکھنے کے لیے Meta-Wiki بنایا گیا۔ Meta-Wiki سب زبانوں سے متعلق شماریاتی اعداد و شمار مہیا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ اُن آرٹیکل کی فہرست بھی رکھتا ہے جو ہر ایڈیشن کو رکھنے چاہیں۔ یہ وہ آرٹیکل ہوتے ہیں جو بنیادی موضوعات جیسے بائیوگرافی، تاریخ، جغرافیہ، معاشرہ، تہذیب، سائنس، ٹیکنالوجی اور ریاضی وغیرہ شامل ہیں۔ وہ آرٹیکلز جو ایک سے زیادہ زبانوں میں ہوں "interwiki links" کے ذریعے مختلف زبانوں سے لنک ہوتے ہیں۔

☆ تاریخ

وکی پیڈیا بنیادی طور پر دوسرے انسائیکلو پیڈیا پروجیکٹ Nupedia سے بنایا گیا ہے۔ وکی پیڈیا Nupedia کے اعزازی پراجیکٹ کے طور پر بنایا گیا تھا۔ Nupedia ایک آن لائن فری انگلش انسائیکلو پیڈیا کا پروجیکٹ تھا جس کے مضامین ماہرین سے لکھوا کر ان کو ایک پراسس سے پروف ریڈ کر کے اپ لوڈ کرنا تھا۔ 9 مارچ 2000ء کو Nupedia لانچ ہوا تھا اور اس کی ملکیت ایک ویب پورٹل Bomis کے پاس تھی۔ اس کے بنیادی اراکین میں جمی ویلز، سی ای او، اور لیری سانجر ایڈیٹر انچیف تھے جو پہلے Nupedia میں تھے اور بعد میں وکی پیڈیا میں۔ Nupedia پر موجود مواد کو پہلے Nupedia کے اپنے متعارف کردہ لائسنس کے تحت شائع کیا جاتا تھا تاہم بعد میں اسے GNU کے تحت کر دیا گیا۔

سانجر اور ویلز نے وکی پیڈیا تب بنایا جب انہوں نے ایک عوامی تدوین کردہ انسائیکلو پیڈیا بنانے کا تہیہ کیا۔ سانجر نے اپنا یہ مقصد حاصل کرنے کے لیے وکی کے استعمال کا سوچا۔ 10 جنوری 2001ء جو سانجر نے Nupedia کی میلنگ لسٹ میں Nupedia کے Feeder کے طور پر وکی کو استعمال کیا۔ وکی پیڈیا کا باقاعدہ آغاز 15 جنوری 2001ء کو ہوا۔ اس وقت صرف ایک ہی انگریزی ایڈیشن ہوتا تھا جس کا یو آر ایل www.wikipedia.com تھا۔ اس کے آغاز کا اعلان سانجر نے Nupedia کی میلنگ لسٹ پر کیا۔

وکی پیڈیا نے شروع میں ہی غیر جانبداری کی پالیسی بنالی تھی اس کے ساتھ چند اور اصول تھے جن کے تحت وکی پیڈیا Nupedia سے الگ آزاد کام کرتا تھا۔

نوپیڈیا-وکی پیڈیا نے اسی سے جنم لیا

شروع میں تو وکی پیڈیا کے لیے Nupedia کے لوگ ہی کام کرتے تھے۔ 8 اگست 2001ء کو وکی پیڈیا پر مضامین کی تعداد صرف 8,000 تھی۔ 25 ستمبر 2001ء کو مضامین 13,000 ہو گئے۔ جب کہ 2001ء کے آخر میں یہ 20,000 سے زائد ہو گئے اور اس وقت تک 18 زبانوں کے ایڈیشن جاری کر دیئے گئے تھے۔ 2002ء کے آخر میں 26 زبانیں اور 2003ء کے آخر میں 46 زبانوں کے ایڈیشن جاری کر دیئے گئے تھے، 2004ء کے آخر میں یہ تعداد 161 ہو گئی۔ Nupedia اور وکی پیڈیا 2003ء تک ساتھ ساتھ چلتے رہے۔ 2003ء میں Nupedia کے سرورز کو مستقل طور پر بند کر دیا گیا اور اس کا سارا ڈیٹا وکی پیڈیا میں منتقل کر دیا گیا۔

انگریزی وکی پیڈیا نے 9 ستمبر 2007ء کو 20 لاکھ آرٹیکل کا ہدف حاصل کیا۔ اس سے یہ دنیا کا اب تک کا سب سے بڑا انسائیکلو پیڈیا بن گیا۔ اس سے پہلے 1407 میں چین کے منگ خاندان کے بادشاہ Yongle کے Yongle Encyclopedia کو دنیا کا سب سے بڑا علمی ذخیرہ مانا جاتا تھا۔

وکی پیڈیا کو شروع سے ہی یہ دھڑکا لگا رہتا تھا کہ کہیں کوئی اس کے مضامین میں اشتہارات نہ ڈال دے۔ اسی وجہ سے وکی پیڈیا نے اپنا ڈومین ڈاٹ کام سے ڈاٹ آرگ (org) بدل لیا۔ 30 لاکھ مضامین کا حدف انگریزی وکی پیڈیا نے اگست 2009ء میں حاصل کر لیا۔ وکی پیڈیا کا سب سے مصروف دور 2007ء کے شروع کا تھا جب روزانہ 1800 مضامین کا اضافہ کیا جاتا تھا، اب 2013ء میں یہ اوسط 800 رہ گئی ہے۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ نئے مضامین میں اضافہ جات کی رفتار میں کمی قدرتی بات ہے کیونکہ مشہور موضوعات پر صفحات پہلے ہی بن چکے ہیں اب تو چھانٹ چھانٹ کر مضامین لکھنے پڑتے ہیں۔

وکی پیڈیا پر مواد کی شامل کرنے والے لوگ یہ تمام کام رضا کارانہ طور پر کرتے ہیں اور اس کے لئے انہیں کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا۔ وکی پیڈیا اپنے آپریشنل اخراجات پورے کرنے کے لئے لوگوں کی امداد پر انحصار کرتا ہے۔ یوں تو وکی پیڈیا کو عطیات کسی بھی لمحے بھیجے جاسکتے ہیں تاہم ہر سال امداد جمع کرنے کے لئے خصوصی مہم بھی چلائی جاتی ہے۔ وکی پیڈیا کے اخراجات کا سب سے بڑا حصہ اس کے ڈیٹا سینٹرز پر صرف ہوتا ہے جو کئی ممالک میں پھیلے ہیں اور سینکڑوں سرورز پر مبنی ہیں۔ انہی ڈیٹا سینٹرز کی وجہ سے ہم اور آپ وکی پیڈیا سے استفادہ کر پاتے ہیں۔

نومبر 2009ء میں رے جوان کارلوس یونیورسٹی میڈرڈ، اسپین (Rey Juan Carlos University in Madrid, Spain) کے محققین نے ایک مطالعہ کیا کہ 2009ء کے پہلے تین ماہ میں انگریزی وکی پیڈیا کے 49,000 ایڈیٹرز کم ہوگئے ہیں جبکہ 2008ء کی پہلی سہ ماہی میں کم ہونے والے ایڈیٹرز کی تعداد 4,900 تھی۔ اس کی مختلف وجوہات بیان کی گئی، اس میں مضامین کے اندراجات کے حوالے سے مختلف ایڈیٹرز کی آپس کی چپقلش سے بھی بہت سے ایڈیٹر کام کرنا ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ وکی پیڈیا کے ویلز نے اس ساری تحقیق اور وجوہات کو رد کر دیا اور کہا کہ ان کے کبھی بھی اتنے ایڈیٹر کم نہیں ہوئے ہیں۔ اس نے اس مطالعے کے طریقہ کار سے بھی بہت سے سوالات اٹھا دیئے۔ دو سال بعد اسی ویلز نے ایڈیٹرز میں کمی کا اعتراف کرلیا جو جون 2010ء میں 36,000 اور جون 2011ء میں 35,800 تھی۔

18 جنوری 2012ء کو وکی پیڈیا نے مجوزہ امریکی قوانین SOPA یعنی Stop Online Piracy Act اور PIPA یعنی PROTECT IP Act کے خلاف 24 گھنٹوں کے لیے بلیک آؤٹ احتجاج کیا۔ SOPA اور PIPA کے تحت انٹرنیٹ کے حوالے سے بہت سی پابندیاں تجویز کی گئی تھیں۔ اس بلیک آؤٹ میں جو صارف بھی وکی پیڈیا کے کسی بھی صفحے پر جاتا تھا تو ویب پیج اور صارف کے درمیان ایک سیاہ صفحہ تن جاتا تھا اور صارف معلومات نہیں پڑھ سکتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہوتا تھا کہ یہ بطور احتجاج ہو رہا ہے۔ اس احتجاج میں 162 ملین لوگوں نے بلیک آؤٹ کی وجوہات کے صفحے کو وزٹ کیا۔

جنوری 2007ء میں وکی پیڈیا پہلی بار امریکہ کی سرفہرست دیکھی جانے والی دس ویب سائٹ کی فہرست میں شامل ہوا۔ اس فہرست کا اجراء comScore Networks نے کیا تھا جس کے مطابق وکی پیڈیا کے 42.9 ملین انفرادی استعمال کرنے والے تھے۔ نیویارک ٹائمز اور ایپل نے وکی پیڈیا کا رینک 9 کر دیا۔ جنوری 2006ء کے مقابلے میں یہ وکی پیڈیا کی کافی بڑی کامیابی تھی جب اس کا رینک 33 تھا، اس عرصے میں وکی پیڈیا کو 18.3 ملین نئے صارف ملے۔ Alexa.com جو انٹرنیٹ کی ٹریفک کے رینکنگ کے حوالے سے سب سے معتبر ذریعہ ہے کے مطابق اگست 2013ء میں وکی پیڈیا کا رینک 7 ہے۔ الیکسا کے مطابق پاکستان میں سب سے زیادہ دیکھی جانے والی ویب سائٹس میں وکی پیڈیا کا نمبر چھٹا ہے۔ صرف امریکہ میں ہی ہر ماہ وکی پیڈیا کے دو ارب ستر کروڑ صفحات دیکھے جاتے ہیں جبکہ ساری دنیا میں ہر ماہ وکی پیڈیا کے 12 ارب صفحات وزٹ کیے جاتے ہیں۔

☆ مواد کا تجزیہ

ایسے تمام آرٹیکل جن کی کوالٹی بہتر نہیں ہوتی اس کو نشان زد کر دیا جاتا ہے کہ ان میں بہتری کی ضرورت ہے۔ تاہم پھر بھی تنقید نگاروں کے مطابق انفرادی مضامین کے اسٹائل اور کوالٹی میں بہت فرق ہوتا ہے۔ دوسری بڑی چیز جو مواد کے تجزیے میں شامل رکھی جاتی ہے وہ یہ کہ اس مضمون کو لکھتے ہوئے کہیں ایڈیٹر جان بوجھ کر یا انجانے میں تعصب سے کام تو نہیں لے رہا۔ ایسا خاص طور پر تب ہوتا ہے جب کسی بڑی شخصیت یا کسی متنازعہ موضوع پر مضمون لکھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی مسلک کے بارے میں معلومات کے کسی مسلک کے لیڈر کے بارے میں معلومات، سیاسی شخصیات کے حوالے معلومات میں ان چیزوں کا بہت دھیان رکھنا پڑتا ہے۔ 2006ء میں وکی پیڈیا واچ نامی گروپ نے اعتراضات کیے کہ وکی پیڈیا انگریزی کے صفحات میں کاپی رائٹ مواد کو بنا اجازت کے ڈالا گیا ہے۔ وکی پیڈیا نے اس حوالے سے کہا کہ وہ اس سلسلے میں ٹھوس اقدامات کریں گے۔ جو بھی ایسا مواد ڈالے گا اور باز نہیں آئے گا تو اس ایڈیٹر کو بلاک کر دیں گے۔ کاپی رائٹ کے حوالے سے کسی کے کام پر ڈاکہ نہیں ڈالا جائے گا۔

☆ مواد کی درستگی

دوسرے انسائیکلوپیڈیا جیسے انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں کوئی بھی مضمون شامل کیے جانے سے پہلے اس بہت سے ماہرین دیکھتے ہیں حالانکہ اس کے لکھنے والے بھی اپنے اپنے شعبوں کے ماہر ہوتے ہیں۔ اس حوالے سے دوسرے انسائیکلوپیڈیا میں معلومات کی درستگی کوئی اتنا سنجیدہ مسئلہ نہیں۔ مگر وکی پیڈیا پر معاملہ مختلف ہے، یہاں لکھنے والے عام لوگ ہیں، تصدیق کے لیے اکثر حوالے تو دیئے جاتے ہیں مگر اُن حوالہ کی ویب سائٹ کی درستگی خود ایک سوالیہ نشان ہے، اس کے باوجود معلومات کی درستگی کے لیے بہت کوشش کی جاتی ہیں۔ ایڈیٹرز کی ایک ٹیم کا مقصد یہی ہے کہ جیسے ہی کوئی نیا صفحہ بنے یا اس میں تبدیلی ہو اسے فوراً جانچا جائے۔ ویسے بھی اگر کوئی ایڈیٹر کوئی صفحہ بناتا ہے تو وہ صفحہ اس صارف کی زیرنظر فہرست میں آجاتا ہے، اگر کوئی دوسرا اس میں ذرا سی بھی تبدیلی کرے تو صفحہ بنانے والے کو پتا چل جاتا ہے کہ کیا تبدیلی ہوئی ہے اور اسے چیک کیا جائے۔ ☆☆

موبائل فون سے سسٹم شٹ ڈاؤن کریں

علمدار حسین

رات گئے کمپیوٹر پر کام کرنا اکثر لوگوں کا معمول بن چکا ہے۔ نیند آنے پر سونے کا ارادہ کرتے ہوئے کمپیوٹر کو آف کرنے لگیں تو یاد آتا ہے کہ ڈاؤن لوڈنگ جاری ہے۔ کمپیوٹر شٹ ڈاؤن کر دیا تو ڈاؤن لوڈنگ بیچ میں رُک جائے گی اور اگر جاگتے رہے تو نیند کی کمی۔ کمپیوٹر کو اب رات بھر کے لیے آن بھی نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ اس طرح بجلی غیر ضروری استعمال ہوتی رہے گی۔

ویسے تو کمپیوٹر کو آٹو شٹ ڈاؤن کرنے کے کئی سافٹ ویئر موجود ہیں اور ڈاؤن لوڈ منیجرز میں بھی آٹو شٹ ڈاؤن کا آپشن موجود ہوتا ہے لیکن ہم جس سافٹ ویئر کا ذکر کرنے جا رہے ہیں اس کا نام ''شٹر'' ہے اور اس میں کئی اضافی اور مفید فیچرز شامل ہیں۔

Shutter غیر تجارتی استعمال کے لیے مفت دستیاب ہے جسے مندرجہ ذیل لنک سے ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے:

http://goo.gl/6pB5P

اس کا سب سے بنیادی فیچر منتخب کردہ ٹائم پر کمپیوٹر کو شٹ ڈاؤن کرنا ہے۔ Add event کے بٹن پر کلک کر کے اس کے مزید آپشنز دیکھے جا سکتے ہیں۔

اس میں ایک کاؤنٹ ڈاؤن ٹائمر بھی موجود ہے جو کسی الارم کی طرح کام کرتا ہے کہ ٹائمر چلنا شروع ہو جاتا ہے اور مقررہ وقت پر کمپیوٹر کو شٹ ڈاؤن یا جو بھی ایکشن آپ نے منتخب کیا ہے، وہ چلا دیتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس میں چند دلچسپ آپشنز موجود ہیں جیسا کہ اگر لیپ ٹاپ کی بیٹری ختم ہونے والی ہو، کوئی ونڈو بند ہو جائے یا کوئی مخصوص پراسیس اگر ختم ہو جائے، پِنگ (ping) آنا بند ہو جائے تو کمپیوٹر شٹ ڈاؤن ہو جائے۔

پہلے مینیو سے انتخاب کے بعد آپ کو مزید سیٹنگز سر انجام دینی ہوں گی۔ پہلے تو ہم نے ایک وقت کا تعین کر لیا، اب ایکشن منتخب کرنا ہوگا۔ نیچے موجود Add کے

بٹن پر کلک کریں۔ یہاں ڈراپ ڈاؤن لسٹ میں آپ سارے ایکشن دیکھ سکتے

ہیں مثلاً شٹ ڈاؤن، ری بوٹ، لاگ آف، سلیپ، ٹرن آف مانیٹر، میسج اور الارم وغیرہ۔

''اسٹارٹ'' کے بٹن پر کلک کر کے آپ کمپیوٹر کو چھوڑ کر جا سکتے ہیں، اب آپ کا

کمپیوٹر بالکل محفوظ ہے۔ مقررہ وقت پر آپ کا منتخب کردہ ایکشن خود بخود چلا دیا جائے گا۔

اب آپ سوچ رہے ہوں گے کہ یہ سارے کام تو ''ونڈوز ٹاسک شیڈولر'' سے
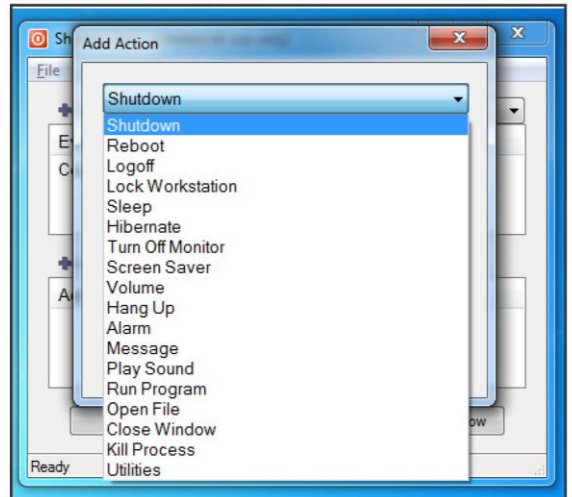
بھی کیے جاسکتے ہیں۔ جہاں تک بات ڈاؤن لوڈنگ مکمل کرنے کے بعد پی سی شٹ ڈاؤن کرنے کی ہے تو یہ کام تقریباً سارے ڈاؤن لوڈ منیجر بشمول ٹورینٹ کلائنٹ بھی باآسانی کرسکتے ہیں۔

تو اب ذکر کرتے ہیں شٹر کے اضافی اور دلچسپ فیچرز کا۔ اس کا سب سے دلچسپ فیچر ''ریموٹ ایکسس'' ہے۔ مین پروگرام ونڈو میں ''آپشنز'' کے بٹن پر کلک کریں۔ سب سے پہلے تو یہاں ''آٹو رن'' کا آپشن چیک کردیں تاکہ کمپیوٹر کے آن ہوتے ہی یہ پروگرام خود بخود چل جائے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ کمپیوٹر بالکل صحیح سیٹ کیے گئے ٹائم پر شٹ ڈاؤن ہوجائے تو یہ آٹو رن ضروری ہے۔

اب ''ویب انٹرفیس'' کے ٹیب میں آ جائیں۔ یہاں سے آپ اس کا یہ سب

سے مفید فیچر استعمال کر سکتے ہیں۔ Enable پر چیک لگائیں اور اپنے کمپیوٹر کی

آئی پی سلیکٹ کر کے جو پورٹ استعمال کرنا چاہتے ہیں وہ بھی منتخب کرلیں۔

ہم اس کام کو چونکہ محفوظ طریقے سے کرنا چاہتے ہیں اس لیے save کے بٹن پر کلک کرنے سے پہلے یہاں موجود یوزر نیم اور پاس ورڈ بھی ٹائپ کردیں۔

ہم فرض کرلیتے ہیں کہ آپ کے کمپیوٹر پر ونڈوز فائروال بھی چل رہی ہے تو مزید آگے بڑھنے سے پہلے شٹر کو نیٹ ورک استعمال کرنے کا اختیار دلوانا ہوگا۔ save کے بٹن پر کلک کرتے ہی فائروال کی ونڈو کھل جائے گی، Allow access کے بٹن پر کلک کرکے آپ یہ کام سرانجام دے سکتے ہیں۔

لیجیے اب آپ اپنے کمپیوٹر تک ریموٹ ایکسس بذریعہ شٹر بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ فرض کریں آپ کا کمپیوٹر دوسرے کمرے میں آن ہے اور آپ بستر پر لیٹے ہیں تو اب ضروری نہیں کہ کمپیوٹر پر کیا چل رہا ہے یہ دیکھنے کے لیے کمپیوٹر کے پاس جانا پڑے۔ کیونکہ کمپیوٹر کو اب ویب براؤزر سے کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ اس کے

لیے اپنے فون پر براؤزر میں کمپیوٹر کی آئی پی بمع پورٹ ٹائپ کریں مثلاً:

http://192.168.1.101:808

چونکہ ہم نے یوزر نیم اور پاس ورڈ بنایا تھا اس لیے پہلے یہ معلومات فراہم کرنی

ہوں گی۔ اس کے بعد آپ کو شٹر کے آپشن دکھائے جائیں گے۔

درست یوزر نیم اور پاس ورڈ ڈالنے کے بعد آپ دیکھیں گے کہ وہ سارے آپشنز جو آپ کمپیوٹر پر دیکھ رہے تھے یہاں براؤزر میں موجود ہیں۔ شٹ ڈاؤن یا

لاگ آف جو بھی کام آپ کو کرنا ہو اسے سلیکٹ کر کے Execute Action کے بٹن پر کلک کر دیں۔

یہاں ایک اور بہت ہی مفید آپشن Screenshot of a Desktop کے نام سے موجود ہے۔ اس پر کلک کرنے سے آپ کو ڈیسک ٹاپ کا اسکرین شاٹ بنا کر دکھایا جائے گا۔ جس سے آپ جان سکیں گے کہ اس وقت کمپیوٹر پر کیا کام ہو رہا ہے۔

اس کے علاوہ Information on Computer پر کلک کر کے دیکھا جا سکتا ہے کہ اس وقت کمپیوٹر پر کون کون سے پراسیسز چل رہے ہیں۔ جس سے اس بات کا با آسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کمپیوٹر پر ہمارا چلتا کام مکمل ہو چکا ہے یا ابھی باقی ہے۔

اس سافٹ ویئر کو کمانڈ لائن سے بھی کنٹرول کیا جا سکتا ہے جس میں کئی اضافی آپشنز موجود ہوتے ہیں۔ اس سافٹ ویئر کا بنیادی کام کمپیوٹر کو کہیں اور بیٹھے شٹ ڈاؤن کرنا ہے اس لیے اس میں یہ ریموٹلی ایکسس کرنے کا آپشن شامل ہے۔ چونکہ اسے ویب براؤزر سے کنٹرول کیا جاتا ہے اس لیے آپ موبائل فون یا کسی بھی دوسرے پی سی سے اپنے کمپیوٹر کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔

درج ذیل آسان سوالوں کے جوابات دے کر آپ حاصل کرسکتے ہیں

2000 روپے تک کا کیش پرائز

1) بٹ کوائنز کون سا بینک جاری کرتا ہے؟

☆بینک آف انگلینڈ ☆اسٹیٹ بینک آف پاکستان ☆کوئی نہیں

2) ونڈوز ایکس پی کون سے سال میں ریلیز کی گئی تھی؟

☆2000ء ☆2002ء ☆2001ء

3) گوگل اینڈرویڈ کے لوگو کا رنگ کیا ہے؟

☆سرخ ☆سیاہ ☆سبز

پہلا انعام 2000 روپے نقد (ایک انعام)
دوسرا انعام 1000 روپے نقد (دو انعامات)

جوابات ارسال کرنے کا پتا
''ماہنامہ کمپیوٹنگ''
پوسٹ باکس نمبر 786،
کراچی 74200

☆......اگلے شمارے کی اشاعت تک موصول ہونے والے تمام کوپن شامل قرعہ اندازی کئے جائیں گے۔

☆......ان سوالوں میں سے اکثر کے جوابات اسی شمارے میں موجود ہیں۔

☆......جوابات بذریعہ ڈاک بھیجے جاسکتے ہیں نیز اسی کوپن پر جواب لکھ کر، اسے اسکین کرکے crm@computingpk.com پر ای میل بھی کیا جاسکتا ہے

☆......تمام درست جوابات دینے والے قارئین کو شاملِ قرعہ اندازی کیا جائے گا۔

☆......انعام جیتنے والے قارئین کو ان کی انعامی رقم انکی منشاء کے مطابق بذریعہ منی آرڈر یا بینک ٹرانسفر ارسال کی جائے گی۔

انعامی کوپن برائے ماہ ستمبر 2013ء

جوابات: 1)............ 2)............ 3)............

نام .... فون نمبر ....

پتا............

....

یہ کوپن ''ماہنامہ کمپیوٹنگ''، پوسٹ باکس نمبر 786، کراچی 74200 پر ارسال کیجئے۔ crm@computingpk.com پر ای میل بھی کیا جاسکتا ہے

”ونڈوز ایکس پی کے صارفین جلد اپ گریڈ ہوجائیں“ مائیکروسافٹ کی وارننگ

مائیکروسافٹ نے ایک بار پھر ونڈوز ایکس پی استعمال کرنے والے صارفین سے کہا ہے کہ وہ اس آپریٹنگ سسٹم کی سپورٹ ختم ہونے سے پہلے جدید آپریٹنگ سسٹمز پر منتقل ہوجائیں۔ بصورت دیگر انہیں ہمیشہ زیرو ڈے تھریڈز کا سامنا رہے گا یعنی ان کا کمپیوٹر نت نئے وائرسز کا شکار ہوتا رہے گا۔

مائیکروسافٹ 8 اپریل 2014ء کے بعد سے ونڈوز ایکس پی کی سپورٹ فراہم کرنا بند کر رہا ہے اور اس میں دریافت ہونی والی خامیوں کے لئے کوئی سکیوریٹی پیچز ریلیز نہیں کئے جائیں گے۔

مائیکروسافٹ کا کہنا ہے کہ چونکہ وہ جدید آپریٹنگ سسٹمز جیسے ونڈوز سیون اور ونڈوز 8 کے لئے سکیوریٹی پیچز جاری کرتا رہے گا، ان پیچز کی ریورس انجینئرنگ کرکے ہیکرز ونڈوز ایکس پی میں نت نئی خامیاں تلاش کرسکیں گے۔

مائیکروسافٹ ہر ماہ کے دوسرے منگل کو باقاعدگی سے سکیوریٹی پیچز جاری کرتا ہے۔ اسے Patch Tuesday کہا جاتا ہے۔ جبکہ اس کے اگلے ہی روز یعنی بدھ کو ہیکرز ان سکیوریٹی پیچز کی ریورس انجینئرنگ کرکے ان خامیوں کو ڈھونڈ نکالتے ہیں جنھیں دور کرنے کے لئے پیچ بنایا گیا تھا۔ پھر انہی خامیوں کو استعمال کرتے ہوئے وائرس لکھے جاتے ہیں۔ اس لئے مائیکروسافٹ پر Patch Tuesday, Exploit Wednesday کا فقرہ بھی کسا جانے لگا۔

مائیکروسافٹ ونڈوز ایکس پی تقریباً 12 سال پرانا آپریٹنگ سسٹم ہے جسے آج بھی صارفین کی ایک بڑی تعداد استعمال کررہی ہے۔ مائیکروسافٹ اب تک اس آپریٹنگ سسٹم کی تین سروس پیکز ریلیز کرچکا ہے جو اس کی مقبولیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ گزشتہ ماہ یعنی اگست 2013ء میں اس کا مارکیٹ شیئر 33.66% فی صد تھا جو نومبر 2007ء کے بعد سے ہر ماہ کم ہی ہورہا ہے۔ اس کی وجہ ونڈوز سیون اور پھر ونڈوز ایٹ کی آمد اور بڑھتا ہوا استعمال ہے۔ تاہم 33.66 فی صد حصے کے ساتھ یہ اب بھی دنیا کا دوسرا سب سے زیادہ استعمال ہونے والا آپریٹنگ سسٹم ہے۔

اب جبکہ مائیکروسافٹ کی جانب سے اس آپریٹنگ سسٹم کی سپورٹ فراہم کرنا بند کی جارہی ہے، اس لئے یہ بات واضح ہے کہ 8 اپریل 2014ء کے بعد ونڈوز ایکس پی میں دریافت ہونی والی خامیاں اس میں ہمیشہ موجود رہیں گی۔

کچھ ماہرین تو یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ ہیکرز نے ونڈوز ایکس پی کی کچھ خامیوں کو اب تک منظر عام پر ہی نہیں لایا۔ وہ انہیں اس وقت استعمال کرتے ہوئے صارفین کو نقصان پہنچائیں گے جب مائیکروسافٹ اس آپریٹنگ سسٹم کو مزید سکیوریٹی فراہم کرنے سے ہاتھ کھڑے کرلے گا۔ یہی وجہ ہے کہ مائیکروسافٹ بار بار اپنے صارفین کو جدید آپریٹنگ سسٹمز جیسے ونڈوز 7 یا ونڈوز 8 پر منتقل ہونے کا مشورہ دے رہا ہے۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ مائیکروسافٹ نے اب تک سب سے زیادہ سکیوریٹی پیچز ونڈوز ایکس پی کے لئے ہی جاری کئے ہیں۔ جس سے اس آپریٹنگ سسٹم کی ناقص سکیوریٹی کا واضح اظہار ہوتا ہے۔

پاکستان میں صارفین کی بہت بڑی تعداد اب بھی ونڈوز ایکس پی استعمال کررہی ہے۔ اس کی ایک وجہ پرانے کمپیوٹرز ہیں جن پر صرف ونڈوز ایکس پی کی گزارے لائق چلائی جاسکتی ہے۔ پاکستان سے ماہنامہ کمپیوٹنگ کی ویب سائٹ ملاحظہ کرنے والے قارئین کی ستر فی صد تعداد ونڈوز ایکس پی استعمال کرتے ہوئے، ویب سائٹ براؤز کرتی ہے۔ تقریباً آٹھ ماہ بعد جب ونڈوز ایکس پی کے لئے سکیوریٹی پیچز کی فراہمی بند ہوجائے گی، پاکستانی کمپیوٹر صارفین کی ایک بڑی تعداد وائرس حملوں کی ذد میں آسکتی ہے۔ لہٰذا ہم بھی آپ کو مائیکروسافٹ کے مشورے پر کان دھرنے کا مشورہ دیں گے۔

گوگل اینڈرائیڈ کے ایسٹر ایگ

جس طرح مائیکروسافٹ ونڈوز، آفس، انٹرنیٹ ایکسپلورر، موزیلا فائر فاکس، گوگل کروم سمیت دیگر کئی سافٹ ویئر میں ایسٹر ایگز موجود ہیں، اسی طرح گوگل اینڈرائیڈ میں بھی کئی ایسٹر ایگز موجود ہیں۔

اگر آپ ایسٹر ایگز کے بارے میں نہیں جانتے تو ہم آپ کو بتاتے چلیں کہ ایسٹر ایگز کسی سافٹ ویئر میں پوشیدہ ایسے کوڈ یا فنکشن ہوتے ہیں جو مخصوص حالات میں کچھ انوکھا کام انجام دیتے ہیں۔ اس کوڈ، فنکشن یا کام کا کوئی آفیشل ریکارڈ موجود نہیں ہوتا اور بیشتر مواقع پر یہ کوڈ سافٹ ویئر ڈیولپر کمپنی کو بتائے بغیر، تفریحاً سافٹ ویئر میں شامل کر دیتے ہیں۔ ان کا علم اتفاقاً یا پھر اسے لکھنے والے پروگرامر کے افشاء کرنے پر ہی معلوم ہوتا ہے۔

ہم یہاں آپ کو گوگل اینڈرائیڈ کے مختلف ورژنز میں شامل چار ایسٹر ایگز کے بارے میں بتائیں گے۔ درحقیقت یہ ایک ہی ایسٹر ایگ ہے لیکن چار مختلف ورژنز پر یہ چلنے کے بعد الگ طرح کا برتاؤ پیش کرتا ہے۔

ایسٹر ایگ چلانے کے لئے جیلی بین پر مشتمل کسی اسمارٹ فون یا ٹیبلٹ کی سیٹنگز میں جائیے۔ یہاں About Tablet یا About Phone لکھا تلاش کریں اور اس پر ٹیپ (Tap) کریں۔

اگلی اسکرین پر آپ کو ٹیبلٹ یا اسمارٹ فون کے بارے میں اہم معلومات نظر آئیں گی جن میں اینڈرائیڈ کا ورژن بھی شامل ہوگا۔

اس ورژن نمبر پر کچھ دیر انگلی رکھیں یعنی کچھ زیادہ دیر تک ٹیپ کریں۔ کچھ ہی لمحوں میں ایسٹر ایگ آپ کے سامنے ہوگا۔

جیلی بین (Android 4.1):

جیلی بین پر یہ ایسٹر ایگ چلنے پر ایک بڑا سرخ رنگ کا جیلی بین نظر آتا ہے۔ اس جیلی بین پر کچھ دیر انگلی دبا کر رکھیں اور آپ دیکھیں گے کہ اس پر ایک چہرہ بھی ظاہر ہو جائے گا۔ کچھ دیر اور انگلی سے اس جیلی بین کو دبائیں تو ایک چھوٹا سا ویڈیو گیم شروع ہو جائے گا۔ اس گیم میں آپ کو اسکرین پر بہت سی جیلی بینز اڑتی نظر آئیں گی۔ آپ انہیں انگلی سے پکڑ کر اِدھر اُدھر اور اسکرین سے باہر کر سکتے ہیں۔ یہ ویڈیو گیم نہ ختم ہونے والا ہے۔

آئس کریم سینڈوچ

جب یہ ایسٹر ایگ آئس کریم سینڈوچ میں چلایا جاتا ہے تو اسکرین پر اینڈرائیڈ کا لوگو جس نے ہاتھوں میں آئس کریم سینڈوچ پکڑ رکھی ہے، نظر آتا ہے۔ یہ اسکرین خاصی پھڑی پھڑی نظر آتی ہے۔ آپ کچھ دیر اینڈرائیڈ کے لوگو پر انگلی دبا کر رکھیں تو اینڈرائیڈ کے بہت سے لوگوں جنہوں نے ہاتھوں میں آئس کریم سینڈوچ پکڑ رکھے ہونگے، اسکرین پر اڑنا شروع ہو جائیں گے۔

اگر آپ نے Nyan Cat کی ویڈیو (www.nyan.cat) دیکھ رکھی ہے تو یہ اسکرین آپ کو اجنبی نہیں محسوس ہوگی۔ یہ ویڈیو جس میں ایک مربع شکل کی بلی اڑتی ہوئی اپنے پیچھے قوس قزح چھوڑتی جاتی ہے، سال 2011ء میں یوٹیوب پر پانچویں سب سے زیادہ دیکھی جانے والی ویڈیو تھی۔

ہنی کو 🕒

ہنی کو 🕒 میں یہ ایسٹر ایگ ایک مکھی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے جس کا رنگ نیلا اور شکل اینڈرائیڈ کے لوگو سے ملتی ہے۔ اس مکھی کی دم کے نیچے REZZZZZZZ لکھا ہوتا ہے۔

جنجر بریڈ

جنجر بریڈ میں جب آپ سیٹنگز میں جاتے ہیں تو وہاں About Phone کے بجائے About Firmware لکھا ہوتا ہے۔ جب آپ اس پر کئی بار ٹیپ کرتے ہیں تو بلاؤں (Zombie)، جنجر بریڈ اور اینڈرائیڈ کے لوگو پر مبنی ایک پینٹنگ ظاہر ہوتی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ تمام بلائیں موبائل فون استعمال کرتی ہوئی نظر آتی ہیں جبکہ جنجر بریڈ خوف زدہ نظر آتا ہے۔

یہ ایسٹر ایگ کسی اسمارٹ فون یا ٹیبلٹ میں انسٹال اینڈرائیڈ کے ورژن کی تصدیق کے لئے بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

پی سی DOCTOR

سوال: میرا جی میل ان باکس میں لاتعداد ای میلز موجود ہیں جن میں اکثر و بیشتر فائلز بھی اٹیچ ہوتی ہیں۔ اب صورت حال یہ ہے کہ گوگل کا دیا ہوا کئی گیگا بائٹس کا اسپیس بھی ختم ہونے والا ہے۔ کوئی طریقہ بتائیں جس سے میں سائز میں بڑی ای میلز کو دوسروں سے الگ کر کے ڈیلیٹ کرسکوں۔

جواب: گوگل آپ کو تقریباً 15 گیگا بائٹس کی اسپیس فراہم کرتا ہے۔ یہ اسپیس گوگل کی مختلف مصنوعات جیسے گوگل پلس، گوگل ڈرائیو، جی میل وغیرہ کے درمیان شیئر ہوتی ہے۔ اتنی اسپیس عام استعمال کے لئے کافی ہے۔ لیکن اگر ای میلز کی تعداد اور ان کے ساتھ اٹیچ فائلز کا حجم زیادہ ہو تو یہ بھی کم پڑ سکتی ہے۔ اس مسئلے سے نمٹنے کے دو حل ہے۔ پہلا یہ کہ گوگل سے مزید اسپیس قیمتاً خرید لی جائے۔ جبکہ دوسرا حل یہ ہے کہ ای میلز یا گوگل ڈرائیو پر موجود فائلیں ڈیلیٹ کر دی جائیں۔

جتنا شاندار گوگل کا سرچ انجن ہے، اتنا ہی بہترین جی میل میں سرچنگ کا فیچر ہے۔ اس سہولت کے ذریعے آپ مختلف کی ورڈز کے ذریعے اپنی مطلوبہ ای میلز تلاش کرسکتے ہیں۔ مثلاً اگر آپ وہ تمام ای میلز تلاش کرنا چاہتے ہیں جن کے سات فائلز اٹیچ ہیں تو اس کے لئے سرچ فیلڈ میں یہ کی ورڈ لکھ کر اینٹر پریس کریں:

has:attachments

اسی طرح اگر آپ کو وہ تمام ای میلز جو کہ کسی مخصوص ای میل ایڈریس سے ارسال کی گئی ہیں، تلاش کرنی ہیں تو یہ کی ورڈ لکھیں گے:

from:abc@xyz.com

وہ تمام ای میلز جو کہ ابھی تک نہیں پڑھی گئیں، حاصل کرنے کے لئے یہ کی ورڈ لکھا جا سکتا ہے:

is:unread

کسی اگر ایسی ای میلز جن کے ساتھ بڑے حجم کی فائلیں اٹیچ ہوں، تلاش کرنی ہوں تو اس کے لئے یہ کی ورڈ استعمال کیا جائے گا:

larger_than:1000kb

یہاں آپ 1000kb کی جگہ کوئی دوسری ویلیو بھی لکھ سکتے ہیں۔ اس کی ورڈ کے ساتھ ساتھ smaller_than کا کی ورڈ بھی موجود ہے جسے کے استعمال سے کسی مخصوص حجم سے کم کی سائز ای میلز تلاش کی جا سکتی ہیں۔

سرچ کے نتیجے میں حاصل ہونے والی تمام ای میلز کو ڈیلیٹ کرنے کے لئے Select All کے چیک باکس پر کلک کریں۔ اس کے ساتھ ہی Select all conversations that match this search کا لنک بھی ظاہر ہو جائے گا۔ اس لنک پر کلک کر کے ڈیلیٹ کے بٹن پر کلک کر دیں۔

سوال: فائر فاکس کے ذریعے جب انٹرنیٹ سے کوئی فائل ڈاؤن لوڈ کی جاتی ہے تو فائر فاکس پہلے اسے سسٹم میں انسٹال اینٹی وائرس کے ذریعے اسکین کرتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے فائر فاکس کے اس برتاؤ کو تبدیل کیا جا سکے؟ کیونکہ اس کی وجہ سے ڈاؤن لوڈنگ کا عمل بہت سست رفتار ہو جاتا ہے۔

جواب: فائر فاکس کے اس فیچر کو غیر فعال کرنے کے لئے ایڈریس بار میں about:config لکھ کر اینٹر کریں۔ ایک وارننگ میسج ظاہر ہوگا۔ آپ I'll be careful, I promise! کے بٹن پر کلک کر دیں۔

اب سرچ میں scan لکھیں۔ اس کے ساتھ ہی براؤزر میں نظر آنے والی طویل فہرست چند اینٹریز تک محدود ہو جائے گی۔ اس فہرست میں آپ یہ اینٹری تلاش کر کے ڈبل کلک کیجئے:

browser.download.manager.scanWhenDone

ڈبل کلک کرتے ہی اس کی ویلیو false ہو جائے گی۔

اس عمل کے بعد فائر فاکس کسی بھی ڈاؤن لوڈ کی گئی فائل کو اسکین نہیں کرے گا۔

لیکن بعض اینٹی وائرس میں یہ فیچر بلٹ ان موجود ہوتا ہے کہ وہ ہر ڈاؤن لوڈ کی گئی فائل کو خود ہی اسکین کرنا شروع کر دیتے ہیں، خاص طور پر جب فائل ایگزی کیوٹ ایبل (exe،msi، com وغیرہ) ہو۔ ایسی صورت میں آپ کو اینٹی وائرس کی ریئل ٹائم اسکین سیٹنگز تبدیل کرنا ہونگی۔

ہمارا مشورہ ہے کہ اس فیچر کو غیر فعال نہ کیا جائے۔ کمپیوٹرز میں وائرس کے داخلے کی سب سے اہم وجہ انٹرنیٹ ہوتی ہے۔ ایسی ہزاروں ویب سائٹس ہیں جن کا مقصد ہی آپ کے کمپیوٹر کو مال ویئر/ وائرس سے متاثر کرنا ہے۔ لہٰذا اپنے کمپیوٹر کو صحت مند رکھنے کے لئے اس فیچر کو فعال ہی رہنے دیں۔ اگر براؤزر سست رفتار ہو رہا ہے تو کوئی دوسرا ویب براؤزر استعمال کر لیں۔

سوال: مختلف ویب سائٹس جن پر ویڈیوز ہوسٹ ہوتی ہیں (فیس بک، یوٹیوب وغیرہ)، سے یہ ویڈیوز کیسے ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں؟ ایسا سافٹ ویئر یا طریقہ بتائیں جو کہ مفت ہو۔

جواب: فلیش پلیئرز میں چلنے والی ویڈیوز کئی طریقے سے ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں اور اس کے لئے کئی مفت سافٹ ویئر دستیاب ہیں۔ تاہم زیادہ مناسب طریقہ براؤزر کا ایکسٹینشن استعمال کرنا ہے۔

انٹرنیٹ ایکسپلورر اور فائر فاکس کے لئے FDM یا فری ڈاؤن لوڈ منیجر انسٹال کیا جاسکتا ہے۔ یہ ایک مکمل اور مفت ڈاؤن لوڈ منیجر ہے جو براؤزر کے ساتھ جڑ کر نہ صرف فائلز ڈاؤن لوڈ میں معاون ہوتا ہے بلکہ یہ فلیش ویڈیوز بھی ڈاؤن لوڈ کرسکتا ہے۔ اسے درج ذیل ربط سے ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔

http://www.freedownloadmanager.org

اگر آپ گوگل کروم استعمال کرتے ہیں تو اس کے لئے ایک زبردست پلگ ان FVD Downloader ہے جسے کروم ویب اسٹور کے اس ربط سے ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ یہ پلگ ان انسٹال ہونے کے بعد گوگل کروم کی ایڈریس بار کے ساتھ ہی ایک ڈاؤن لوڈ کا بٹن مہیا کردیتا ہے جس پر کلک کرکے کسی بھی ویب سائٹ سے فلیش ویڈیو ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں۔

http://goo.gl/Aglwxn

فائر فاکس کے لئے یہ پلگ ان اس ربط پر دستیاب ہے۔

http://goo.gl/t8f5ll

اس کے علاوہ بھی درجنوں دیگر پلگ انز اور ایکسٹینشن موجود ہیں جنھیں استعمال کرکے ویڈیوز اپنے کمپیوٹر میں محفوظ کی جاسکتی ہیں۔

یوٹیوب چونکہ پاکستان میں بند ہے اس لئے یہ ڈاؤن لوڈر کام کے نہیں کیونکہ کسی بھی فلیش ویڈیو کو ڈاؤن لوڈ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس اپلی کیشن کو ویڈیو تک رسائی حاصل ہو۔

اگر آپ کے پاس یوٹیوب ویڈیو کا لنک موجود ہے (اسے آپ گوگل کی مدد سے تلاش کرسکتے ہیں کیونکہ گوگل اپنے نتائج میں یوٹیوب ویڈیو بھی ظاہر کرتا ہے) تو آپ اس ربط کے ذریعے آن لائن ویڈیو ڈاؤن لوڈ کرسکتے ہیں۔ درج ذیل ویب سائٹ کے ذریعے یہ کام کیا جاسکتا ہے:

http://ytconv.net

اس ویب سائٹ سے نا صرف یہ کہ یوٹیوب سے ویڈیوز ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں بلکہ انہیں فلیش کے علاوہ دیگر فارمیٹس میں تبدیل بھی کیا جاسکتا ہے۔

سوال: میرے پاس ایک لیپ ٹاپ ہے جس میں سی ڈی ڈرائیو موجود نہیں۔ اب مجھے اس میں ونڈوز ری انسٹال کرنی ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ بغیر سی ڈی ڈرائیو کے میں یہ کام کیسے انجام دے سکتا ہوں؟

جواب: ونڈوز انسٹال کرنے کے لئے سی ڈی یا ڈی وی ڈی ضروری نہیں۔ صرف ونڈوز ہی نہیں بلکہ کوئی بھی آپریٹنگ سسٹم لیپ ٹاپ پر انسٹال کرنے کے لئے سی ڈی کی ضرورت نہیں۔ یہ کام یو ایس بی کی مدد سے بہ آسانی کیا جاسکتا ہے۔ تاہم ضروری ہے کہ لیپ ٹاپ یو ایس بی سے بوٹ کو سپورٹ کرتا ہو یعنی لیپ ٹاپ کو یو ایس بی سے بوٹ کیا جاسکتا ہو۔ تمام جدید کمپیوٹر اور لیپ ٹاپ یو ایس بی سے بوٹ ہوسکتے ہیں۔ اگر آپ کا لیپ ٹاپ پانچ چھ سال بھی پرانا ہے تو بھی اس بات کا قوی امکان ہے کہ اسے یو ایس بی سے بوٹ کیا جاسکتا ہے۔ اس بات کی تصدیق کیلئے آپ کو لیپ ٹاپ ری بوٹ کرکے بایوس سیٹنگز میں جانا ہوگا۔

بایوس سیٹنگز میں جہاں بوٹ آرڈر متعین کیا جاتا ہے، وہاں اگر ہارڈ ڈرائیو اور سی ڈی کے علاوہ یو ایس بی بھی موجود ہے تو آپ کا لیپ ٹاپ یو ایس بی سے بوٹ ہوسکتا ہے۔ اگر یہاں یو ایس بی کا آپشن موجود نہیں تو آپ ایڈوانس آپشنز میں تلاش کیجئے کہ کیا وہاں Enable USB Boot یا اس سے ملتا جلتا کوئی آپشن غیر فعال تو نہیں۔ اگر ہاں تو اس فعال کرکے دوبارہ بوٹ آرڈر چیک کیجئے۔

اس بات کی تصدیق کے بعد کہ لیپ ٹاپ یو ایس بی سے بوٹ ہوسکتا ہے، آپ کو چند گیگا بائٹس کی یو ایس بی فلیش ڈرائیو درکار ہوگی تاکہ اسے بوٹ ایبل بنا کر اس میں ونڈوز کی انسٹالیشن فائلز منتقل کی جاسکیں۔

ونڈوز ایکس پی یا پرانے آپریٹنگ سسٹم یو ایس بی سے انسٹال کرنے کے لئے کچھ تگ و دو کرنی پڑتی ہے جبکہ ونڈوز سیون کی یو ایس بی سے انسٹالیشن کے لئے مائیکروسافٹ نے خود ایک ٹول فراہم کررکھا ہے۔ یہ ٹول اس ربط سے ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے: http://goo.gl/1leAsi

اس ٹول کے ذریعے آپ فلیش ڈرائیو کو بطور ونڈوز سیون کی انسٹالیشن سورس استعمال کرسکتے ہیں۔ یاد رہے کہ آپ کو ونڈوز سیون کی ISO فائل درکار ہوگی جو MagicISO اور ونڈوس سیون کی ڈی وی ڈی سے بنائی جاسکتی ہے۔

پی سی ڈاکٹر کے لئے اپنے سوالات آپ درج ذیل پتے پر ارسال کیجئے۔ فوری حل کے لئے اس نمبر (0342-2507857) پر صبح 11 بجے سے شام 4 بجے تک رابطہ کریں۔

پی سی ڈاکٹر - ماہنامہ کمپیوٹنگ پی او باکس نمبر 736، کراچی 74200 یا ای میل کیجئے computingpk@gmail.com

پاکستان بھر میں کمپیوٹنگ کے ڈسٹری بیوٹرز

شہر	ڈسٹری بیوٹر
کراچی	گلستان نیوز ایجنسی، فریئر مارکیٹ
لاہور	گلزار نیوز ایجنسی، اخبار مارکیٹ
فیصل آباد	ملک افتخار برادرز نیوز ایجنسی، عرفات بزنس سینٹر
ٹوبہ ٹیک سنگھ	جنگ نیوز ایجنسی، نزد ریلوے کراسنگ، کمالیہ روڈ
ملتان	اشفاق نیوز ایجنسی، صمد پلازہ، نواں شہر چوک
راولپنڈی	اشرف نیوز ایجنسی، کمیٹی چوک، اقبال روڈ
پشاور	زرباغ خان نیوز ایجنٹ، چوک یادگار
حیدر آباد	مہران نیوز ایجنسی
کوئٹہ	انصاری بکسٹال، موتی رام روڈ، کارنر پرنس روڈ
بھکر	عامر نیوز ایجنسی، ریلوے اسٹیشن چوک

* **آزاد کشمیر:** اعظم نیوز ایجنسی، میاں محمد روڈ، میرپور
* **احمد پور ایسٹ:** اسلامی کتب خانہ، نزد گرلز ہائی اسکول، ڈسٹرکٹ بہاول پور
* **احمد پور شرقیہ:** اسلامی کتب خانہ، ضلع بہاولپور
* **اٹک سٹی:** علمی بک ڈپو، شیخ فرحان، مدنی چوک، اٹک شہر
* **اوکاڑہ:** رحمت بک اسٹال، نزد ریلوے پل
* **بنوں:** امیر جان نیوز ایجنسی، چوک بازار، ضلع بنوں
* **بورے والا:** طاہر نیوز ایجنسی، نزد ہائی سکول، عارف بازار
* **بہاولنگر:** دولت خان نیوز ایجنسی، اردو بازار، بہاولنگر
* **بہاولپور:** دی بک اسٹال، محمد یہ مسجد، محلہ اسلام پورہ، وارڈ نمبر تیرہ، گری گنج بازار
* **پنڈی گھیپ:** پاکستان نیوز ایجنسی، مین بازار
* **تلہ گنگ:** گلوبل کمپیوٹر سینٹر، اولڈ بس اسٹینڈ، ڈسٹرکٹ چکوال
* **تربت:** پاک نیوز ایجنسی، مین روڈ
* **جام شورو:** کامریڈ بک سٹال، ریلوے کراسنگ
* **جھنگ:** شیخ محمد حسین نیوز ایجنٹ، فوارہ چوک، جھنگ صدر
* **جھنگ:** ہمدرد نیوز ایجنسی، رفیقی چوک، شورکوٹ چھاؤنی
* **چشتیاں:** شاہین لائبریری، اُردو بازار، ضلع بہاولنگر
* **چشتیاں:** دولت خان نیوز ایجنسی، اردو بازار
* **چکوال:** حاجی برادرز بک سیلز
* **حجرہ شاہ مقیم:** غوری فوٹو اسٹوڈیو اینڈ نیوز ایجنسی، مین بازار
* **حاصل پور:** محمد وقاص وحید نیوز ایجنسی، ضلع بہاولپور
* **خانپور:** چوہدری بشیر امانت علی اینڈ برادرز، ریلوے روڈ
* **خانیوال:** طاہر اسٹیشنری مارٹ اینڈ نیوز ایجنسی، کچہری بازار
* **ڈیرہ غازی خان:** ناصر نیوز ایجنسی، فریدی بازار، ٹریفک چوک
* **رحیم یار خان:** چوہدری امانت علی اینڈ سنز
* **رحیم یار خان:** چشتی لائبریری، ابوظہبی روڈ، بلمقابل خواجہ فرید کالج
* **سرگودھا:** پاکستان اسٹینڈرڈ بک ڈپو، بلاک نمبر 10، پٹھہ منڈی روڈ
* **سرگودھا:** پاکستان نیوز ایجنسی، نزد گول چوک، پٹھ منڈی روڈ
* **سکھر:** الفتح نیوز ایجنسی، مہران مرکز
* **صادق آباد:** چوہدری نیوز ایجنسی، ریلوے روڈ
* **کھاریاں:** شبیر چوہدری، چوہدری نیوز ایجنسی، گلیانہ روڈ
* **کوٹ ادو:** عابد شاپر فروش، بالمقابل بس اسٹینڈ، کوٹ ادو، ضلع مظفر گڑھ
* **کوٹ ادو:** اجمل نیوز ایجنسی، جی ٹی روڈ، کوٹ ادو، ضلع مظفر گڑھ
* **گجرانوالہ:** رحمان نیوز ایجنسی، امیر پارک، ڈی سی روڈ
* **گجرات:** پاکستان بک سروس، 30، اُردو بازار
* **گجرات:** خالد بک ڈپو، مسلم بازار
* **مظفر گڑھ:** محمد عبدالطیف بلوچ، نیشنل نیوز ایجنسی، قنوان چوک
* **میانوالی:** محمدی نیوز ایجنسی، لاری اڈہ
* **نواب شاہ:** سلیمان برادرز، مسجد روڈ
* **واہ کینٹ:** خوشبو ڈائجسٹ سینٹر اینڈ لائبریری، نواب آباد
* **واہ کینٹ:** حبیب اللہ قمر، میلاد چوک
* **وزیر آباد:** نوید نیوز ایجنسی، ریلوے بکسٹال
* **ہارون آباد:** خالد مسعود بزمی، بزمی انٹر پرائزز، نزد بلدیہ آفس

اگر کمپیوٹنگ آپ کے علاقے میں دستیاب نہیں تو برائے مہربانی

ہمیں اس نمبر پر مطلع فرمائیں: 0342-2507857